عربی قواعد و زبان دانی کا ایک مکمل مجموعہ

عربی کا معلّم

مؤلفہ

مولوی عبدالستار خان

۴

ناشر

قدیمی کتب خانہ ۔ آرام باغ ۔ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرستِ مضامین کتاب عربی کا معلم حصّہ چہارم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُقدّمَۃ

الحمد للہ الذی رکّب الانسان ثُمّ افردہٗ بالتّبیان۔ وفضّلہ علی الملٰئکۃ بتعلیمہ الاسماء کلّھا یوم الامتحان ولقّنہٗ کلمات رفعہ بھا بعد ما انخفض بالخطأ والنّسیان. والصّلٰوۃ والسّلام علٰی افضل الرّسل سیّدنا محمّدِن المنعوت باحسن الصّفات۔ وعلٰی اٰلہ وصحبہ وتابعیہ فی الحرکات والسّکنات +

امّا بعد میں اس خدائے قدوس کا شکر کیونکر ادا کروں اور کیوں نہ ادا کروں جس نے اپنے لطف وکرم سے اس کتاب کے چاروں حصّے مرتب کرنے کی توفیق عطا فرمائی بس اُس نے چاہا اور ہو گیا۔ ورنہ اس بندۂ عاجز کے حالات تو ایسے نہ تھے کہ ایک ایسی کتاب لکھ سکتا جس کے ذریعے قرآن حکیم تک پہنچنے اور زبان عربی اور اس کے قواعد سمجھنے کی طویل خاردار اور کٹھن منزل اتنی مختصر اور آسان ہو جائے کہ معلّمین اور متعلّمین دونوں کو مسرت آمیز حیرت میں ڈال دے۔ جو قواعد صرف ونحو کی خشک اور عقیم تعلیم کو دلچسپ اور نتیجہ خیز بنا دے۔ جو طالبین عربی کے دل سے وہ خوف وہراس نکال دے جو مروّجہ کتابوں اور طرزِ تعلیم نے پیدا کر دیا ہے۔ ایک ایسی کتاب جس نے گلستانِ ادبِ عربی کی کنجی طلبہ کو تھما دی بلکہ دروازہ بھی کھول دیا کہ داخل ہو جاؤ اور اپنی بساط کے مطابق اس خوشنما باغ کی سرسبز پھولوں سے اور پھلوں سے متمتع ہونے کی کوشش کرو۔ الحاصل ایک ایسی کتاب جس نے اللہ تعالیٰ وجلّ شانہٗ کے فرمان واجب الاذعان ولقد یسّرنا القراٰن للذّکر فھل من مدّکر کا نظارہ آنکھوں کے سامنے کھڑا کر دیا۔ یہ محض اس کی توفیق اور اس کا فضل ہے وذٰلك فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ واللہ ذو الفضل العظیم۔ وھٰذا تأویل رُؤیای من قبلُ۔ قد جعلھا ربّی حقًّا۔ فللّٰہ الحمد +

۲ - اس کتاب کے اس قدر مفید اور دلچسپ ہونے کی مخصوص وجہ یہ ہے کہ اس میں محض صرف ونحو کے خشک قواعد ہی نہیں بلکہ سینکڑوں عربی الفاظ، عام امثلہ، قرآنی جملے، اشعار، مکالمات، مکتوبات اور اردو سے عربی بنانے کی مشقیں یہ تمام مضامین اکٹھا کر دیئے گئے

ہیں جن سے یہ کتاب ایک مزہ دار معجون مرکب اور قواعد و ادب کا نہایت دلچسپ مجموعہ بن گئی ہے۔ یہ بات کسی اور کتاب میں نہیں پائی جاتی۔ یہی سبب ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے سے وہ تکان محسوس نہیں ہوتی جو محض گردانوں کے رٹنے اور قواعد کے یاد کرنے سے ہوا کرتی ہے۔ پھر بیک وقت قواعد دانی اور زبان دانی پر عبور ہوتا جاتا ہے۔ یعنی محنت کم نفع زیادہ +

۳ - ان تمام عزیز طالبین و شائقین عربی سے معذرت چاہتا ہوں جنھیں اس چوتھے حصے کی غیر متوقع تاخیر سے انتظار کی سخت تکلیف اٹھانی پڑی۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انھیں اس تکلیف اور نقصان کا نعم البدل عطا فرمائے۔

۴ - تاخیر کا سبب بندے کی پیرانہ سالی اور طویل علالت تو معقول ہے۔ اس کے علاوہ تاخیر کا بڑا باعث میرے عزیزو آپ کی تعلیمی آسانی کی شدید حرص اور زیادہ سے زیادہ نفع بخش تعلیم کی بے انتہا طلب ہے۔ اس حرص میں ہوتا یہ رہا کہ آج ایک نقش بنایا اور کل بگاڑ دیا، تاکہ اس سے بہتر کوئی نقش بنایا جائے۔ اس دُھن میں اس فقیر نے اپنے ذاتی خسارے کی بھی پروا نہ کی۔ پروا ہوتی تو سابق ایڈیشن کے دو حصوں کو جو بہت ہی مقبول اور مفید ثابت ہو چکے تھے تین ہی مہینے میں رسمی طور پر چار حصوں میں تقسیم کر کے شائع کر دیتا اور آج تک ہزاروں کی تعداد میں نکل چکے ہوتے اور شاید وہی اچھا ہوتا۔ لیکن چونکہ دماغ میں اس سے بہتر اور مفید تر تصویریں پھر رہی تھیں اس لئے دل یہی چاہتا رہا کہ دیر کتنی ہی ہو، نقصان کتنا ہی ہو مگر کام ہو تو اتنا اچھا اور مفید جتنا اپنے امکان میں ہے۔ میں فیصلہ نہیں کر سکتا کہ میری یہ روش صحیح تھی یا غلط۔ مگر اپنی طبیعت کی اُفتاد سے مجبور تھا۔ اب بھی دل کی آرزو پوری نہیں ہوئی۔ لیکن حالات کی نامساعدت میں کام کرنے سے ناتوان دماغ تھک گیا۔ چنانچہ آخری اسباق میں تکان کی علامات نمایاں ہو رہی ہیں اس کے علاوہ تقاضے بھی حد سے بڑھ گئے۔ حجم بھی زیادہ ہو گیا لہٰذا مناسب یہی معلوم ہوا کہ جو کچھ ہوا ہے اسی پر قناعت کر کے شائع کر دیا جائے۔ چوتھے حصے کے آخر میں مبادی علم عروض اور علم بیان کے متعلق چند اسباق لکھنے کا جو خیال تھا وہ بھی ملتوی کر دینا پڑا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی توفیق شاملِ حال رہی تو بقیہ مضامین پانچویں حصے کی صورت میں شائع کرنے کی سعادت بھی حاصل کر لونگا۔ وھو الموفِّقُ والمستعانُ +

۵ - بہر حال اللہ کا شکر ہے کہ یہ کتاب (چاروں حصے مل کر) اب اس قابل ہو گئی ہے کہ اگر اسے ہائی اسکولوں کی جماعت چہارم سے میٹرک تک داخل نصاب کر لیں اور معلم صاحبان عملی طور پر عربی زبان سے واقف ہوں تو یقین ہے کہ طلبہ میٹرک تک پہنچتے پہنچتے بہ آسانی قرآن مجید، احادیث نبویہ اور عربی کی آسان کتابیں سمجھنے کے لائق ہو جائیں گے نیز ترجمتین، بول چال اور معمولی خطوط نویسی کی بھی کچھ استعداد پیدا کر لیں گے۔ اور یہ آنا بیش بہا خزانہ ہے جس کی جتنی ہی قدر کی جائے کم ہے۔ اس کے علاوہ تجربہ کار حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ عربی گرامر سمجھنے سے ان طلبا کی انگریزی میں ایک خاص قوت پیدا ہو جائیگی اور قرآن مجید سمجھنے سے ان کی ذہنی قابلیت بہت وسیع ہو جائیگی قوم کی صحیح خدمت ایسے ہی طلبہ کر سکتے ہیں قوم کو ایسے ہی طلبہ کے پیداوار کی سخت ضرورت ہے۔

۶ - اس کتاب سے ہمارے مدارس عربیہ کی تعلیم میں بھی اصلاح کی روح پھونکی جا سکتی ہے اور تعلیم کو آسان، دلچسپ اور نتیجہ خیز بنایا جا سکتا ہے۔ غنیمت ہے کہ اب ایسی اصلاح کی ضرورت مدارس کے اصحاب حل و عقد بھی محسوس کرنے لگے ہیں عجب نہیں کہ یہ حضرات جس لعل کی تلاش میں سرگرداں ہیں اسی گدڑی میں مل جائے۔

۷ - لڑکیوں میں بھی اس کتاب کے ذریعے قرآن فہمی اور عربی دانی کا ملکہ عام کیا جا سکتا ہے چنانچہ جالندھر کے مشہور مدرسۃ البنات میں (جو اب لاہور میں پناہ گزین ہے) اس کتاب کا سابق ایڈیشن عرصہ دراز سے پڑھایا جاتا ہے اور اب نیا ایڈیشن داخل درس کیا گیا ہے۔

۸ - الغرض اس کتاب سے ہندوستان و پاکستان کے اندر عربی کی اشاعت میں بڑی مدد مل سکتی ہے، بشرطیکہ مدارس کے مہتممین، ٹکسٹ بک کمیٹیوں کے اراکین، محکمہ تعلیمات اور خود وزارت تعلیمات اپنا فرض ادا کریں اور ہر طالب عربی کے ہاتھ میں سب سے پہلے یہ کتاب پہنچادیں۔

۹ - اللہ کا شکر ہے کہ صوبہ سندھ کے محکمہ تعلیمات نے اس کتاب کو داخل نصاب فرما کر اپنی علمی قدر شناسی کا ثبوت دیا ہے۔ ہندوستان کے مشہور دار العلوم ڈابھیل (سورت) میں حضرۃ العلام مولانا شبیر احمد عثمانی کی ہدایت کے مطابق اس کتاب کو داخل نصاب کر لیا گیا ہے۔ بہار، پنجاب، یو۔پی، دہلی وغیرہ مقامات میں بھی یہ کتاب بہت مقبول ہو چکی ہے، فللہ الحمد۔

۱۰ - عزیز طالبین اس چوتھے حصے کی ضخامت دیکھ کر گھبرائیں نہیں کیونکہ اس میں زیادہ تر وہی قواعد ملینگے جنھیں تم کچھ نہ کچھ سمجھ چکے ہو البتہ ادبیات (زباندانی) پر خاص زور دیا گیا ہے جو تمھارا اصلی

اور خوشگوار مقصد ہے۔

۱۱۔ اس کتاب میں فہمائش کا طریقہ ایسا سلیس اختیار کیا گیا ہے کہ جو مسائل دیگر کتب متداولہ میں عقدۂ لاینحل سے معلوم ہوتے ہیں اس کتاب میں اتنے معمولی نظر آنے لگتے ہیں کہ ہر سمجھدار شائقِ عربی (جو کم از کم اُردو قواعدِ صرف و نحو سے واقف ہو چکا ہو) بلا امدادِ اُستاد سمجھ سکتا ہے۔ بطورِ خود گھر بیٹھے عربی سیکھنے والوں کے لئے چاروں حصص کی کلیدیں بھی لکھی گئی ہیں۔

۱۲۔ ہم کالج اور ہائی اسکولز کے طلبا و طالبات کو مشورہ دیتے ہیں کہ اپنی تعطیلات کے زمانے میں اس کتاب کو باقاعدہ زیرِ مطالعہ رکھیں۔ عجب نہیں کہ ایک ہی سال میں تم قرآن شریف کو سمجھ کر پڑھنے لگو اور تمہارے دماغ میں ایک بیش قیمت علمی جوہر کا اضافہ ہو جائے۔

۱۳۔ ان علمائے کرام، مبصرینِ عظام اور شائقین و قدرشناسانِ خیر اللسان کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی غائبانہ و مخلصانہ مساعی جمیلہ سے یہ کتاب بغیر کسی اشتہار کے ہندوستان اور پاکستان کے گوشہ گوشہ میں مشہور ہو چکی ہے فجزاھم اللہ خیر الجزاء۔ امید ہے کہ بزرگانِ کرام مجھے مشوروں سے مستفید اور لغزشوں سے مطلع فرمایا کریں گے تاکہ آئندہ ان کا خیال رکھا جا سکے، فقط

۱۵ر شعبان المعظم ۱۳۶۷ھ

ناچیز خادم افضل اللسان

عبد الستار خان

اشارات

۱۔ سلسلہ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کے لئے (ج) سے اشارہ کیا گیا ہے۔

۲۔ افعال ثلاثی مجرد کے ابوابِ ستہ کی طرف ن، ض، س، ف، ك اور ح سے اشارہ کیا گیا ہے ثلاثی مزید کے دس ابواب کی طرف ہندسوں سے اشارہ کیا گیا ہے معتل واوی کی طرف (و) سے اور یائی کی طرف (ی) سے۔

۳۔ کسی فعل کے سامنے کوئی حرفِ جر (ل، مِنْ، عَنْ، بِ، اِلٰی یا عَلٰی) لکھا گیا ہے، اس سے مطلب یہ ہے کہ جب یہ حرف اس فعل کے بعد آئے تو اس کے معنی وہ ہوں گے جو اس کے سامنے لکھے گئے ہیں۔

۴۔ مثلاً کے لئے دو نقطے (:) لکھے گئے ہیں اور "یعنی" یا "برابر" کے لئے یہ نشان (=)

ھدایات اور اشارات حصہ اول اور حصہ سوم میں بھی لکھ دیئے گئے ہیں۔ اس لئے عربی کا معلم حصہ اول و حصہ سوم کے دیباچوں میں ھدایات ضرور دیکھ لیں۔ اس حصۂ چہارم میں ھدایات نہیں لکھی گئیں صرف اشارات کا اعادہ کر دیا گیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عربی کا معلّم حصّۂ چہارم

سابق کے تین

حصوں میں بیشتر ضروری قواعدِ صرف ونحو تم نے سمجھ لئے ہیں۔ اس حصّے میں چند نئے مسائل کے علاوہ انہی مذکورہ مسائل کی تکرار اور تشریح ہوگی۔

اس حصّے کے ابتدائی اسباق میں اسماءِ عدد (گنتی) کا بیان خاص تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ کیونکہ استعمال میں ان کی ضرورت زیادہ پڑتی ہے۔ حالانکہ تمام کتبِ متداولہ ان کی تفصیل سے خالی پڑی ہیں۔

پہلے یہ سمجھ لو کہ رقم کی موجودہ شکلیں جو عربی میں رائج ہیں انھیں ارقام ھندیہ کہتے ہیں: ۱، ۲، ۳، ٤، ٥، ٦، ۷، ۸، ۹ اور صفر (۰)۔

تم یہ سن کر تعجب کروگے کہ رقمِ عربی کی اصلی شکلیں تو وہ ہیں، جو یورپ میں رائج ہیں: 1، 2، 3، 4، 5، 6، 7، 8، 9 اور 0۔

اہلِ یورپ نے اندلس کے مسلمانوں سے یہ شکلیں حاصل کیں۔ اور وہ انھیں ارقام عربیہ کہتے ہیں، مغرب کے عربوں میں اب بھی ان کا رواج باقی ہے۔

۴۳ سبق پہلے لکھے جاچکے۔ اب چوتھا حصہ چوالیسویں سے شروع ہوتا ہے۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

اَسْمَاءُ الْعَدَدِ

۱۔ اسماءِ عدد حسبِ ذیل ہیں :۔

(الف) ایک[۱] سے دس[۱۰] تک (پہلے صرف اعداد یاد کرلو پھر مثالیں)

تنبیہ ۱۔ بولتے وقت مفرد الفاظ کے آخر میں ہمیشہ وقف کیا کرو۔ وَاحِدٌ کو وَاحِدْ کہنا چاہیے مرکب میں آخری لفظ پر وقف کرو، قَلَمٌ وَاحِدْ دیکھو حصہ اول درس ۲ تنبیہ ۵۔

۱۔ وَاحِدٌ : قَلَمٌ وَاحِدٌ	وَاحِدَةٌ : وَرَقَةٌ وَاحِدَةٌ
۲۔ اِثْنَانِ (یا اِثْنَيْنِ) : قَلَمَانِ اثْنَانِ	اِثْنَتَانِ[۱] (یا اِثْنَتَيْنِ) : وَرَقَتَانِ اثْنَتَانِ
۳۔ ثَلَاثَةٌ : ثَلَاثَةُ أَقْلَامٍ	ثَلَاثٌ : ثَلَاثُ وَرَقَاتٍ
۴۔ أَرْبَعَةٌ : أَرْبَعَةُ أَقْلَامٍ	أَرْبَعٌ : أَرْبَعُ وَرَقَاتٍ
۵۔ خَمْسَةٌ : خَمْسَةُ أَشْهُرٍ	خَمْسٌ : خَمْسُ سَنَوَاتٍ
۶۔ سِتَّةٌ : سِتَّةُ أَوْلَادٍ	سِتٌّ : سِتُّ بَنَاتٍ
۷۔ سَبْعَةٌ : سَبْعَةُ رِجَالٍ	سَبْعٌ : سَبْعُ نِسْوَةٍ
۸۔ ثَمَانِيَةٌ : ثَمَانِيَةُ جِمَالٍ	ثَمَانٍ : ثَمَانِيْ[۲] نَاقَاتٍ
۹۔ تِسْعَةٌ : تِسْعَةُ مُعَلِّمِيْنَ	تِسْعٌ : تِسْعُ مُعَلِّمَاتٍ
۱۰۔ عَشَرَةٌ (عَشْرَةٌ بھی) : عَشَرَةُ تَلَامِذَةٍ	عَشْرٌ (عَشَرٌ بھی) : عَشْرُ تِلْمِيْذَاتٍ

تنبیہ ۲۔ اِثْنَانِ اور اِثْنَتَيْنِ میں الف ہمزۃ الوصل ہے (دیکھو اصطلاح ۲۸)۔

۱ ثِنْتَانِ یا ثِنْتَيْنِ بھی کہتے ہیں۔ ۲ ثَمَانٍ یا ثَمَانِيْ نَاقَاتٍ بھی کہہ سکتے ہیں۔

تنبیہ ۳۔ دیکھو ثَلَاثَۃٌ سے عَشَرَۃٌ تک مذکّر کے لئے مؤنّث اور مؤنّث کے لئے مذکّر ہیں۔ مثالوں میں اسم عدد کو مضاف کی مانند بغیر تنوین کے پڑھا گیا ہے اور معدود جمع اور مجرور ہے۔

(ب) گیارہ سے اُنّیس تک:۔

تنبیہ ۴۔ عدد مرکب میں وَاحِد کی جگہ اَحَد اور وَاحِدَۃٌ کی جگہ اِحْدٰی بولا جاتا ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ گیارہ سے ننانوے تک معدود مفرد اور منصوب ہوگا:۔

۱۱	اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا	اِحْدٰى عَشْرَةَ طَيَّارَةً
۱۲	اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا	اِثْنَتَا[1] عَشْرَةَ سَنَةً
۱۳	ثَلٰثَةَ عَشَرَ حَرْفًا	ثَلٰثَ عَشْرَةَ كَلِمَةً
۱۴	اَرْبَعَةَ عَشَرَ دِيكًا[2]	اَرْبَعَ عَشْرَةَ دَجَاجَةً[3]
۱۵	خَمْسَةَ عَشَرَ غُصْنًا	خَمْسَ عَشْرَةَ شَجَرَةً
۱۶	سِتَّةَ عَشَرَ يَوْمًا	سِتَّ عَشْرَةَ لَيْلَةً
۱۷	سَبْعَةَ عَشَرَ قَلَمًا	سَبْعَ عَشْرَةَ دَوَاةً[4]
۱۸	ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مَكْتُوبًا	ثَمَانِيَ عَشْرَةَ رُقْعَةً
۱۹	تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا	تِسْعَ عَشْرَةَ اِمْرَاَةً

۱؎ اس کو ثِنْتَا عَشْرَۃَ بھی کہتے ہیں۔ ۲؎ دِیْکٌ (ج دُیُوْکٌ) مرغا۔ ۳؎ دَجَاجَۃٌ (ج دُجُجٌ) مرغی۔
۴؎ دَوَاۃٌ کی جمع دَوًی اور دَوَیَاتٌ۔

تنبیہ ۵۔ مذکورہ اعداد کو مرکّب کہتے ہیں۔ بقیہ تمام اعداد معرب ہیں۔ صرف یہی اعداد مرکّبہ مبنی ہیں۔ ان کے دونوں جزو کے آخر میں ہمیشہ فتحہ پڑھا جائیگا مگر ان میں بھی لفظ اِثْنَا اور اِثْنَتَا معرب ہیں۔ حالتِ رفعی میں اِثْنَا عَشَرَ، اِثْنَتَا عَشْرَةَ اور حالتِ نصبی وجرّی میں اِثْنَیْ عَشَرَ اور اِثْنَتَیْ عَشْرَةَ کہا جائیگا: جَاءَ اثْنَا عَشَرَ رَجُلاً، رَأیتُ اثْنَیْ عَشَرَ رَجُلاً، سَافَرْتُ لِاثْنَیْ عَشَرَ یَوْمًا۔ ان مثالوں میں صرف پہلا جزو معرب ہے۔ دوسرا بدستور مبنی ہے۔

(ج) بیس[۲۰] سے ننانوے[۹۹] تک :۔

تنبیہ ۶۔ عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک دہائیوں کو عقود کہتے ہیں۔ یہ مذکر و مؤنث دونوں کیلئے یکساں بولے جاتے ہیں۔ ان کا اعراب جمع سالم مذکر کی مانند ہوگا یعنی حالتِ رفعی میں عشرون اور حالتِ نصبی وجرّی میں عِشْرِیْنَ، ثَلٰثِیْنَ وغیرہ پڑھینگے[۵]۔ ان کا معدود واحد اور منصوب ہوتا ہے۔

۲۰ عِشْرُوْنَ رَجُلاً یا امْرَءَةً (معدود واحد اور منصوب ہے)۔

۲۱ اَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ قَلَمًا	اِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ مِقْلَمَةً[۱]
۲۲ اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ وَلَدًا	اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ بِنْتًا
۲۳ ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُوْنَ کُرْسِیًّا	ثَلَاثٌ وَعِشْرُوْنَ طَاوِلَةً

[۱] مِقْلَمَةٌ قلمدان، اور قلم تراش کو بھی کہتے ہیں۔ جمع مَقَالِمُ۔
[۵] دیکھو حصہ اول صفحہ ۶۴۔

۲۴	أَرْبَعَةٌ وَعِشْرُوْنَ بَيْتًا	أَرْبَعٌ وَعِشْرُوْنَ دَارًا
۲۵	خَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ سَارِقًا	خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ سَارِقَةً
۲۶	سِتَّةٌ وَعِشْرُوْنَ بَلَدًا	سِتٌّ وَعِشْرُوْنَ قَرْيَةً [4]
۲۷	سَبْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ بُسْتَانًا	سَبْعٌ وَعِشْرُوْنَ حَدِيْقَةً
۲۸	ثَمَانِيَةٌ وَعِشْرُوْنَ شَهْرًا	ثَمَانٍ [1] وَعِشْرُوْنَ سَنَةً
۲۹	تِسْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ رَغِيْفًا [2]	تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ تُفَّاحَةً [5]

۳۰ ثَلَاثُوْنَ (مذکر و مؤنث دونوں کے لئے): ثَلَاثُوْنَ يَوْمًا وَلَيْلَةً

۴۰ أَرْبَعُوْنَ (〃 〃 〃 〃): أَرْبَعُوْنَ وَلَدًا وَبِنْتًا

۵۰ خَمْسُوْنَ (〃 〃 〃 〃): خَمْسُوْنَ وَلَدًا وَبِنْتًا

۶۰ سِتُّوْنَ (〃 〃 〃 〃): سِتُّوْنَ كَلْبًا أَوْ كَلْبَةً

۷۰ سَبْعُوْنَ (〃 〃 〃 〃): سَبْعُوْنَ مَسْجِدًا أَوْ مَدْرَسَةً

۸۰ ثَمَانُوْنَ (〃 〃 〃 〃): ثَمَانُوْنَ بَابًا أَوْ نَافِذَةً [3]

۹۰ تِسْعُوْنَ (〃 〃 〃 〃): تِسْعُوْنَ كِتَابًا أَوْ رِسَالَةً

(د) ایک سَو سے ایک کروڑ تک :-

تنبیہ: - مِائَةٌ اور أَلْفٌ اور ان کے تثنیہ و جمع کا

معدود واحد اور مجرور ہوگا۔ تذکیر و تانیث سے ان

[1] ثمانٍ اسم منقوص ہے۔ اس کا اعراب قاضٍ کے جیسا ہوگا (دیکھو درس ۱۰-۹) ◆ [5] سیب ◆
[2] رَغِيْفٌ (ج أَرْغِفَةٌ) روٹی ◆ [3] نَافِذَةٌ (ج نَوَافِذُ) کھڑکی ◆ [4] قرية (ج قُرًى) گاؤں ◆

میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ ان دونوں لفظوں کو مضاف کی طرح بغیر تنوین کے استعمال کرتے ہیں اور ان کی تمیز کے نون کو گرا دیا جاتا ہے۔

۱۰۰ مِئَةٌ (مِائَةٌ بھی لکھا جاتا ہے)؛ مِئَةُ وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ

۲۰۰ مِئَتَانِ (مِائَتَانِ بھی لکھا جاتا ہے): مِئَتَا وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ

۳۰۰ ثَلَاثُ مِئَةٍ (ثَلٰثُمِائَةٍ بھی لکھا جاتا ہے): ثَلٰثُمِائَةِ وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ

۴۰۰ اَرْبَعُ مِئَةٍ (اَرْبَعُمِائَةٍ بھی لکھا جاتا ہے): اَرْبَعُ مِئَةِ وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ

۵۰۰ خَمْسُ مِئَةٍ (خَمْسُمِائَةٍ ، ،): خَمْسُمِئَةِ قِرْشٍ اَوْ رُبِيَةٍ

۸۰۰ ثَمَانِيْ مِئَةٍ یا ثَمَانِ مِئَةٍ اسی طرح تِسْعُمِئَةٍ (۹۰۰) تک

۱۰۰۰ اَلْفٌ : اَلْفُ وَلَدٍ اَوْ بِنْتٍ

۲۰۰۰ اَلْفَانِ (حالتِ نصبی وجری میں اَلْفَيْنِ)؛ اَلْفَا رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ

۳۰۰۰ ثَلَاثَةُ اٰلَافٍ (اَلْفٌ کی جمع اٰلَافٌ)؛ ثَلٰثَةُ اٰلَافِ رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ

۴۰۰۰ اَرْبَعَةُ اٰلَافٍ اسی طرح عَشَرَةُ اٰلَافٍ (۱۰۰۰۰) تک

۱۱۰۰۰ اَحَدَ عَشَرَ اَلْفًا : اَحَدَ عَشَرَ اَلْفَ رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ

۱۲۰۰۰ اِثْنَا عَشَرَ اَلْفًا : اِثْنَا عَشَرَ اَلْفَ رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ

۱۳۰۰۰ ثَلٰثَةَ عَشَرَ اَلْفًا اسی طرح تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ اَلْفًا (۹۹۰۰۰) تک

۱۰۰۰۰۰ (ایک لاکھ) مِئَةُ اَلْفٍ : مِئَةُ اَلْفِ رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ

۱۰۰۰۰۰۰ (دس لاکھ) اَلْفُ اَلْفٍ یا مِلْيُوْنٌ : اَلْفُ اَلْفِ رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ یا مِلْيُوْنُ رَجُلٍ اَوْ مَرْءَةٍ۔ (مِلْيُوْنٌ کی جمع مَلَايِيْنُ)

۱۰۰۰۰۰۰۰ (ایک کروڑ) عَشَرَةُ آلَافِ أَلْفٍ یا عَشَرَةُ مَلَایِیْنَ رَجُلٍ أَوْ مَرْءَةٍ

تنبیہ ۸۔ آج کل کروڑ کو کُرٌّ بھی کہتے ہیں: کُرُّ رَجُلٍ أَوْ مَرْءَةٍ +

تنبیہ ۹۔ تم نے دیکھا کہ مِئَةٌ، أَلْفٌ اور مَلْیُوْنٌ اپنے معدود کے ساتھ مضاف کی طرح مستعمل ہوتے ہیں اسی لئے ان کے واحد سے تنوین اور تثنیہ سے نون اعرابی حذف کر دیا گیا ہے (دیکھو درس ۱۱) +

تنبیہ ۱۰۔ یاد رکھو کہ معدود کو عدد کی تمییز یا اس کا مُمَیَّز بھی کہتے ہیں۔ تمام اعداد کی مثالیں دیکھ کر تم سمجھ سکتے ہو کہ مُمَیَّز ہمیشہ نکرہ ہی ہوتا ہے البتہ ممیّز اس وقت مُعَرَّف باللام ہوگا جبکہ وہ جمع یا اسم جمع ہو اور اس پر مِنْ لگا کر استعمال کیا جائے: عِشْرُوْنَ رَجُلًا کی جگہ عِشْرُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح اِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ مِنَ النِّسَاءِ۔ مِئَةٌ مِنَ الْإِبِلِ[1] وَأَلْفٌ مِنَ الْغَنَمِ[2] (سو اونٹ اور ہزار بھیڑ بکریاں)

مشق نمبر ۶۴

ذیل کے اعداد کے ساتھ کوئی بھی مناسب معدود لکھو:-

(۱) خَمْسَة .... (۲) ثَلَاث .... (۳) عَشَرَة .... (۴) عَشْر .... (۵) إِثْنَا عَشَرَ .... (۶) إِثْنَتَا عَشْرَةَ .... (۷) أَحَدَ عَشَرَ .... (۸) ثَلَاثَ عَشْرَةَ .... (۹) خَمْسَةَ عَشَرَ .... (۱۰) عِشْرُوْنَ ....

سہ اسم جمع بظاہر واحد ہو مگر کئی چیزوں کا نام ہو اور اس کا واحد نہ بولا جاتا ہو۔ ایک پر نہیں بولا جاتا +

[1] إِبِلٌ (اسم جمع، اونٹ اونٹنیاں + [2] غَنَمٌ (اسم جمع) بھیڑ بکریاں +

......(۱۱) اِحْدٰی وَثَلَاثُوْنَ......(۱۲) ثَمَانٍ وَاَرْبَعُوْنَ......

(۱۳) ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ......(۱۴) تِسْعَۃٌ وَتِسْعُوْنَ......

(۱۵) مِائَۃٌ......(۱۶) مِئَتَانِ......(۱۷) مِائَۃٌ وَسِتُّوْنَ

......(۱۸) ثَلٰثُمِائَۃٍ وَخَمْسَ عَشَرَۃَ......(۱۹) اَلْف......

(۲۰) اَلْفَانِ......(۲۱) ثَمَانِمِئَۃٍ......(۲۲) خَمْسَۃُ اٰلَافٍ......

(۲۳) مِئَۃُ اَلْف......(۲۴) اَلْف اَلْف......(۲۵) مَلْيُوْنٌ......

مشق نمبر ۶۵

اُردو سے عربی بناؤ

(۱) ایک لڑکا (۲) دو لڑکے (۳) دو لڑکیاں (۴) تین لڑکے (۵) چار لڑکیاں (۶) پانچ بیل[1] (۷) نو گائیں (۸) دس عورتیں (۹) دس مرد (۱۰) بیس روپے (۱۱) پچیس گینیاں (۱۲) پینتالیس کتابیں (۱۳) پچاس مرغیاں (۱۴) بہتر مرغے (۱۵) سو کتے (۱۶) دو سو گھوڑے (۱۷) تین سو اونٹنیاں (۱۸) پانچ سو اونٹ (۱۹) ایک ہزار طیارے (۲۰) ایک لاکھ سپاہی +

مشق　ذیل کی رقمیں عربی الفاظ میں لکھو!　نمبر ۶۶

۷، ۱۵، ۱۸، ۲۹، ۷۵، ۶۲، ۴۳، ۸۸، ۱۰۰، ۳۰۰، ۸۰۰، ۲۰۰۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰۰، ۱۰۰۰، ۱۲۰۰، ۱۰۰۰۰۰

معدود کو مذکر فرض کر کے مذکورہ اعداد کی عربی بناؤ +

[1] بیل کو عربی میں ثَوْرٌ کہتے ہیں۔ اس کی جمع ثِیْرَانٌ ہے +

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

گذشتہ سبق کے مسائل کا اعادہ اور تشریح

۱۔ پچھلے سبق میں تمام اعداد اور اُن کی مثالوں کو پڑھ کر اور تنبیہات کو دیکھ کر ہمیں اُمید ہے کہ مندرجہ ذیل مسائل تم بخوبی سمجھ گئے ہوگے :۔

(الف) اسماء عدد کے چار گروہ ہیں :

(۱) مفرد (اکیلا لفظ) اور وہ وَاحِدٌ سے عَشَرَةٌ تک ہیں اور مِئَةٌ اور اَلْفٌ بھی انہی میں شامل ہیں۔ اس طرح کُل بارہ عدد مفرد ہیں +

(۲) مُرکّب، اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک +

(۳) عقود (دہائیاں)، عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک +

(۴) معطوف جن کے درمیان حرفِ عطف (وَ) ہوتا ہے۔ اور وہ اَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ تک ہیں +

(ب) اسماء عدد کی تذکیر و تانیث :

(۱) وَاحِدٌ اور اِثْنَتَانِ تذکیر و تانیث میں ہمیشہ معدود کے موافق رہتے ہیں۔ خواہ وہ مفرد ہوں خواہ عددِ مرکّب اور معطوف میں مستعمل ہوں۔ (دیکھو گذشتہ سبق میں ہر ایک کی مثالیں) +

(۲) ثَلٰثَةٌ سے تِسْعَةٌ تک تذکیر و تانیث میں ہمیشہ معدود کے

برعکس ہونگے خواہ مفرد ہوں خواہ مرکب خواہ معطوف (پچھلی مثالوں کو غور سے دیکھو) ◆

(۳) عَشَرٌ کا لفظ مفرد ہو تو معدود کے برعکس ہوگا ورنہ مطابق: عَشَرَةُ رِجَالٍ، عَشْرُ نِسَاءٍ، اَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا اور اِحْدٰی عَشْرَةَ مَرْءَةً ◆

(۴) عقود میں تذکیر و تانیث کا کوئی امتیاز نہیں۔ یہی حال مِئَةٌ اور اَلْفٌ کا ہے (دیکھو گذشتہ سبق میں مثالیں اور تنبیہ ۶ اور ۷) ◆

(ج) اسماء عدد میں مُعْرَبٌ اور مَبْنِی

اعداد مرکبہ کے سوا تمام اسماء عدد معرب ہیں۔ اُن کا آخر حالتوں کے اختلاف سے قاعدے کے مطابق بدلتا رہیگا۔ صرف اعداد مرکبہ (اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک) مبنی ہیں۔ ان کے دونوں جزو پر ہمیشہ فتحہ ہی پڑھا جائیگا۔ مگر ان میں صرف اِثْنَا یا اِثْنَتَا معرب ہے (دیکھو سبق ۴۴ تنبیہ ۵) ◆

(د) ترکیب میں معدود کا اعراب اور وحدت و جمع

(۱) تم جانتے ہو کہ اسم واحد ہو تو ایک پر دلالت کرتا ہے اور تثنیہ ہو تو دو پر: رَجُلٌ (ایک مرد)، رَجُلَانِ (دو مرد)، اس لئے ان کے لئے عدد لگانے کی ضرورت نہیں رہتی۔ البتہ کبھی صفت کے طور پر وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ استعمال کر لیتے ہیں: رَجُلٌ وَاحِدٌ (ایک مرد)، رَجُلَانِ اِثْنَانِ (دو مرد)، بِنْتٌ وَاحِدَةٌ

[1] دیکھو حصہ اول سبق ۱ فقرہ ۱۰، اور حصہ چہارم سبق ۵۷ ◆

بِنْتَانِ اثْنَتَانِ۔ یہ تو معلوم ہے کہ موصوف اور صفت اعراب و تذکیر میں باہم موافق ہوا کرتے ہیں۔

(۲) ثَلَاثَةٌ سے عَشَرَةٌ کا معدود مجرور اور جمع ہوگا (دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۳)۔ مگر معدود کی جگہ لفظ مِئَةٌ واقع ہو تو واحد ہی رہیگا: ثَلَاثُ مِئَةٍ، خَمْسُ مِئَةٍ (دیکھو پچھلے سبق میں مثالیں اور تنبیہ ۶)۔

تنبیہ ۱۔ یاد رکھو معدود کی جگہ میں جمع مذکر سالم (دیکھو سبق ۵-۳) کا استعمال نہیں ہوا کرتا۔ مثلاً ثلاثةُ مُسْلِمِيْنَ نہیں کہینگے۔ بلکہ ایسے موقع پر معدود کو معرف باللام کرکے مِن کے ساتھ استعمال کرینگے: ثَلَاثَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ کہا جائیگا۔

(۳) أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ تک معدود واحد اور منصوب ہوگا۔ عقود بھی اسی میں شامل ہیں (دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۴ اور ۶)۔

(۴) مِائَةٌ اور أَلْفٌ اور اُن کے تثنیہ و جمع کا معدود واحد اور مجرور ہوگا (دیکھو مثالیں اور تنبیہ ۷)۔

لفظ مِئَةٌ کی جمع اکثر سالم مؤنث ہوتی ہے: مِئَاتٌ، کبھی سالم مذکر بھی آتی ہے: مِئُوْنَ یا مِئِيْنَ اور أَلْفٌ کی جمع آلَافٌ پڑھ چکے ہو۔ اس کی ایک اور جمع أُلُوْفٌ بھی ہے جس کے معنی ہیں "ہزاروں" اس سے کوئی خاص عدد نہیں سمجھا جاتا: عِنْدِيْ أُلُوْفٌ مِنَ الْكُتُبِ (میرے پاس ہزاروں

کتابیں ہیں) +

تنبیہ ۲۔ اسم عدد کی تَمیِیز یا مُمَیِّز کی یعنی معدود کی حالت سمجھنے کے لئے ذیل کی دو بیتیں یاد کرلو:۔

مُمَیِّز از عدد بر سہ جہت دان + ز سہ تا دہ بود مجموع و مجرور

ز دہ بر تر ہمہ منصوب مفرد + ز صد ہم اَلف اِفراد است و مجرور[1]

تنبیہ ۳۔ کبھی عام قاعدے کے خلاف بھی اعداد اور اُن کی تمیز کا استعمال ہوتا ہے: وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَمِائَةٍ سِنِيْنَ وَازْدَادُوا تِسْعًا۔[2] اس جملے میں مئة کا اضافت کے ساتھ نہیں استعمال ہوا ہے۔ پھر اس کی تمییز بجائے مفرد کے جمع لائی گئی ہے تِسْعًا کا مُمَیِّز مذکور نہیں ہے۔ گویا در اصل وہ ایسا ہے ثَلَاثَمِائَةٍ وَتِسْعَ سِنِيْنَ۔ مذکورہ مثال کو عام قاعدے سے مستثنیٰ سمجھ لیا جائے +

تنبیہ ۴۔ اسم عدد کی تخصیص یا تعریف کی ضرورت ہو تو اس پر اَل داخل کرسکتے ہیں: جاء الثلاثون رجلا كنا ننتظرهم (وہ تیس آدمی آگئے جن کا ہم انتظار کررہے تھے)۔ عدد مفرد مضاف ہو تو مضاف الیہ پر اَل لگایا جائے: اِعْطِنِي خمسةَ الكتب، رأيت ستةَ الاف العسكر ورنہ عدد پر: جاء الخمسةُ من المسلمين۔ عدد مرکب کے پہلے جزو پر اور معطوف کے دونوں جزو پر: بِعْتُ الخمسةَ عشرَ كتابا والاربعة والاربعين شاةً +

[1] اِفْرَاد مصدر اسم مفعول کے معنی میں ہے یعنی مُفْرَد + [2] اور وہ ٹھہرے اپنے غار میں تین سو برس اور زیادہ کیا انہوں نے نَو (سال) یعنی تین سو نَو سال ٹھہرے +

۲۔ کئی اسماء عدد کے بعد جو معدود واقع ہو اس پر آخری عدد کا اثر پڑے گا: اَلْفٌ وَثَلَاثُمِئَةٍ وَاَرْبَعٌ وَسِتُّوْنَ سَنَةً (ایک ہزار تین سو چوسٹھ برس) دیکھو لفظ سَنَةً پر آخری عدد سِتُّوْنَ کا اثر ہے۔ اسی لیے واحد اور منصوب ہے۔

اس مثال میں پہلے بڑے درجے والا اسم عدد بولا گیا ہے پھر درجہ بدرجہ، تم اس کے برعکس بھی کہہ سکتے ہو: اَرْبَعٌ وَسِتُّوْنَ وَثَلَاثُمِئَةٍ وَاَلْفِ سَنَةٍ۔ دیکھو اس مثال میں اَلْف کی وجہ سے سَنَةٍ مجرور ہے۔

تنبیہ ۵۔ قرینہ موجود ہو تو صرف عدد بولتے اور معدود کو حذف کر دیتے ہیں: اِشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِمِئَةٍ یعنی بِمِئَةِ دُبْيَةٍ۔

۳۔ بِضْعٌ اور نَيِّفٌ یا نَيْفٌ

(الف) بِضْعٌ سے تین ۳ اور نو ۹ تک کا کوئی غیر معین عدد سمجھا جاتا ہے: بِضْعُ نِسْوَةٍ وَ بِضْعَةُ رِجَالٍ (چند عورتیں اور چند مرد یعنی تین ۳ اور نو ۹ کے درمیان)۔ نَيِّفٌ سے دو دہائیوں کے درمیان کا کوئی عدد سمجھا جاتا ہے: عندی عشرون درهما ونيِّفٌ (میرے پاس بیس اور کچھ اُوپر درہم ہیں یعنی تیس کے اندر)۔ اسی طرح عشرون جُنَيْهَةً ونيِّفٌ۔

(ب) نَيِّفٌ میں مذکر و مؤنث کا فرق نہیں ہے۔ بِضْعٌ میں فرق ہے یعنی مذکر کے لئے بِضْعَةٌ اور مؤنث کے لئے بِضْعٌ کہا جاتا ہے۔ دیکھو

اوپر کی مثالیں +

(ج) نَیِّف کسی دہائی یا سیکڑہ یا ہزار کے بعد ہی آتا ہے۔ مگر بِضْعٌ تنہا بھی آسکتا ہے: عندي بضعة وسبعون درهما یا عندي بضعةُ دراهمَ +

(د) نیّفٌ عدد کے بعد آتا ہے اور بضعٌ عدد سے پہلے۔ مگر جب کہ اس کی تمیز الگ ہو تو سابقہ عدد کے بعد بھی آئیگا: عندنا خمسون درهما وبضعُ جُنَيْهاتٍ +

(ھ) نیّف کا لفظ قرآن مجید میں نہیں آیا ہے +

سلسلة الالفاظ نمبر ۴۲

اِنْفَجَرَ (۶) پھٹ جانا۔ چشمہ نکل آنا	اِشْتِرَاكٌ (۷) شریک ہونا۔ اخبار میں خریدار بننا
جَلَدَ (ض) کوڑے لگانا	اِعْلَانٌ اشتہار
سَاوَى (۳ لفیف) برابری کرنا۔ مساوی ہونا	بَارَةٌ مصر کا ایک سکہ ہے جو کہ ایک قرش میں چالیس ہوتا ہے
نَدَرَ (ك) نادر اور کمیاب ہونا	
وَرَدَ (يَرِدُ) وارد ہونا۔ درآمد ہونا	بَقَرٌ (اسم جمع) گائے بیل
	بُسْتَانٌ (ج بَسَاتِيْنُ) باغ
آنَةٌ (ج آنَاتٌ ہندی سے لیا گیا ہے) آنہ	جَلْدَةٌ (ج جَلَدَاتٌ) کوڑے کی ضرب
اِحْتِفَالٌ (۷۔ مصدر ہے) جلسہ۔ جمع ہونا	جُنَيْهٌ یا جُنَيْهَةٌ گنی سے معرّب[1] ہے

[1] کسی غیر زبان کے لفظ کو عربی بنایا ہوا +

سِعْرٌ (ج أَسْعَارٌ) نرخ	قِرْشٌ یا غِرْشٌ (ج قُرُوْشٌ) مصر کا ایک سکہ ہے جو ایک گنی کا سو ہوتا ہے
طَرْبُوْشٌ ترکی ٹوپی	مَاشِيَةٌ (ج مَوَاشٍ) مویشی
عِدَّةٌ اور عَدَدٌ گنتی۔ تعداد	مَجَلَّةٌ (ج مَجَلَّاتٌ) ماہواری رسالہ
فَلْسٌ (ج فُلُوْسٌ) پیسہ	مِسَاحَةٌ پیمائش زمین کی
قِيمَةُ الِاشْتِرَاكِ اخبار کا چندہ	

مشق نمبر ۶۷

(۱) هَلْ تعلم كَمْ بَارَةً تُسَاوِي قِرْشًا ؟	أَرْبَعُوْنَ بَارَةً تُسَاوِي قِرْشًا وَاحِدًا
(۲) كَمْ قِرْشًا يُسَاوِي جُنَيْهَةً وَاحِدَةً ؟	جُنَيْهَةٌ واحدةٌ تُسَاوِي مِئَةَ قِرْشٍ
(۳) بِكَمِ اشْتَرَيْتَ كتابَ "سِيْرَةُ النَّبِيِّ" ؟	اشتريتُ هٰذا الكتابَ في ثلثِ مُجَلَّدَاتٍ بِاثْنَتَيْنِ وعشرين رُبيةً
(۴) واللهِ رَخِيْصٌ ما هُوَ بِغَالٍ في هٰذا الزَّمان	صدقتَ يا أخي! وَأَنَا اشْتَرَيْتُ كتابَ "زادُ المَعَادِ" لِشَيْخِ الإِسْلَامِ ابْنِ القَيِّمِ بِإِحْدٰى عَشْرَةَ رُبيةً
(۵) غَنِيْمَةٌ واللهِ، فإنّ هٰذا الكتابَ نَدَرَ وُجُوْدُهُ لَا يُوْجَدُ بِأَيِّ قِيمَةٍ وَمِنْ أَيْنَ اشْتَرَيْتَهُ ؟	اشتريتُهُ من المكتبة القيّمة في بمبائی وهُنَاكَ تُبَاعُ الكتبُ بِأَرْخَصِ قِيمَةٍ نِسْبَتًا إلى المكاتبِ الأُخَرِ[1]
(۶) بِكَمْ هٰذا الطَّرْبُوْش يا شَيْخُ ؟	بخمسةٍ وثلاثين قِرْشًا يا سيّدي

[1] أُخَر جمع ہے اُخْرىٰ (دوسرا) کی۔

سؤال	جواب
(۸) وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَغَالٍ جِدًّا، اَنَا اُعْطِي خَمْسَةً وعشرين قرشًا لاغَيْرُ (صرف)	يا تُرَى[۱]، هل هو غالٍ بهذا الثمن؟ اَلَا تَرَى كيف عَلَتِ الاسواق وَغَلَتِ الاشياء وكم زادت الأُجْرَةُ؟
(۹) طَيِّب يا شيخُ اِخُذِ الثلاثين والسلام [یعنی بس]	احسنت. خُذِ الطربوش وهاتِ الفُلُوسَ بارك الله فيك
(۱۰) كم كان من الحُضَّار في الِاحْتِفَالِ السَّنَوِيِّ[۲] لِلْاَنْجُمَنِ الْاِسْلَامِيَّةِ؟	يَكُونُ بلغ عَدَدُهُمْ نَحْوَ اَلْفَيْنِ وثَمَانِ مِئَةِ نَفَرٍ
(۱۱) هَلْ تَعْلَمُ مَا هِيَ اجرةُ الإشتراك السنوى في الجريدة "الفتح"	اَظُنُّ اَنَّ قيمة الاشتراك فيها لا يكون فوق خمسين قِرْشًا عن سَنَةٍ
(۱۲) وَمَا هِيَ اُجْرَةُ الْاِعْلَانِ؟	عن كل سَطْرٍ قِرْشٌ
(۱۳) كَمْ اَنْفَقْتَ مِنَ الرّبيات لِتِلْكَ الدّارِ الوسيعةِ؟	يا سيّدى! اعطيتُ صاحِبَهَا مِنَ الرّبياتِ خمسةَ آلافٍ واربعَ مئةٍ وخمسًا وتسعين (۵۴۹۵)
(۱۴) وما هِيَ مساحةُ تلك الدّار؟	مساحتُها تبلغ عشرةَ آلافٍ ومِائَتَي ذِرَاعٍ ونَيِّفًا من الأَذْرُعِ المربّعةِ
(۱۵) وبِكَمْ بِعْتَ بُسْتَانَكَ؟	بِعْتُهُ بِاثْنَيْ عَشَرَ اَلْفَ رُبِّيَّةٍ

۱ اس لفظ کی تشریح حصہ سوم سبق ۳۴ تنبیہ ۳ میں دیکھو۔ ۲ سَنَوِيّ سالانہ۔

صَدَقْتَ، بَارَكَ اللهُ فِيكَ يَا أَخِي الْعَزِيزَ	(۱۶) وَاللهِ لَقَدْ رَبِحَتْ تِجَارَتُكَ

مشق من القرآن نمبر ۶۸

(۱) إِنَّ إِلٰهَكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ (۲) إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ[1] عِنْدَ اللهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا (۳) فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا (۴) يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا (۵) اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ (۶) لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ (۷) أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ (۸) فَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ (۹) إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ مُنْزَلِينَ (۱۰) مِنَ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ (۱۱) غُلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بِضْعِ سِنِينَ ◆

مشق اردو سے عربی نمبر ۶۹

ہمارے پاس دو سو گائیں اور پچاس اور چند اونٹ اور پچیس بکریاں ہیں	(۱) تمھارے پاس کتنے مویشی ہیں؟
اس کی قیمت دس روپے ہے	(۲) جناب یہ کتاب کتنے میں بیچتے ہیں؟
بھائی! وہ گراں نہیں ہے۔ اچھا کتاب	(۳) وہ ارزاں نہیں بلکہ گراں ہے

[1] شُهُورٌ جمع ہے شَهْرٌ کی یعنی مہینہ ◆

سوال	جواب
میں تو نو روپے دو ٹکا زیادہ نہیں	لے لیجئے اور پیسے دیدیجئے۔ مبارک ہو۔
(۴) تم نے یہ کتاب کتنے میں خریدی؟	میں نے بارہ روپے آٹھ آنے میں خریدی
(۵) رسالہ الفرقان کا چندہ کیا ہے؟	میں خیال کرتا ہوں کہ اس کا چندہ سالانہ نو روپے سے زیادہ نہ ہوگا۔
(۶) وہ مکان کتنے میں فروخت کیا جارہا ہے؟	وہ مکان پندرہ ہزار چار سو پچاس روپے میں فروخت کیا جائیگا
(۷) اس مکان کی پیمائش کیا ہے؟	اس کی پیمائش تقریباً پانسو مربع گز ہے
(۸) تم جانتے ہو دنیا میں مسلمانوں کی گنتی کیا ہے؟	مسلمانوں کی گنتی تقریباً ستتر کروڑ ہے ان میں سے دس کروڑ ہندوستان میں ہیں
(۹) تمھارے مدرسہ میں کتنے لڑکے ہیں؟	ہمارے مدرسہ میں کچھ اوپر چار سو طلبہ ہیں +

مشق نمبر ۷ ذیل کے جملے کی تحلیل کرو

اِشْتَرَيْتُ خَمْسَ تُفَّاحَاتٍ بِاثْنَيْ عَشَرَ قِرْشًا

(اِشْتَرَيْتُ) فعل بافاعل یعنی (تُ) ضمیر بارز، واحد متکلم اس میں متصل ہے۔

(خَمْسَ) اسم عدد مفرد، مفعول ہے اس لئے منصوب ہے۔

(تُفَّاحَاتٍ) تمییز ہے خَمْسَ کی اس لئے مجرور ہے اور جمع ہے۔

(بِ) حرف جار (اثنی عشر) عدد مرکب ہے۔ پہلا جزو معرب ہے مجرور ہے، اس کا جر ی سے آیا ہے دوسرا جزو فتحہ پر مبنی ہے (قِرْشًا) عدد مرکب کی تمییز ہے اس لئے منصوب ہے واحد ہے سب ملکر جملہ فعلیہ ہے +

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْأَرْبَعُوْنَ

اَلْعَدَدُ التَّرْتِيْبِيُّ (اَوِالْوَصْفِيُّ)

۱۔ تم نے پچھلے سبق میں عددِ اصلی پڑھ لیا۔ اب عددِ ترتیبی (عددِ وصفی) کو بھی ذہن نشین کر لو:۔

(الف) ۱ سے ۱۰ تک

۱	اَلدَّرْسُ الْاَوَّلُ پہلا سبق		اَلْحِكَايَةُ الْأُوْلٰى پہلی کہانی
۲	" اَلثَّانِيْ دوسرا "	"	اَلثَّانِيَةُ دوسری "
۳	" اَلثَّالِثُ تیسرا "	"	اَلثَّالِثَةُ تیسری "
۴	" اَلرَّابِعُ چوتھا "	"	اَلرَّابِعَةُ چوتھی "
۵	" اَلْخَامِسُ پانچواں "	"	اَلْخَامِسَةُ پانچویں "
۶	" اَلسَّادِسُ چھٹا "	"	اَلسَّادِسَةُ چھٹی "
۷	" اَلسَّابِعُ ساتواں "	"	اَلسَّابِعَةُ ساتویں "
۸	" اَلثَّامِنُ آٹھواں "	"	اَلثَّامِنَةُ آٹھویں "
۹	" اَلتَّاسِعُ نواں "	"	اَلتَّاسِعَةُ نویں "
۱۰	" اَلْعَاشِرُ دسواں "	"	اَلْعَاشِرَةُ دسویں "

تنبیہ ۱۔ مذکورہ اعداد سب معرب ہیں۔ مگر اُوْلٰی پر اعراب نہیں آسکتا کیونکہ وہ مقصور ہے (دیکھو سبق ۱۰-۸)۔

تنبیہ ۲۔ اعداد وصفی کی جمع "سالم" آتی ہے: اَلْاَوَّلُوْنَ
الثَّانُوْنَ، الثالثون، العاشرون تک ۔

تنبیہ ۳۔ الاوّل کے مقابلے میں اَلْاٰخِرُ یا اَلْاَخِیْرُ بھی آتا ہے:
هُوَالْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ ۔

تنبیہ ۴۔ کبھی اوّل سے کسی چیز کا ابتدائی حصہ مراد لیا جاتا ہے اس
وقت اس کی جمع ہوگی اَوَائِلُ۔ اسی طرح اٰخِر کی جمع اَوَاخِرُ، اَوْسَطُ
(درمیانی حصہ) کی جمع اَوَاسِطُ: اَوَائِلُ رمضانَ (رمضان
کے ابتدائی ایام) اُوْلٰی (مؤنث) کی جمع اُوَلُ اور اُوْلَیَاتٌ ۔

(ب) ۱۱ سے ۱۹ تک

۱۱ الدرسُ الحادِیْ عَشَرَ گیارہواں سبق الحکایۃُ الحَادِیَۃَ عَشْرَۃَ گیارہویں کہانی
۱۲ ، الثَّانِیْ عَشَرَ بارہواں ، ، الثَّانِیَۃَ عَشْرَۃَ بارہویں ،
اسی طرح التَّاسِعَ عَشَرَ اور التَّاسِعَۃَ عَشْرَۃَ تک ۔

تنبیہ ۵۔ مذکورہ مثالوں میں دونوں عدد اَحَدَ عَشَرَ کی مانند
فتحہ پر مبنی معلوم ہوتے ہیں۔ مگر بعض علمائے نحو کے نزدیک پہلا عدد
مُعْرَب ہوتا ہے اور آج کل زیادہ تر اسی پر عمل ہو رہا ہے۔ اس لئے
موصوف کا اعراب اس پر پڑھا جاتا ہے: الدرسُ الثَّالِثُ عَشَرَ
فی اللَّیْلَۃِ الرَّابِعَۃِ عَشْرَۃَ، فی خامِسِ عَشَرَ رمضانَ ۔

(ج) عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ اور مِئَةٌ اور اَلْفٌ تک تمام عقود اپنی اصلی صورت میں عدد وصفی کے لئے بھی مستعمل ہوتے ہیں مگر عموماً اس وقت ان پر اَلْ لگایا جاتا ہے: اَلْعِشْرُوْنَ (بیسواں یا بیسویں) اَلْحَادِيْ وَالْعِشْرُوْنَ (اکیسواں)، اَلْحَادِيَةُ وَالثَّلٰثُوْنَ (اکتیسویں)، اَلْمِئَةُ (سوواں یا سوویں)۔

۲۔ اعداد وصفی ترکیب میں عموماً صفت واقع ہوتے ہیں اور موصوف کے ساتھ مستعمل ہوتے ہیں: الکتابُ الاوّلُ، الدرسُ الْحَادِيْ وَالْعِشْرُوْنَ کبھی مضاف ہوتے ہیں: رَابِعُهُمْ (اُن کا چوتھا)، خَامِسَةُ الْبَنَاتِ[1]

۳۔ عدد وصفی میں آحاد (اِکائیاں) وعُشُوْر (دہائیاں) کے ساتھ جب مِئَةٌ اور اَلْفٌ آئے تو آخری رقم کے ماقبل لفظ بَعْدَ بھی بڑھا دیتے ہیں: فِي السَّنَةِ الثَّانِيَةِ وَالْاَرْبَعِيْنَ وَثَلٰثِمِائَةٍ بَعْدَ الْاَلْفِ (ایک ہزار تین سو بیالیسویں سال میں)۔ بعد الالف کی جگہ وَالْفٍ بھی کہہ سکتے ہیں۔

تنبیہ ۶۔ اس مثال میں چھوٹے درجے والے عدد کو پہلے لایا گیا ہے پھر درجہ بدرجہ۔ اس میں الٹ پلٹ نہیں کر سکتے۔

۴۔ عدد کے کسور (ٹکڑے۔ حصے) میں سے آدھے ½ کے لئے نِصْفٌ آتا ہے اور باقی کسور کے لئے فُعُلٌ یا فُعْلٌ کے وزن پر اسم عدد سے بنالیا جاتا ہے: ثُلُثٌ یا ثُلْثٌ جمع اَثْلَاثٌ یعنی ⅓۔

[1] لڑکیوں کی پانچویں یعنی پانچویں لڑکی۔

$\frac{1}{4}$ رُبُعٌ یا رُبْعٌ جمع أَرْبَاعٌ

$\frac{1}{5}$ خُمُسٌ یا خُمْسٌ ، أَخْمَاسٌ

$\frac{1}{6}$ سُدُسٌ یا سُدْسٌ ، أَسْدَاسٌ

اسی طرح عُشُرٌ یا عُشْرٌ جمع أَعْشَارٌ تک

$\frac{2}{3}$ ثُلُثَانِ، $\frac{3}{4}$ ثَلٰثَةُ أَرْبَاعٍ ، $\frac{5}{8}$ خَمْسَةُ أَثْمَانٍ ۔

تنبیہ ۷۔ ان کسور میں تذکیر و تانیث کا فرق نہیں ہے۔

اگر عشرہ کے اوپر کے اعداد کے کسور بنانے ہوں تو عدد اصلی سے اس طرح بنالو: أَرْبَعَةٌ مِنْ أَحَدَ عَشَرَ $\frac{4}{11}$، أَحَدَ عَشَرَ مِنْ عِشْرِيْنَ $\frac{11}{20}$۔
مِنْ کی جگہ عَلٰی بھی بولتے ہیں: أَحَدَ عَشَرَ عَلٰی عِشْرِيْنَ = $\frac{11}{20}$ ۔

اگر عدد صحیح اور کسور اکٹھا ہوں تو دونوں کے درمیان وَ بڑھانا چاہئے: أَرْبَعٌ وَثَلَاثَةُ أَخْمَاسٍ $4\frac{3}{5}$، خَمْسٌ وَخَمْسَةَ عَشَرَ عَلٰی أَرْبَعِيْنَ $5\frac{15}{40}$ ۔

تنبیہ ۸۔ کبھی $\frac{1}{4}$ کو ــ ، $\frac{1}{2}$ کو ے ، $\frac{3}{4}$ کو ۓ کی شکل میں لکھتے ہیں مثلاً $2\frac{1}{4}$ کو ۲ـ ، $2\frac{1}{2}$ کو ۲ے ، $2\frac{3}{4}$ کو ۲ۓ لکھینگے۔ یہ نشانات رقم کی نسبت زیادہ باریک اور ذرا الگ لکھتے ہیں ۔

۵۔ "دو دو" "تین تین" وغیرہ بنانے کے لئے مَفْعَلُ اور فُعَالُ کا وزن آتا ہے: جَاءَتِ الْفُرْسَانُ مَثْنٰی[1] وَثُلٰثَ وَرُبَاعَ (سوار دو دو تین تین

[1] مَثْنٰی وَثُلٰثَ وغیرہ ترکیب میں حال واقع ہوئے ہیں اس لئے حالت نصبی میں ہیں (دیکھو سبق ۱۰-۲)۔

چار چار ہو کر آئے) یوں بھی کہہ سکتے ہیں : جاءت الفرسانُ اثْنَيْنِ اثْنَيْنِ ثَلٰثَةً ثَلٰثَةً اَرْبَعَةً اَرْبَعَةً ۔

تنبیہ ۔ "ایک ایک" کے لئے وَاحِدٌ سے یہ وزن یعنی مَوْحَدٌ اور اُحَادُ بہت کم بنایا جاتا ہے بلکہ اکثر اِس مطلب کے لئے بولتے ہیں فُرَادَی یا فُرَادًا یا فُرَادٰی جاءوا فُرَادٰی یعنی وَاحِدًا وَاحِدًا ۔

۶ ۔ جب کسی چیز کے متعلق یہ بتانا ہو کہ وہ کتنے اجزا سے مرکب ہے تو فُعَالِیٌّ کا وزن استعمال کرتے ہیں ۔

مذکر		مؤنث
ثُنَائِيٌّ	(ایسی چیز جس کے اجزا دو ہوں)	ثُنَائِيَةٌ
ثُلَاثِيٌّ	(، ، ، ، تین ،)	ثُلَاثِيَةٌ
رُبَاعِيٌّ	(، ، ، ، چار ،)	رُبَاعِيَةٌ
خُمَاسِيٌّ	(، ، ، ، پانچ ،)	خُمَاسِيَةٌ

اسی طرح عُشَارِيٌّ تک بنالو ۔

اعدادِ مرکب و معطوف سے مذکورہ وزن نہیں بن سکتا اس لئے گیارہ اجزا والے کو کہینگے ذُوْ اَحَدَ عَشَرَ جُزْءًا (مذکر کے لئے)، ذَاتُ اَحَدَ عَشَرَ جُزْءًا (مؤنث کے لئے) اسی طرح آگے جو چاہو بنالو ۔

۷ ۔ "پہلے بار" "دوسرے بار" وغیرہ بتلانے کے لئے لفظ مَرَّةٌ (بار)

کو موصوف اور عددِ وصفی کو صفۃ بناؤ: مَرَّةً أُوْلٰی یا اَلْمَرَّةَ الْأُوْلٰی
: قرأت القرآن المرّة الأُوْلٰی، زُرْتُكَ مَرَّةً ثَانِيَةً (میں نے دوسری دفعہ آپ سے ملاقات کی)۔ اسی طرح المرّةَ العاشرةَ، المرّةَ الحادِيَةَ عَشْرَةَ، المرّةَ الْمِئَةَ +

عددِ وصفی کو حالتِ نصبی میں پڑھنے سے بھی یہ مطلب نکلتا ہے: اَوَّلًا، ثَانِيًا وغیرہ۔ مگر عاشِرًا کے بعد وہی اوپر کی ترکیب استعمال کرتے ہیں +

تنبیہ ۹۔ مَرَّةً أُوْلٰی کو اَوَّلَ مَرَّةٍ اور مَرَّةً ثَانِيَةً کو مَرَّةً أُخْرٰی اور تَارَةً أُخْرٰی بھی کہتے ہیں +

۸۔ "ایک بار" "دو بار" کے معنی ادا کرنے کے لئے لفظ مَرَّةً کو حالتِ نصبی میں استعمال کرتے ہیں: مَرَّةً یا مَرَّةً وَاحِدَةً (ایک بار) مَرَّتَيْنِ (دو بار) اور زیادہ کے لئے وہی لفظ اسم عدد کے ساتھ لگا دیتے ہیں: ثَلٰثَ مَرَّاتٍ، اَحَدَ عَشَرَ مَرَّةً وغیرہ +

۹۔ "کئی بار" یا "بارہا" کے لئے مَرَّةً کی جمع مِرَارًا حالتِ نصبی میں استعمال کرتے ہیں: رَأَيْتُهُ مِرَارًا (میں نے اسے بارہا دیکھا)۔ اس معنی کے لئے کَمْ خَبَرِيَه (دیکھو سبق ۱۲۔) بھی استعمال کر سکتے ہیں: کَمْ مَرَّةٍ یا کَمْ مِنَ الْمَرَّاتِ رَأَيْتُهُ +

۱۰۔ "کئی" یا "بہتیرے" بتلانے کو بھی کَمْ خَبَرِيَه استعمال کرتے ہیں:

كَمْ غُلَامٍ يا كَمْ مِنَ الْغِلْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِي الْبُسْتَانِ (کئی لڑکے باغ میں کھیل رہے ہیں)۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۳۴

وُسْطٰى (مؤنث ہے اَوْسَطُ کا) درمیانی	قِطَارٌ (ج قُطُرٌ) ریل ٹرین۔ اونٹ کی قطار
بِلَادُ الرَّأْسِ کیپ کالونی (از یقہ میں)	قَارَّةٌ (ج قَارَّاتٌ) برّاعظم
ثُلَّةٌ آدمیوں کی بڑی جماعت	قَلْعَةٌ (ج قِلَاعٌ) قلعہ
تَسَلَّقَ (۴) دیوار پر چڑھنا	مَائِدَةٌ دسترخوان۔ کھانے کی میز
جِدَارٌ (ج جُدْرَانٌ) دیوار	مُضِيٌّ گذرنا (مصدر)
حَظٌّ (ج حُظُوْظٌ) حصہ	شَرَّفَ (۲) شرف بخشنا (۴) شرف حاصل کرنا
زَوْجٌ (ج اَزْوَاجٌ) جوڑا۔ مرد یا عورت	طَابَ (ض ي) پسند آنا۔ عمدہ ہونا
سِكَّةٌ حَدِيْدِيَّةٌ ریلوے لوہے کی سڑک	عَزَّزَ غلبہ دینا۔ عزت دینا۔ مدد دینا
سَارَ (ض۔ي) سیر کرنا	نَكَحَ (ض) نکاح کرنا
عَاصِمَةٌ (ج عَوَاصِمُ) پائے تخت	كَهْفٌ غار

مشق نمبر ۱۷

(۱) اِنَّ السُّوْرَةَ الْاُوْلٰى من القراٰنِ المجيد تُسَمّٰى بِسُوْرَةِ الْفَاتِحَةِ (۲) تَعْلِيْمُ اَسْمَاءِ الْعَدَدِ يُوْجَدُ فى الدَّرْسِ الرَّابِعِ وَالْاَرْبَعِيْنَ والخامسِ والاربعينَ والسّادِسِ وَالْاَرْبعينَ (۳) في اَيِّ ساعةٍ

تُشَرِّفُنَا بِالْمَجِيْءِ عندنا؟ (۴) أَتَشَرَّفُ بِالمجيءِ عندكم في السَّاعَةِ الثَّامنة إن شاء الله تعالى (۵) كنتُ في منزلك السَّاعَةَ التَّاسِعَةَ ورُبعٍ وبَقِيتُ في انتِظَارِكَ نصفَ ساعةٍ والسَّاعةَ التَّاسعةَ وثلثةَ ارباعٍ خرجتُ من الدار (۶) بَلْدَةُ فُونَا [پُونا] تَبعُدُ عنّا نحوَ خمسِ ساعاتٍ من السِّكَّةِ الْحَدِيْدِيَّةِ (۷) رَكِبْنَا الْقِطَارَ وبلغنا هُنَاكَ بَعْدَ مُضِيِّ أَرْبعِ ساعاتٍ (۸) تُقْسَمُ إِفْرِيْقِيَّةُ الى سبعةِ اقسامٍ، الاوّلُ يَشْتَمِلُ على بلادٍ يُرْوِيْهَا النِّيْلُ وفيه مِصْرُ والسُّوْدَانُ والثّانِي بلادُ المغربِ وفيه الجزائرُ ومَرَاكِشُ والثَّالثُ إفريقيّةُ الشّرقيّةُ وفيها زَنْجِبارُ والرابعُ افريقيّةُ الوُسْطٰى والخامسُ افريقيةُ الغَرْبيّةُ والسّادسُ إفْريقيةُ الجَنُوْبِيَّةُ وفيها بلادُ الرَّأْسِ والسّابعُ الجزائرُ التّابِعَةُ لِهٰذِهِ القَارَّةِ (۹) خُذِ الثُّلُثَيْنِ من هٰذا البِطّيخِ وانا آخذُ الثُّلُثَ الاخيرَ (۱۰) قُسِمَ ما تَرَكَ أَبِي من المالِ فَوَجَدَتْ امّي منه الثُّمُنَ [⅛] ومن الباقي وجدتُ خُمُسَيْنِ وخُمُسًا واحدًا وجدتْ أُخْتِي والخُمُسَيْنِ الباقِيَيْنِ [⅖] وَجَدَ اخي (۱۱) يَمْشِي العسكريّون صباحًا ثُلاثَ ورُبَاعَ ونَخْرُجُ مساءً من المدرسة مَثْنٰى وثُلاثَ (۱۲) البناتُ دخلن المدرسةَ فُرَادٰى (۱۳) قرأتُ القرآن مِرارًا

وَفِي كُلِّ مَرَّةٍ اَحْسَسْتُ كَاَنِّيْ اَقْرَءُهٗ الْمَرَّةَ الْاُوْلٰى (۱۴) وَزُرْتُ اليومَ فى المدينة المنورة المرّةَ الثّامنةَ واقمتُ هُنَاكَ شهرا وبضعةَ ايام في كلّ مرّة (۱۵) زرتُ الشامَ المرّة الأولى واعود اليها ان شاء الله تعالىٰ مرّةً اُخرٰى (۱۶) سِرْتُ كم من البُلْدان لكن مَا رَأَيتُ بَلْدَةً مِثْلَ القاهرةِ التي هي عاصمةُ مِصْرَ،

مشق من القراٰن نمبر ۴۷

(۱) سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ [اصحاب الكهف] رَابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سادسُهم كلبهم (۲) اِذْ[1] اَرْسَلْنَا اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فعزّزنا بثالثٍ (۳) ثُلَّةٌ من الاوّلِيْنَ وقليلٌ من الاٰخِرِيْنَ (۴) ولكم نصفُ ما ترَكَ ازواجكم اِنْ لم يَكُنْ لَهُنَّ وَلَدٌ فَاِنْ كانَ لَهُنَّ ولدٌ فلكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تركْنَ (۵) ولهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تركتم (۶) وَلِاَبَوَيْهِ لكلِّ واحدٍ منهما السُّدُسُ (۷) يُوْصِيْكُمُ اللهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ[2] فَاِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ (۸) فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبَاعَ (۹) لقد جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ (۱۰) اَوَلَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ هُمْ لَا يَذَّكَّرُوْنَ (۱۱) مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ

[1] اِذْ = جب۔ [2] اُنْثٰى کا تثنیہ اُنْثَيَانِ یا اُنْثَيَيْنِ ہوتا ہے۔

وفیھا نُعِیدُکم ومنھا نُخرِجکُم تارَۃً اُخرٰی ۔

مشق نمبر ۴۳

اُردو سے عربی بناؤ

(۱) اسماء موصولہ کا بیان اس کتاب کے بیالیسویں سبق میں لکھا گیا ہے (۲) قرآن کی دوسری سورۃ سورۃ البقرۃ ہے (۳) چوتھے گھنٹے کے بعد میں مدرسہ جاؤنگا (۴) کل میں نے کتاب الف لیلۃ ولیلۃ سے پہلا، دوسرا اور تیسرا قصہ پڑھا اور کل چوتھا، پانچواں اور چھٹا قصہ پڑھوں گا (۵) اس کپڑے میں سے تین چوتھائی تم لے لو اور ایک چوتھائی میں لے لونگا (۶) میرے باپ نے جو مال چھوڑا ہے وہ تقسیم کیا گیا تو اس میں سے ⅛ میری ماں کو اور باقی ⅞ مجھے ملا (۷) لشکری سپاہی ایک ایک دو دو ہو کر قلعہ کی دیوار پر چڑھ گئے (۸) ہم چار چار اور پانچ پانچ [ہو کر] مدرسہ میں داخل ہوئے اور دو دو اور تین تین [ہو کر] نکلے (۱۰) میں بمبئی سے پہلے گھنٹہ میں ریل میں سوار ہوا اور چوتھے گھنٹے میں ناسک پہنچ گیا (۱۱) بمبئی سے ناسک تقریباً چار گھنٹے کے فاصلہ پر ہے (۱۲) میں نے یہ شہر پہلی دفعہ دیکھا (۱۳) میں نے یہ کتاب بارہا پڑھی اسے میں نے بہت ہی مفید پایا (۱۴) ہم آج بمبئی میں تجارت کے لئے دسویں دفعہ آئے اور ہر دفعہ ایک سال اور چند مہینے یہاں قیام کیا (۱۵) میرے دادا نے پانچ بار حج کئے اور چھٹی دفعہ وہ مکہ میں انتقال کر گئے

[اللہ تعالیٰ انھیں بخش دے] (۱۶) ہم نے بہتیرے شہروں کی سیر کی لیکن بمبئی جیسا کوئی شہر نہ دیکھا +

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْاَرْبَعُوْنَ

تاریخ، مہینہ اور سنہ بتلانے کا طریقہ

۱۔ تاریخ بتلانے کے لئے دِنوں اور مہینوں کے نام جاننے کی ضرورت ہے:۔

الف) اَیَّامُ الْاُسْبُوْعِ (ہفتے کے دن)

یَوْمُ (یا نَہَارُ) اَلْجُمُعَةِ	جمعہ	جمعہ
یَوْمُ (") اَلسَّبْتِ	شنبہ	سنیچر
یَوْمُ (") اَلْاَحَدِ	یکشنبہ	اتوار
یَوْمُ (") اَلْاِثْنَیْنِ	دوشنبہ	پیر
یَوْمُ (") اَلثُّلٰثَاءِ	سہ شنبہ	منگل
یَوْمُ (") اَلْاَرْبِعَاءِ	چہارشنبہ	بُدھ
یَوْمُ (") اَلْخَمِیْسِ	پنجشنبہ	جمعرات

تنبیہ ۱۔ اکثر یوم کا لفظ بولا جاتا ہے۔ نَہَار کم بولتے ہیں۔ کبھی دونوں حذف کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں اَلثُّلٰثَاءُ وغیرہ +

(ب) شُهُورُ السَّنَةِ الاِسلامِيَّةِ اَوِ القَمَرِيَّةِ

۱	اَلْمُحَرَّمُ	۷	رَجَبُ
۲	اَلصَّفَرُ یا صَفَرُ	۸	شَعْبَانُ
۳	رَبِيعُ الْاَوَّلُ	۹	رَمَضَانُ
۴	رَبِيعُ الثَّانِي	۱۰	شَوَّالُ یا اَلشَّوَّالُ
۵	جُمَادَى الْاُولٰى	۱۱	ذُوالْقَعْدَةِ
۶	جُمَادَى الْاُخْرٰى	۱۲	ذُوالْحِجَّةِ

تنبیہ ۲۔ جتنے ناموں پر اَلْ لگا ہوا ہے وہ منصرف ہیں۔ باقی غیر منصرف (دیکھو سبق ۱۰-۷) +

مذکورہ مہینوں میں سے چند مہینے خاص خاص صفتوں کے ساتھ بھی بولے جاتے ہیں: اَلْمُحَرَّمُ الْحَرَامُ[1]، صَفَرُ الْخَيْرُ، رَجَبُ الْفَرْدُ[2] یا الْمُرَجَّبُ[3] (رَجَبُ الْحَرَامُ بھی کہتے ہیں)، شَعْبَانُ الْمُعَظَّمُ، رَمَضَانُ الْمُكَرَّمُ، ذُوالْقَعْدَةِ الْحَرَامُ، ذُوالْحِجَّةِ الْحَرَامُ +

تنبیہ ۳۔ مُحَرَّم، رَجَب، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ یہ چار مہینے اسلام میں حرمت و ادب و امن و امان کے مانے گئے ہیں +

اسلامی سال کو اَلسَّنَةُ الْهِجْرِيَّةُ (ہجرت کا سال) یا اَلسَّنَةُ الْقَمَرِيَّةُ کہتے ہیں۔ لکھنے میں اس کی طرف (ھ) سے اشارہ کرتے ہیں +

[1] یہاں حرام کے معنی ہیں حرمت و عزت والا + [2] بے مثل + [3] عظمت والا +

تنبیہ ۴۔ یاد رکھو کہ سال کو عَامٌ (ج اَعْوَامٌ) اور حِجَّةٌ (ج حِجَجٌ) اور حَوْلٌ (ج حُؤُلٌ و اَحْوَالٌ) بھی کہتے ہیں +

سنہ ہجری کا آغاز ۱۶ جولائی ۶۲۲ سنہ عیسوی سے ہوا ہے۔ یہ وہ تاریخ ہے جبکہ جناب رسولِ خدا محمد مصطفٰے صلّے اللہ علیہ وسلّم مکۂ معظمہ سے ہجرت کرکے مدینۂ منوّرہ کو پہنچے ہیں +

(ج) شهور السّنة العيسويّة او الشّمسيّة

اہلِ مصر اس طرح بولتے ہیں :۔

يَنَايِرُ	جنوری	۳۱ دن	يُولِيُو يا لُولِيُو	جولائی	۳۱ دن
فِبْرَايِرُ	فروری	۲۸ ″	اَغُسْطُسُ	اگست	۳۱ ″
مَارِسُ	مارچ	۳۱ ″	سَبْتَمْبَرُ	ستمبر	۳۰ ″
اَبْرِيلُ	اپریل	۳۰ ″	اَكْتُوبَرُ	اکتوبر	۳۱ ″
مَايُو	مئی	۳۱ ″	نُوفِمْبَرُ	نومبر	۳۰ ″
يُونِيُو	جون	۳۰ ″	دِسِمْبَرُ	دسمبر	۳۱ ″

اہلِ شام اس طرح بولتے ہیں :۔

كَانُونُ الثَّانِي	جنوری	اٰذَارُ	مارچ
شُبَاطُ	فروری	نَيْسَانُ	اپریل

اَیَّارُ	مئی	اَیْلُوْلُ	ستمبر
حَزِیْرَانُ	جون	تِشْرِیْنُ الْاَوَّلُ	اکتوبر
تَمُّوْزُ	جولائی	تِشْرِیْنُ الثَّانِیْ	نومبر
آبُ	اگست	کَانُوْنُ الْاَوَّلُ	دسمبر

تنبیہ ۵۔ مذکورہ انگریزی نام سب غیر منصرف ہیں اور شامی مہینوں کے جو نام مفرد ہیں وہ کبھی غیر منصرف کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں کبھی منصرف کے طور پر اور مرکب نام تو منصرف ہی ہیں۔

سالِ عیسوی کو اَلسَّنَةُ الشَّمْسِيَّةُ (سورج کا سال) بھی کہتے ہیں اور اَلسَّنَةُ الْمِيْلَادِيَّةُ بھی۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا سال۔ سنہ قَبْلَ الْمَسِیْحِ (B. C.) کی طرف (ق۔م) سے اشارہ کرتے ہیں اور بَعْدَ الْمَسِیْحِ (A. D.) کی طرف (ب۔م) یا صرف (م) سے اشارہ کرتے ہیں۔ ہندوستان میں سنہ عیسوی کے لئے (ء) کی علامت لکھتے ہیں۔

۲۔ جب تمھیں تاریخ بتلانا ہو تو عدد وصفی کا استعمال اس طرح کرو:-

(۱) یا تو اسے لفظ شہر کی طرف یا مہینے کے نام کی طرف مضاف کرو: ثَامِنُ شَهْرِ رَمَضَانَ (ماہِ رمضان کی آٹھویں تاریخ) یا ثَامِنُ رَمَضَانَ

(۲) یا تو اس پر اَلْ لگا کر لفظ یوم یا تاریخ کی صفة بناؤ: اَلْيَوْمُ / اَلتَّارِيْخُ الثَّامِنُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ یا مِنْ رَمَضَانَ۔

سال کے لئے لفظ سَنَة کے ساتھ یا اس کے بغیر رقم لکھو: اَوّلَ يَنَايِرَ سَنَةِ ١٩٤٤ (سَنَةِ اَلْفٍ وتِسْعِمِائَةٍ واَرْبَعٍ واَرْبَعِيْنَ)

جب کہنا ہو "فلاں تاریخ" کو تو ابتدا میں فِي لگادو یا عدد وصفی کو حالتِ نصبی میں پڑھو: بَدَءَتِ الْحَرْبُ الْكُبْرَى الْاُوْلٰى فی اليوم / التاريخ الرّابع مِنْ اَغُسْطُسَ یا رابِعَ اَغُسْطُسَ سنةِ ١٩١٤ (پہلی جنگِ عظیم ۴ اگست ۱۹۱۴ء کو شروع ہوئی) والثانيةُ فِيْ اَواخِرِ شَهْرِ سِتمبرَ ١٩٣٩

تاریخ کے ساتھ دن اور وقت کا نام بھی لے سکتے ہیں۔ اس طرح:-

وُلِدَ رشيدٌ بعدَ العصرِ قُبَيْلَ المغربِ يومَ الجمعةِ الخامسِ عشرَ من شهرِ يَنَايِرَ سنة ١٩١٦ (رشید عصر کے بعد مغرب سے ذرا پہلے جمعہ کے دن ۱۵ جنوری ۱۹۱۶ء کو پیدا ہوا)۔

تُوُفِّيَ سعيدٌ صَباحَ الْعِشْرِيْنَ من شهرِ مارسَ سنة ١٩٢٥ (سعید نے ۲۰ مارچ ۱۹۲۵ء کی صبح کو وفات پائی)۔

تنبیہ ۶۔ وفات یافتہ کو اَلْمُتَوَفّٰى کہا جاتا ہے۔ اَلْمُتَوَفِّي غلط ہے۔

۳۔ متقدمین کے نزدیک تاریخ بتلانے کا ایک جداگانہ نہج تھا مثلاً:-

(١) وُلِدَ الحُسينُ بنُ عليٍّ لِخَمْسٍ خَلَوْنَ من شهرِ شعبانَ سنةِ اربعٍ۔ اس کے لفظی معنی ہونگے "پیدا ہوئے حسین ابن علیؓ جبکہ پانچ (راتیں) گذر چکیں سنہ ۴ کے ماہ شعبان سے۔" مطلب یہ ہے کہ پانچویں تاریخ

کو پیدا ہوئے۔

یہاں خَمْس سے مُراد خَمْسُ لَیَالٍ ہے۔ اسی لئے مؤنث کے صیغے استعمال ہوئے ہیں۔ خَلَوْنَ ماضی جمع مؤنث ہے خَلَا سے۔ کبھی واحد مؤنث کا صیغہ خَلَتْ بولتے ہیں کیونکہ لَیَالٍ جمع مؤنث غیر عاقل ہے۔

(۲) قُتِلَ عثمانُ یومَ الجمعةِ لِثَمَانِیَ عَشْرَةَ خَلَتْ من ذِی الحِجَّةِ سنةِ خمسٍ وثَلٰثِیْنَ (حضرت عثمانؓ شہید کئے گئے بروز جمعہ ماہ ذی الحجہ ۳۵ھ کی اٹھارہ راتیں گذرنے کے بعد) [یعنی اٹھارہویں تاریخ کو]۔

(۳) ماتَ ابو بکرٍنِ الصدیقُ یومَ الثُلٰثاءِ لِثَمانٍ بَقِیْنَ مِن جُمادَی الأُخْرٰی سنةِ ثلٰثَ عَشْرَةَ (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے وفات پائی بروز سہ شنبہ جبکہ جمادی الاخری ۱۳ھ سے آٹھ راتیں باقی رہی تھیں) [یعنی ۲۲ یا ۲۱ تاریخ کو]

اس مثال میں باقی رہی ہوئی راتوں سے تاریخ کی تعیین کی گئی ہے۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۴

اِتَّکَلَ (۷۔ دراصل اِوْتَکَلَ) بھروسہ کرنا	سَلَکَ (ن) پُرونا۔ کوئی مسلک اختیار کرلینا
اَدّٰی (۲) ادا کرنا	طَعَنَ (ف) نیزہ مارنا
اِنْقَضٰی (۶۔ ی) ختم ہو جانا	ظَھَرَ (ن) ظاہر ہونا۔ غلبہ پانا
اِنْھَدَمَ (۶) ڈھایا جانا۔ گرجانا	عَزَمَ (ض) پختہ ارادہ کرنا

هَاجَرَ (۳) وطن چھوڑ کر دوسری جگہ جا رہنا
رَبِيعٌ موسمِ بہار
آنِسَةٌ پاکیزہ دل والی۔ جدید محاورے میں وہ لڑکی جو بیاہی نہ گئی ہو۔ جیسے انگریزی میں "مس"
اِنْشِرَاحٌ (۷ مصدر ہے) دل کا کھل جانا خوش ہونا
اُهْبَةٌ تیاری سفر کی
بَهْجَةٌ رونق، خوشنمائی
تَشْرِيفٌ (مصدر ہے شَرَّفَ کا) عزت افزائی کرنا
جُنَيْنَةٌ چھوٹا سا باغ
حَفْلَةٌ (ج حَفَلَاتٌ) مجلس۔ جلسہ
خَوَاجَا یا خَوَاجَة معزز آدمی
رَاقِيَةٌ ترقی یافتہ
زَوَاجٌ یا قِرَانٌ شادی
سِيَاسَةٌ عدل و حکمت کے ساتھ ملکی انتظام
سَلْخٌ یا مُنْسَلَخٌ مہینے کا آخری دن
سَلْخٌ چھلکا۔ کھال۔ کیچلی

عَامُ الْفِيلِ ہاتھی والا سال یعنی وہ سال جبکہ یمن کے ایک کافر بادشاہ نے خانۂ کعبہ ڈھانے کے لئے ہاتھیوں کی فوج کے ساتھ مکہ پر چڑھائی کی تھی
عَامِرٌ آباد
عَقْدٌ گرہ لگانا۔ نکاح
عُلْيَا (مونث ہے اَعْلَى کا) بہت بلند
غُرَّةُ الشَّهْرِ مہینے کا پہلا دن
غُرَّةٌ گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی۔ ہر چیز کا ابتدائی حصہ
فَارُوقٌ بڑا فرق کرنے والا حق و باطل میں
قَرِيرُ الْعَيْنِ ٹھنڈی آنکھ والا۔ جس کی آرزوئیں پوری ہو چکی ہوں۔
كَرِيمَةٌ عزت والی۔ محاورے میں صاحبزادی کی جگہ بولا جاتا ہے
اَلْمَجَرُ ملک ہنگری
مَجُوسِيٌّ آتش پرست
مُحَارِبٌ جنگ کرنے والا
مُؤَرَّخٌ تاریخ لگایا ہوا

مشق نمبر ۴۷

ذیل میں تاریخ بتلانے کی مثالیں خاص توجہ سے دیکھو۔

(۱) وُلِدَ سیّدُنا محمّدٌ رسولُ اللّٰہِ [صلی اللہ علیہ وسلم] بِمکّۃَ عامَ الفیلِ فی الیومِ الثانی عشَرَ من ربیعِ الاوّلِ المطابقِ التاسعَ والعِشرِیْنَ من شهرِ اَغُسْطُسَ سنۃِ ۵۷۰ م [سَبْعِیْنَ وخمس مائۃٍ] واصْطفاهُ اللّٰہُ لِلنُّبُوَّۃِ وَتبلیغِ رسالتِہٖ الی الناس لمّا بلَغَ [صلی اللہ علیہ وسلم] اَرْبَعِیْنَ، فَدَعا قومَہٗ اِلٰی دِیْنِ اللّٰہِ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ سنۃً، لٰکِنْ ما اٰمَنَ مِنْهُمْ اِلّا القلیلُ، بَلْ اٰذَوْہُ وَاَرادُوا قَتْلَہٗ فَهاجرَ بِاَمْرِ اللّٰہِ تعالیٰ الی المَدِیْنَۃِ وَوَصَلَ اِلَیْهَا لِسِتَّ عَشْرَۃَ خَلَتْ من شهرِ یُوْلِیُوْ سنۃِ ۶۲۱ م [احدٰی وعشرین وستّمائۃٍ] ومن هُنا بدءَتِ السَّنۃُ الهجریّۃُ، فَنصرَہُ اللّٰہُ تعالیٰ فی المدینۃِ، فاسْتأْصلَ شجرۃَ الکُفْرِ والضَّلالِ بأُصُولِهَا من جمیعِ العربِ، وسلَکَهُمْ فِیْ دِیْنٍ واحدٍ دِیْنِ الاِسْلامِ وجعل کَلِمَۃَ اللّٰہِ هِیَ العُلْیا فِیْ مُدَّۃِ عَشْرِ سِنِیْنَ، ثم تُوُفِّیَ قُرَّۃُ العَیْنِ بِیَوْمِ الاثْنَیْنِ الثّانی عشَرَ من ربیعِ الاوّلِ سنۃِ ۱۱ ھ [اِحدٰی عَشْرَۃَ من الهجرۃ] صلی اللہ علیہ وعلٰی اٰلِہٖ واصحابِہٖ واَتْباعِہٖ اجمعین (۲) اَعْدَدْتُ اُهْبَۃَ السَّفَرِ لِلْحِجازِ فِیْ غُرَّۃِ شهرِ ذی القَعْدَۃِ الحرامِ سنۃِ ۱۳۶۱ ھ

[اِحْدٰی وَسِتِّیْنَ وثلٰثمِئَةٍ والف مِن الهجرَةِ] وَوَصَلْتُ اِلٰی مَكَّةَ المعظَّمَةِ فی مُنْسَلَخِ ذٰلك الشهر واَدَّیتُ الحجّ تاسِعَ ذی الحِجَّةِ الحرام ومَكَثْتُ هُنَاكَ قلیلاً ثمّ خَرَجْتُ من مكةَ الی الْمَدِینَةِ لزیارةِ المسجدِ النَّبويّ وقبرِه [صلی الله علیه وسلم] اوّلَ المحرّمِ الحرامِ سنةِ ۱۳۶۲ ھ [سنة اثْنَتَیْنِ وسِتِّیْنَ وثلٰثمِئَةٍ بعدَ الْاَلْفِ] (۳) وصلنَا كتابُكُم العزیزُ المُؤَرَّخُ بیومِ الْاِثْنَیْنِ الثَّالثِ عشرَ من المحرّم الحرام سنة ۱۳۶۳ ھ الموافق ۱۰ ینایرَ سنةِ ۱۹۴٤ م وهُوجوابٌ لِرِسالَتِنَا الیكُم المؤرَّخَةِ بیوم الثّلٰثاء سلخ ذی الحِجّةِ الحرام سنة ۱۳۶۲ ھ (۴) عَمْرُو اَبْنُ العاصِ المُتَوَفّٰی سنة ٤۳[1] لِلهجْرَةِ هوالّذي فَتَحَ مِصْرَ فی السنةِ العِشْرِیْنَ فی خِلَافَةِ عُمَرَ الْفَارُوْقِ [رضي الله عنهما] (۵) وُلِدَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ [رضي الله عنهما] فی النِّصفِ من رمضانَ سنةِ ثلٰثٍ من الهجرةِ وهواَصَحُّ ماقِیْلَ فی وِلادَتِه (٦) الخلیفةُ الثاني عُمَرُ بْنُ الخطّابِ [رضي الله عنه] هواوّلُ خلیفةٍ دُعِيَ باميرِالمؤمنین ظهرالاسلامُ یومَ اِسلامِه ولذٰلك لُقِّبَ بالفاروق، كان عالما فقیهًا تقِیًّا لم یبلغ احدٌ فی العدل والعقل وتدبیرالممالك وحسن السّیاسةِ الی درجته

[1] الثالثةِ والاربعینَ یا ثلٰثٍ واربعینَ ۔

قال ابن مسعود: أَحسِبُ عُمَرَ قد ذهب بتسعة أعشار العلم،
ملأ العالَمَ بالامن والعدل، طعنهُ ابو لؤلؤة المجوسيّ بالمدينة
يوم الاربعاء لاربع بقين من ذي الحجة سنة ثلث وعشرين
ومات اول المحرم سنة ٢٤ ودُفِن بجانب قبر النبي صلى الله
عليه وسلم (۷) تُوُفِّيَ ابي [رحمه الله] بمكة المكرمة في
التاريخ الثاني عشر من ذي الحجة الحرام بعد الحج سنة ١٣٠٨م
[سنة ثمانٍ وثلثمئةٍ بعد الألف] حين كنتُ انا ابن عشرِ
سنين تقريبًا (۸) ابني الأكبر محمدٌ وُلِدَ صباح الجمعة
التاسع رمضان المطابق رابع عشر أغسطس ١٩١٣ م
(۹) يبتدئ فصل الربيع من احد وعشرين اذار [مارس]
والصيف من ٢١ حزيران [يونيو] والخريف من ٢١ ايلول
[سبتمبر] والشتاء من ٢١ كانون الاول [دسمبر] (١٠) اخبرتنا
الجرائد من لندن أنّ في الحرب العالمية منذ
سبتمبر ١٩٣٩ م الى سبتمبر ١٩٤٤ قد انهدمت البيوت
بالقنابل فوق اربعة مليونٍ [٤٠٠٠٠٠٠] في انكلترا وحدها
اما في روسيا وبلجيكا وفرانسا وايطاليا وبولندا ويونان
والمجر والمانيا وما عداها من ممالك اوروبا الراقية فلا

عَدَّ وَلَاحَدَّ۔ وَقِسْ عَلٰى هٰذَا أَيُّهَا التِّلْمِيْذُ النَّبِيْهُ هلاكَ مِئَاتِ الفِ
نُفُوْسِ المُحَارِبِيْنَ وغَيْرِ المُحَارِبِيْنَ فَنَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِ اللهِ

(۱۱) صُوْرَةُ دَعْوَةٍ لِعَقْدِ الزَّوَاجِ

الحمدُ للهِ عَلٰى نِعَمِهٖ وَبَعْدَ الاِتِّكَالِ عَلَيْهِ سُبْحَانَهٗ عَزَمْنَا عَلٰى عَقْدِ زَوَاجِ وَلَدِنَا رشيدٍ مع الآنِسَةِ "جميلة" كَرِيمَةِ الخواجا عبدالله الدهلوي في جُنَيْنَةِ الحَفَلَاتِ بشارِعِ محمّد علي يومَ الجمعةِ الواقِعِ في الرابعَ عَشَرَ من شهر ربيعِ الاوّلِ سَنَةَ ۱۳۶۳ھ بعدَ العَصْرِ فَنَرْجُوْ تشريفَكُمْ لَنَا وَلِلاِحْتِفَالِ بِوُجُوْدِكُمْ لَازِلْتُمْ مَظْهَرَ السُّرُوْرِ وَبَهْجَةَ الأَفْرَاحِ الدّاعي مُخْلِصُكُمْ فُلان

مشق اُردو سے عربی بناؤ نمبر ۷۵

(۱) میں نے آپ کو ایک خط بتاریخ ۲۰ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ لکھا ہے اُمید ہے کہ آپ کو مل گیا ہوگا (۲) آپ کا گرامی نامہ مؤرخہ یکشنبہ ۳ صفر المظفر ۱۳۶۳ھ مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۴۴ء ہمیں موصول ہوا (۳) تفسیر تبصیر الرحمٰن کے مصنّف حضرۃ مخدوم علی فقیہ مہائمی ہیں جن کی وفات بتاریخ ۸ جمادی الاُخریٰ ۸۳۵ھ ہوئی ہے (۴) میرا بڑا بھائی بتاریخ ۱۰ جنوری ۱۹۴۰ء ہندوستانی فوج میں داخل ہوا اور وہ افریقہ کی جنگ میں بھیجا گیا۔ پھر جب انگریزوں نے افریقہ فتح کر لیا تو وہاں سے بخیر و عافیت ۱۵ جون

۱۹۴۳ء کو واپس آگیا۔ پس اللہ کا شکر ہے (۵) میں انشاء اللہ پہلی تاریخ کو آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤنگا۔

شادی کا دعوت نامہ

(۶) بفضلہ تعالیٰ ہم آپ کو خوشخبری دیتے ہیں کہ ہمارے چھوٹے بھائی جلیل کی شادی سید بدران المدنی کی صاحبزادی آنسہ زہراء کے ساتھ قرار پائی ہے۔ محفلِ نکاح بتاریخ ۲۱ شعبان المعظم ۱۳۶۵ھ ہجری بنگ محمد باغ واقع محمد علی روڈ میں منعقد ہوگی۔ اُمید ہے کہ آپ اپنی تشریف آوری سے ہماری مسرت کو مکمل کر دینگے۔ والسلام آپ کا مخلص خلیل

اَجِبِ الاَسْئِلَةَ الآتِيَةَ بِالعَرَبِيَّةِ

(۱) متٰى وُلِدَ مُحَمَّدٌ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم ومتٰى تُوُفِّيَ ؟

(۲) متٰى توفي اميرُ المؤمنين عمرؓ ومَن جَرَحَه واين دُفِنَ ؟

(۳) هل تعلم تاريخ وفاة سيّدنا ابي بكرنِ الصّديق رضؓ ؟

(۴) من ايِّ تاريخ بدأت السّنة الهجريّة ؟

(۵) بَيِّنْ اسماء الشهور الشّمسيّة عند اهل الشام واهل مِصْرَ ؟

(۶) متٰى يبتدئ الربيع في مِصْرَ ؟

(۷) هل تعلم كَمْ من البيوت انهدمت في اِنكلترا في الحرب العالمية الماضيَة ؟

مكتوبٌ من أبٍ إلى ابنٍ له يُوَبِّخُهُ على نقصان درجات السُّلوك

ولدي العزيز سلامٌ عليك ورحمة الله وبركاته. قد جاءني من قِبَلِ رئيس المدرسة شهادة ثلاثة الأشهر الماضية، مشتملةً على ما تستحقه من الدرجات في تلك المدة. فرأيت أنّ درجاتِ شُغلِك جيّدةٌ مرضيّة، ولكن درجات سُلُوكِك قليلةٌ رديئة، لأنّها ثلاثٌ من عشرٍ فقط. ومن البديهيّ أنّ هذا أمرٌ هيهاتَ أن يَقعَ عندي مَوقِعَ الاستحسان. فإنّ العلوم التي تتلقاها وإن كانت ضروريّة، ليست بشيءٍ في جانب (بمقابلة) التهذيب. وإنّي بعد الاختبار الطويل والتجربة المديدة وقفت على أن لا فائدة في التعليم ما لم يقترِن بالتهذيب. لأنّ الإنسان لا يُعَدّ إنسانًا، فضلًا عن أن يُعَدّ مسلمًا إلّا إذا حسُنَت أخلاقه وكَمُلَتْ صفاته ويا للأسف! إنّ تهذيب الأخلاق في عصرنا هذا قد أصبح مَسكوتًا عنه في أكثر المدارس. ولذا يا بُنيّ لم أرسِلْك إلّا إلى المدرسة التي طار صِيتُها في حُسنِ التعليم والاعتناء بالآداب والتهذيب، لِتُصلِحَ نفسَك وتهذّبَ أخلاقَك. فإن أردت أن تُرضِيَني وتُزيلَ آثارَ سُخطِي فاجتهد حتى تنالَ دائمًا أعلى درجةٍ في السلوك، فإنّ هذا يُهِمّني أكثرَ من العلوم والسلام.

والدك عُبَيدُ الله

۱ دَرَجة سے مراد یہاں نمبر اور مارک ہے ۔ ۲ سلوک چلنا۔ چال چلن ۔ ۳ طرف ۔ ۴ گواہی۔ رپورٹ ۔ ۵ بدیہی ظاہر کھلی بات ۔ ۶ بعید ہے، ناممکن ہے ۔ ۷ آزمائش ۔ ۸ اِقتَرَنَ قرین اور متصل ہونا ۹ شائستگی۔ درست کرنا ۔ ۱۰ نہایت افسوس ہے ۔ ۱۱ سَکَتَ ؔ خاموش ہونا۔ اس سے خاموشی اور بے پروائی اختیار کی گئی ہے ۔ ۱۲ آوازہ ۔ ۱۳ توجہ دینا ۔ ۱۴ اَهَمَّ اہم سمجھنا ۔ ۱۵ اسی لئے ۔ ۱۵ اس سے بڑھکر یعنی چہ جائیکہ ۔

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالأَرْبَعُوْنَ

گھڑی کا وقت بتانے کا طریقہ

۱۔ جب سوال کرنا ہو "کتنے بجے ہیں؟" تو کہا جائیگا کَمِ السَّاعَةُ ؟ (السَّاعَةُ کَمْ؟ بھی بولتے ہیں) جواب میں السّاعة کو مبتدا اور عدد کو خبر بنائینگے۔ جیسا کہ ذیل میں لکھا جاتا ہے :۔

أَخْبِرْنِيْ مِنْ فَضْلِكَ كَمِ السَّاعَةُ الْآنَ ؟

السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ تَمَامًا
(ٹھیک ایک بجا ہے)

السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَعَشْرُ دَقَائِقَ
(ایک بج کر دس منٹ)

السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَرُبْعٌ
(سوا بجا ہے)

السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَنِصْفٌ
(ڈیڑھ بجا ہے)

السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَثَلَاثَةُ أَرْبَاعٍ یا السَّاعَةُ اثْنَتَانِ إِلَّا رُبْعًا
(ایک اور تین چوتھائی یعنی پونے دو یا پاؤ کم دو)

السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَثُلُثٌ یا السَّاعَةُ وَاحِدَةٌ وَعِشْرِيْنَ دَقِيْقَةً
(ایک اور تہائی یا ایک بجکر بیس منٹ)

تنبیہ ۱۔ ساعۃٌ گھڑی (وقت بتانے کا آلہ) کو بھی کہتے ہیں اور گھنٹہ (= ۶۰ منٹ) کو بھی۔ عام طور پر تھوڑے سے وقت کو بھی ساعۃ کہتے ہیں: تَوَقَّفْ ساعۃً (تھوڑی دیر ٹھہر جا)۔ قرآن مجید میں قیامت کے لئے بھی یہ لفظ آیا ہے: اقتربت السّاعَۃُ۔

منٹ کو دقیقۃ (ج دقائِقُ) اور سیکنڈ کو ثانیۃ (ج ثَوَانٍ یا الثَّوَانِيْ) کہا جاتا ہے۔

گھڑی کی سوئی کو عَقْرَبُ السّاعۃ یا اِبْرَۃُ السّاعۃ کہتے ہیں۔

۲۔ جب کہنا ہو کہ تو مدرسہ (یا کسی جگہ) کتنے بجے گیا تھا یا جاتا ہے یا جائیگا، تو جواب مختلف طور سے دیا جا سکتا ہے۔ مثلاً کہا جائے متٰی ذھبتَ یا تذھبُ الی المدرسۃ؟ تو جواب ہوگا ذَھبتُ یا اَذْھَبُ الی المدرسۃ ساعۃَ عشرٍ ونصفٍ یا اَلسّاعَۃَ العاشرۃَ والنصفَ یا فی الساعۃِ العاشرۃِ والنِّصْفِ (میں ساڑھے دس بجے مدرسہ گیا تھا یا جاتا ہوں یا جاؤنگا)۔

دن اور رات کے اوقات اور پہر بتانے کا طریقہ

۳۔ دن، رات، یا مختلف اوقات بتانا ہو تو ان کے نام پر نصب پڑھا جاتا ہے: صُمْتُ نَھَارًا (میں نے دن میں روزہ رکھا)۔ اَفْطَرْتُ لَیْلًا (میں نے رات میں افطار کیا)۔ اسی طرح جِئتُ صَباحًا، مَساءً، ضُحًی، ظُھْرًا، عِشاءً وغیرہ۔

لَیْل، نَہَار، صَباح اور مَساء پر فی لگا کر بھی بولا جاتا ہے:
فی اللَّیلِ والنَّھارِ۔

ظہر، عَصر، عشاء اور ضُحیً پر لفظ وَقْتَ یا عِنْدَ اکثر لگایا جاتا ہے: جاءنی اَخُوكَ وَقْتَ الظُّھْرِ یا عِنْدَ الظُّھْرِ۔

گزشتہ کل کو اَمْسِ (کبھی بِالْاَمْسِ) اور پرسوں کو اَوَّلَ اَمْسِ یا قَبْلَ اَمْسِ کہتے ہیں۔ آنے والے کل کو غَدًا اور پرسوں کو بَعْدَ غدٍ کہا جاتا ہے: اَتَیْتُكَ اَمْسِ واَوّلَ اَمسِ وسَاٰتِیكَ غدًا وبعدَ غدٍ (ان شاء الله تعالیٰ)

تنبیہ ۲۔ لفظ اَمْسِ کسرہ پر مبنی ہے۔ ہمیشہ ایک زیر سے پڑھا جائے گا۔

۴۔ بعض اوقات یوم اور لَیْلَة پر لفظ ذاتَ بڑھا دیا جاتا ہے: لَقِیتُ ذَاتَ یَوْمٍ اَوْ ذاتَ لَیْلَةٍ اَبَاكَ فِی المسجدِ (ایک روز یا ایک رات میں تیرے باپ سے مسجد میں ملا)۔ ذاتَ صَباحٍ اور ذاتَ مَساءٍ بھی مستعمل ہے۔

تنبیہ ۳۔ اوقات کے نام کو ظرف زمان کہتے ہیں۔ جب یہ منصوب پڑھے جائیں تو ترکیب میں انھیں مفعول فیہ کہا جاتا ہے۔ اس کا کچھ بیان سبق ۴۳ میں تم پڑھ چکے ہو تفصیل سبق ۶۲ میں آئیگی۔

عمر بتانے کا طریق

۵۔ جب دریافت کرنا ہو "تیری عمر کیا ہے؟" تو کہا جائیگا كَمْ سَنَةً عُمْرُكَ؟ (تیری عمر کتنے سال کی ہے؟) یا اِبْنُ كَمْ سَنَةً اَنْتَ؟ (تو کتنے سال کا بیٹا ہے؟) جواب ہوگا عُمْرِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً یا اَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً۔ کبھی لفظ سنة حذف کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں هُوَ ابْنُ عِشْرِيْنَ، (وہ بیس سال کا ہے) هِيَ بِنْتُ خَمْسِيْنَ (وہ عورت پچاس سال کی ہے)۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۴۵

اَجْمَلَ (۱) اچھا کام کرنا	حِفْظٌ (مصدر) حفاظت۔ نگہبانی
اَلْاَشُدُّ قوت۔ سِنِ بلوغ یعنی اٹھارہ اور تیس سال کے درمیان	رَوَاحٌ شام
اَفَاضَ (۱۔ي) بہانا۔ جاری رکھنا	سَوّٰى (۲۔ي) برابر کرنا۔ درست کرنا۔ بنانا۔ کرنا۔ (آج کل یہ لفظ مؤخر الذکر دو معنوں میں زیادہ مستعمل ہے)
تَعَشّٰى (۴۔ي) رات کا کھانا کھانا	صِغَرٌ چھٹپن۔ بچپن
تَغَدّٰى (۴۔و) صبح کا کھانا کھانا	عَاشَ (ض۔ي) زندہ رہنا
تَمَدّٰى (تَمَدَّدَ کو کبھی تَمَدّٰى بنا لیتے ہیں) دراز ہونا۔ لیٹ جانا	غُدُوٌّ صبح
تَمَشّٰى (۴۔ي) ٹہلنا۔ چلنا	كَلَّا ہرگز نہیں۔ خبردار
جَمْعًا اکٹھا	كَوَّنَ (۲) وجود میں لانا۔ بنانا
حَقَّقَ (۲) ثابت کرنا۔ تحقیق کرنا۔ کہنے کے مطابق کر دکھانا۔	

مَطَارٌ ہوائی جہازوں کا اڈا	مَحَطَّةُ الطَّيَّارَاتِ ہوائی جہازوں کا اڈا

مشق نمبر ۷۶

(۱) هَلْ عِنْدَكَ سَاعَةٌ يَا سَعِيد ؟	نَعَم يَا سَيِّدِي عِنْدِي سَاعَةٌ
(۲) الآنَ كَمِ السَّاعَةُ ؟	السَّاعَةُ عِنْدِي خَمْسٌ وَعَشْرُ دَقَائِقَ
(۳) فِي أَيِّ سَاعَةٍ خَرَجْتَ مِنَ البَيْتِ ؟	خَرَجْتُ السَّاعَةَ الخَامِسَةَ إِلَّا رُبْعًا
(۴) كَيْفَ تَعْرِفُ السَّاعَةَ وَ الدَّقِيقَةَ ؟	أَعْرِفُ السَّاعَةَ بِالعَقْرَبِ الصَّغِيرَةِ وَالدَّقِيقَةَ بِالكَبِيرَةِ
(۵) طَيِّبٌ ! وَهَلْ فِي سَاعَتِكَ إِبْرَةُ الثَّوَانِي ؟	نَعَم يَا سَيِّدِي فِيهَا إِبْرَةُ الثَّوَانِي
(۶) هَلْ تَعْلَمُ كَمْ ثَانِيَةً تُسَاوِي دَقِيقَةً ؟	سِتُّونَ ثَانِيَةً تُسَاوِي دَقِيقَةً
(۷) وَكَمْ دَقِيقَةً تُسَوِّي سَاعَةً ؟	سِتُّونَ دَقِيقَةً تُسَوِّي سَاعَةً
(۸) كَمْ مِنَ السَّاعَاتِ تَكُونُ لِلَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؟	أَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ سَاعَةً تَكُونُ لِلَّيْلِ وَالنَّهَارِ
(۹) هَلْ يَسْتَوِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ دَائِمًا ؟	كَلَّا ! لَيْسَ كَذٰلِكَ بَلْ يَكُونُ النَّهَارُ أَطْوَلَ فِي الصَّيْفِ وَاللَّيْلُ أَطْوَلَ فِي الشِّتَاءِ

سوال	جواب
(۱۰) اَحْسَنْتَ! شُفْ[۱] کم الساعةُ الآن یا بُنَیَّ[۲]؟	یاسَیِّدِي الآنَ الساعةُ خمسٌ وعشرون دقیقةً
(۱۱) اَحْسَنْتَ! وهل تتذکر کم سنةً عمرُكَ؟	نعم! عمري الیوم اربع عشرة سنة وستة اشهر وبضعة ایام
(۱۲) هل بلغ اخوك الکبیر اَشُدَّهُ؟	نعم! هو (ماشاء الله) فی السنةِ العشرین الیومَ
(۱۳) وکم سنةً عمرُ اُختك الصُّغرٰی؟	یا سیّدي! فی الشهر الآتي هي تبلغ التسع من السنین
(۱۴) وهل بلغتْ کریمةُ عمّك حَسَنْ باشا عشرَ سَنَوَاتٍ؟	اظن اَنَّها لم تبلغ عشراً بل هی فی السنة التاسعة الی الآنِ
(۱۵) احسنت واَجْمَلْتَ! بارك الله فیك	وانت یا اُستاذی الشفیقَ ادام الله فُیُوضَكَ
(۱۶) یا سعید! انی سُرِرْتُ بفهمك فی صِغَرِكَ وارجو انّك اذا بلغت اَشُدَّكَ ستکون شابًّا نافعًا للقوم	آمین! حقّق الله رجاءكَ وجعلني خادما للاسلام والمسلمینَ.

[۱] شُفْ (دیکھ) امر، شَافَ یَشُوْفُ (= دیکھنا) سے ۔ [۲] میرے پیارے بیٹے ۔

مشق نمبر ۷۷

(۱) رکِبْنا طائرةً من مطار بمبائی صباحًا بعدَ[1] ما صلّینا الفجر واکلنا الفطور وشربنا الشّای وطارت الطیارة ساعةَ سبعٍ وعشرِ دقائقَ وما برِحَتْ تطیرحتی بلغت محطةَ الطیارات في دهلي ساعة اثْنَتَي عشرة تمامًا فنزلنا من الطیارة وادّینا الاُمورَ اللازمةَ في ساعة واحدة وربع، ثمّ تغدّینا وتمدّدنا قلیلاً للاستراحة ثمّ صلّینا الظّهرَ والعصرَ جمعًا ثمّ رجعنا من دهلي في نفس تلك الطّیارة [اُسی طیارے میں] ساعة ثلثٍ ونصفٍ فوَصَلْنا الی منزلنا ساعَةَ ثمانٍ ونصفٍ، فصَلّینا المغرب والعشاء جمعًا واکلنا العَشَاءَ [وتَعَشَّیْنَا] وتَمَشَّینا قلیلاً ثُمّ عُدْنا الی حجرة النوم فسُبْحَان الذي سَخّرلنا البحرَ والبَرق والرّیاحَ ویُفِیْضُ علینا من نِعَمَائه دائما بالغدوّ والرَّوَاح (۲) یکون طُلوع الشمس في الیوم السابع والعشرین من سبتمبر الساعة ٥ و٥٠ دقیقةً [الساعة الخامسَة وخمسینَ دقیقةً] والغروبُ الساعة ٦ و٥٦ دقیقةً (۳) طلعت الشمسُ الیومَ ساعةَ ستٍ ونصفٍ

---

[1] بعد اس کے کہ ہم نے فجر کی نماز پڑھ لی یعنی فجر کی نماز پڑھنے اور ناشتہ کھانے اور چاء پینے کے بعد اس جملے میں مَا مصدریہ ہے۔ جس سے فعل میں مصدری معنی پیدا ہو جاتے ہیں (دیکھو سبق ۵۰-۵)۔

وَغَرَبَتْ ساعة سَبْعٍ واثنتين وَأربعين دَقِيقَةً (۴) كان عِندِي شابٌّ لَمْ يَبْلُغْ مِنَ العُمرِ اكثر من سبع عشرة سنةً (۵) عُمْرُ أخِي الأكبر خمسٌ وعشرونَ سنةً وأحدَ عشرَ شهراً ويبلغُ في أواسطِ رمضانَ الآتِي سِتًّا وعشرين ان شاء الله تعالى (۶) هذا الغلام ابنُ عشرِ سنين وتلك اخته الكبيرة بنتُ خمسٍ وعشرين (۷) ماتَتْ جَدَّتُهُ [رحمها الله تعالى] في أواخرِ السنة الماضية ولها من العُمر مائة سنةٍ ونَيِّفٌ (۸) عاش جَدِّي قرناً كامِلاً وتُوُفِّيَ [رحمه الله تعالى] في السنة الماضِية في رَجَبَ ولَهُ مِنَ العمرِ مِائَةٌ وعشرون سنة (۹) قدم القائد الاعظم محمّد علي جناح الى دهلي اوّلَ امس لِيَشْتَمِلَ المجلس الشُّورى فاستقبله المسلمون استقبالاً عظيماً (۱۰) سنسافرُ من بمبائى غداً اَوْ بعد غدٍ اِنْ شاءَ اللهُ تعالى ۔

مشق اُردو سے عربی بناؤ نمبر ۷۸

(۱) آؤ حمید! کہاں جارہے ہو؟	مدرسہ جاتا ہوں
(۲) کیا تمہارے پاس گھڑی ہے؟	جی ہاں! میرے پاس گھڑی ہے
(۳) اس وقت کے بجے ہیں؟	میری گھڑی میں اس وقت سوا دس بجے ہیں
(۴) مدرسہ کتنے بجے کھلتا ہے[1]؟	بھائی! مدرسہ ساڑھے دس بجے کھلتا ہے

[1] یعنی کھولا جاتا ہے = تُفْتَحُ ۔

سوال	جواب
(۵) اور کب بندہوتا ہے[۱]؟	مدرسہ بارہ بجکر چالیس منٹ پر بندہوتا ہے
(۶) تم گھر سے کتنے بجے نکلے تھے؟	میں تو پونے دس بجے نکلا تھا
(۷) تم جانتے ہو ایک گھنٹہ کتنے منٹ کا ہوتا ہے؟	جی ہاں! ایک گھنٹہ ساٹھ منٹ کا ہوتا ہے
(۸) گھڑی میں گھنٹہ اور منٹ کس طرح پہچانتے ہو؟	بڑی سوئی سے منٹ سمجھ لیتا ہوں اور چھوٹی سے گھنٹہ
(۹) شام کا کھانا کب کھاتے ہو؟	ہم شام کا کھانا مغرب بعد آٹھ بجے کھاتے ہیں
(۱۰) اور سوتے کب ہو؟	میں عشا کے بعد ساڑھے نو بجے سوتا ہوں
(۱۱) تمھارے والد پرسوں کہاں گئے اور کب واپس آئینگے؟	وہ حیدرآباد گئے ہیں اور کل یا پرسوں واپس آجائینگے انشاء اللہ
(۱۲) تمھیں معلوم ہے تمھاری عمر کیا ہے؟	جی ہاں! میں جانتا ہوں میری عمر دس سال اور تین مہینے کی ہے
(۱۳) اور تمھارا چھوٹا بھائی کے سال کا ہے؟	وہ ابھی آٹھ سال اور چھ ماہ کا ہے
(۱۴) شاباش! تم بہت سمجھدار لڑکے معلوم ہوتے ہو	اللہ تعالیٰ ایسا ہی کرے۔ اب میں اجازت چاہتا ہوں۔
(۱۵) اچھا امانِ خدا میں	آپ بھی اسی کی حفاظت میں۔

[۱] یعنی بند کیا جاتا ہے = تُغْلَقُ

مكتوبٌ مِن ابنٍ الى أبيهِ في الإستعذار[عہ]

وَالِدِي السَّيِّدَ المحترمَ

اَلسلام عليكم ورحمة الله وبركاته - وبعد اداءِ ما فُرِضَ عليّ من الخضوع[1] والاحترام اَعْرِضُ يا مولاي اَنّه قد اتاني كتابكَ العزيز المؤرخ بيوم الاربعاء الرابع عشرَ من شهر شعبان المعظم سنة ١٣٦٤ھ على حينِ غفلةٍ، وحالَما[2] فضضته استروحت[3] من طَيِّه[4] ريحَ العتاب - فشرعت في قراءته بين الرّجاء والخوف - واذا بوميض[5] السُّخط يلمع من خِلالِ[6] عباراتِهِ - فراعني[7] هول ذاك الموقف[8] الرهيب وسَالتْ مَدامِعي[9] نَدَمًا، لا لِكَوْني اَهملتُ بعضَ الواجبات بَل لِاَنِّي اسخطتُ[10] والدي الحَنُونَ[11] - فلذا اقبلتُ على نفسي اَلُومُها لما اَلبَسَتْنيهِ[عہ] لَدَيْكَ من رِداءِ[12] الخَجَل - ولكن اَمَلِي يا سيّدي مِنكَ اَنَّكَ تَغفِرلِي هٰذهِ الهفوة، لِما تراني من شدّة النَّدامَةِ عليهِ - وهَا اَنَا ذا[13] طالبٌ دُعاءَكَ الصَّالِحَ -

ولِلّٰه علَيَّ عهدٌ[14] اَنّك لا تَرٰى مِنّي بعدها اِلّا ما يَسُرُّك بِمَنِّه وكرمِهٖ

وَلدُكَ الخادِمُ عبد الرحمٰن

---

[1] انکساری + [2] حالَمَا جونہی + [3] اِسْتَرْوَحَ سونگھنا + [4] طَیّ تہ - گھڑی + [5] وَمِیض شرارہ - چمک + [6] درمیان - درز + [7] راعَ (یَرُوعُ) ہیبت میں ڈالنا + [8] موقف مقام رَهیب خوفناک + [9] مدامع جمع ہے مَدْمَعٌ کی یعنی آنسو کے چشمے + [10] اَسْخَطَ غصہ دلایا + [11] حَنُون بہت برا محبت کرنے والا + [12] رِداءٌ چادر + [13] ها انا ذا "یہ میں ہوں" محاورہ ہے + [14] الله کے لئے مجھ پر عہد ہے - یعنی اللہ تعالیٰ کو درمیان میں ڈال کر میں عہد کرتا ہوں + * اِذا اس جگہ مفاجات کیلئے ہے یعنی ناگہاں کے معنی میں ہے +

عہ لَدَي نزدیک - لَدَیْكَ تیرے پاس + عہ عذر خواہی + عہ ضمیر راجع ہے ما موصول کی طرف ج ا

الدَّرْسُ التَّاسِعُ وَالأَرْبَعُونَ

الحروف

۱۔ حرف بظاہر اس قدر حقیر اور کمزور کلمہ ہے جو خود اپنے معنیٰ بھی اس وقت تک نہیں بتلا سکتا جب تک کہ اسے اسم یا فعل کا سہارا نہ ملے۔ لیکن اسم و فعل سے ملاپ ہونے کے بعد اس میں اتنی طاقت آجاتی ہے کہ بہتیرے افعال کے معنوں میں اُلٹ پلٹ کر دیتا ہے۔ پھر ضروری بھی اتنا ہے کہ اس کے بغیر اسم اور فعل بھی الگ الگ بیکار سے بکھرے ہوئے پڑے رہتے ہیں۔ اس لئے اس حقیر چیز کی جانب خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے ؛

۲۔ وہ حروف جو معنیٰ دار الفاظ ہیں حروف المعاني کہلاتے ہیں اور حروف الهجاء (ا، ب، ت وغیرہ) جن سے الفاظ بنائے جاتے ہیں حروف المباني (بُنیادی حروف) کہلاتے ہیں ؛ اس سبق میں صرف حروف المعانی سے بحث ہوگی۔

۳۔ حروف المعاني سب مبني ہوتے ہیں۔ ان کی تعداد عربی میں اسّی سے زیادہ نہیں ہے ؛

۴۔ بعض حروف ایسے ہیں جو اسم اور فعل کے اعراب میں عمل دخل رکھتے ہیں۔ انھیں حروف عاملہ کہتے ہیں۔ اور جو اسم و فعل کے اعراب پر اثر انداز نہیں ہوتے انھیں حروف غیر عاملہ کہتے ہیں ؛

۵ ۔ حروف عاملہ کے اقسام حسب ذیل ہیں :۔

(الف) حروف الجر یا حروف الجارّہ (زیر دینے والے حروف)

یہ سترہ حروف ہیں جو اسم کو جر دیتے ہیں ۔ ذیل کے شعر میں جمع کردئے گئے ہیں :۔

بَا ، تَا ، کَاف ، لَام ، وَاو ، مُنْذُ ، مُذْ ، خَلَا
رُبَّ ، حَاشَا ، مِنْ ، عَدَا ، فِيْ ، عَنْ ، عَلٰى ، حَتّٰى ، اِلٰى

(۱) بِ ("سے ، میں ، پر ، سبب ، ساتھ ، قسم وغیرہ") کئی معنوں کے لئے آتا ہے : كَتَبْنَا بِالْقَلَمِ ، طُبِعَ الْكِتَابُ بِمِصْرَ ، اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ، فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِظُلْمِهِمْ[1] ، بِاللّٰهِ (اللہ کی قسم)

بِ زائد بھی ہوتا ہے : اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ[2]

تعدیہ یعنی فعل لازم کو متعدّی بنانے کے لئے بھی آتا ہے : ذهب حامد بكتابي (حامد میری کتاب لے گیا) ، ذهب کے معنی ہیں "گیا" اس کے بعد بِ لگانے سے "لے جانے" کے معنی پیدا ہوگئے ۔

(۲) تَ قسم کے لئے آتا ہے جو لفظ اللہ کے ساتھ مخصوص ہے : تَاللّٰهِ لقد اٰثرك الله علينا[3] ۔

(۳) كَ تشبیہ کے لئے : العلمُ كالنّورِ (علم روشنی کی مانند ہے) ۔

---

[1] تو اللہ نے ان کے ظلم کے سبب انہیں گرفتار کرلیا ۔ [2] کیا اللہ اپنے بندے کو بچانے والا نہیں ہے ؟ ۔
[3] اللہ کی قسم ! اللہ نے تجھے ہم پر برتری بخشی ہے ۔

(۴) *لِ یا لَ (واسطے، طرف، وقت، کو، کا، کے، کی): لِلّٰہِ، وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالاَرْضَ، قُوْمُوْا لِقُدُوْمِ الْاُسْتَاذِ، قُلْتُ لِزَیْدٍ، ھٰذَا الکتاب لِخَالِدٍ، ضمیر پر لام مفتوح ہوتا ہے: لَہٗ، لَکُمْ +

(۵) وَ قسم کے لئے: وَاللّٰہِ، وَرَبِّ الکَعْبَۃِ، وَالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ، کبھی واو رُبَّ کے معنی میں آتا ہے یعنی "بہتیرے" یا "بعض"۔ اس کو واوِ رُبَّ کہتے ہیں: وَبَلْدَۃٍ لیس بِہا اَنِیْسٌ + اِلَّا الْیَعَافِیْرُ وَاِلَّا العِیْسُ

تنبیہ:۔ واو عاطفہ (بمعنی اور) کثیر الاستعمال گروہ غیر عاملہ ہے +

(۶) رُبَّ (بعض، بہتیرے) اس کے بعد عموماً نکرہ موصوفہ آیا کرتا ہے: رُبَّ رَجُلٍ کَرِیْمٍ لَقِیْتُہٗ (بہتیرے شریف آدمیوں سے میں نے ملاقات کی) + کبھی نکرہ غیر موصوفہ بھی آتا ہے: رُبَّ اِشَارَۃٍ اَبْلَغُ مِنَ العِبَارَۃِ

(۷ و ۸) مُذْ اور مُنْذُ (سے) یہ دونوں لفظ عرصہ بتانے کیلئے آتے ہیں: مَا رَاَیْتُہٗ مُذْ یا مُنْذُ یَوْمِ الجُمُعَۃِ (میں نے اسے جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا) +

(۹) مِنْ (سے، میں سے، بعض، بسبب) سِرْتُ مِنْ بمبائی الٰی کلکتہ (میں نے بمبئی سے کلکتہ تک سیر کی)، خُذْ مِنَ الصُّنْدُوْقِ مَا شِئْتَ (تو جو چاہے صندوق میں سے لے لے)، فَمِنْکُمْ کَافِرٌ وَمِنْکُمْ مُؤْمِنٌ، یعنی بعضکم

لہ میں نے پھیرا اپنا رُخ اس ذات کی طرف جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا + لہ استاد کے آنے کے وقت کھڑے ہو جایا کرو + لہ میں نے زید کو کہا + لہ یہ کتاب خالد کی ہے + لہ بہتیرے شہر ہیں جن میں کوئی انیس (غمخوار) نہیں ہے بجز ہرنوں اور بھورے اونٹوں کے + لہ بعض اشارے عبارت سے زیادہ بلیغ ہوتے ہیں +

* لام قسم کے لئے بھی آتا ہے: لِلّٰہِ (قسم اللہ کی) کبھی مفتوح ہوتا ہے، لَعَمْرُکَ (قسم تیری زندگی کی) یہاں لام جارہ نہیں ہے +

کافرٌ وبعضکم مؤمنٌ ۔ مِمَّا[1] (= مِنْ مَا) خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا (وہ اپنی خطاؤں کے سبب غرق کردیے گئے)

مِنْ زائدہ بھی ہوتا ہے۔ اکثر نفی اور استفہام کے بعد زائد ہوتا ہے: ما لَنَا[5] مِن شفيعٍ ۔ هَل لكم مِنْ نَصِيرٍ؟

(۱۰) فِي (میں، بارے میں، بہ سبب) الكتابُ فِي الدُّرْجِ[2] ۔ تكلّم زَيدٌ في أَخِيهِ (زید نے اپنے بھائی کے متعلق گفتگو کی)۔ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ النَّارَ في هِرَّةٍ (ایک عورت ایک بلی کے سبب دوزخ میں داخل ہوئی)۔

(۱۱) عَنْ (سے ۔ طرف سے) خَرَجْتُ عَنِ الْبَلَدِ ۔ أَعْطَيْتُهُ الدَّرَاهِمَ عَنْ زَيْدٍ ۔ رُوِيَ الْحَدِيثُ عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ۔

(۱۲) عَلَى (پر ۔ باوجود) اِجْلِسْ عَلَى الْكُرْسِيِّ ۔ إِنَّ رَبَّكَ لَذُو مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلَى ظُلْمِهِمْ (بیشک تیرا رب لوگوں کے لیے صاحبِ مغفرت ہے باوجود ان کے ظلم یعنی گناہ کے)۔

(۱۳) إِلَى (تک ۔ طرف) سافرتُ من الهند الى مكّةَ ۔ توجّهتُ الى الكعبة۔

(۱۴) حَتَّى (تک ۔ یہاں تک کہ ۔ تاکہ) حتّى مَطْلَعِ الفجرِ، قَدِمَ الحَاجُّ[3] حتّى المُشَاةُ[4] (حاجی لوگ آگئے یہاں تک کہ پیدل چلنے والے بھی)۔

---

[1] مِمّا میں مَا زائدہ ہے۔ [2] دُرْجٌ (ج أَدْرَاجٌ) میز کا خانہ۔ [3] یہاں حاج جمع کے معنی میں آیا ہے۔ [4] مُشَاةٌ جمع ہے ماشٍ کی یعنی پیدل چلنے والا۔ [5] ہمارے لئے کوئی سفارش کرنے والا نہیں ہے۔

تنبیہ ۲۔ دوسرے اور تیسرے معنوں میں زیادہ تر فعل پر داخل ہوتا ہے اس وقت جارّہ نہیں ہوگا۔ بلکہ اس وقت فعل مضارع کو نصب دیتا ہے: قِفْ هٰهُنَا حَتّٰى اُصَلِّيَ (یہاں ٹھہر تاکہ یا یہاں تک کہ میں نماز پڑھ لوں)

(۱۵، ۱۶، ۱۷) حاشا، خَلَا، عَدَا (اِن تینوں کے معنی ہیں "سوا")

یہ تینوں استثنا (دیکھو سبق ۴۳-۸) کے لئے استعمال ہوتے ہیں: جَاءَ القوم خَلَا زیدٍ۔ حَاشَا زیدٍ۔ عَدَا زیدٍ (زید کے سوا سب لوگ آگئے)

(ب) الحروف المُشَبَّهَةُ بِالْفعل (فعل سے مشابہت رکھنے والے حروف) اِنَّ، اَنَّ، كَاَنَّ، لٰكِنَّ، لَيْتَ اور لَعَلَّ۔ یہ چھ حروف اِنَّ اور اس کے اَخَوَات بھی کہلاتے ہیں (دیکھو سبق ۳۷) اور حرُوف مشبّہ بالفعل بھی کہلاتے ہیں کیونکہ بعض باتوں میں فعل سے مشابہت رکھتے ہیں فعل کی مانند یہ بھی ثُلاثي اور رباعي ہوتے ہیں۔ آخر میں ان پر بھی فتحہ آتا ہے۔ اِنَّ اور اَنَّ تو فِرَّ اور فَرَّ سے بالکل مشابہ ہیں۔ لَيْتَ بالکل لَيْسَ کے جیسا ہے +

تم نے سبق ۲۵ اور ۳۷ میں پڑھا ہے کہ یہ حروف جملہ اسمیہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو نصب دیتے ہیں +

(۱) اِنَّ ہمیشہ صدرِ کلام میں (کلام کے شروع میں) آتا ہے: اِنَّ

رَبَّكَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔ مگر قَالَ اور اس کے مشتقات کے بعد کلام کے درمیان آجاتا ہے: قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ[1]۔ قَالَ کے بعد اَنَّ مفتوحہ کبھی نہیں آتا یہ خاص طور پر یاد رکھنے کی بات ہے۔

عَلِمَ اور شَهِدَ کے بعد عموماً اَنَّ مفتوحہ آیا کرتا ہے لیکن خاص مقامات میں اِنَّ مکسورہ بھی آجاتا ہے: وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ[2] وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ[3]

تنبیہ ۳۔ اِنَّ کی وجہ سے جملہ اسمیہ کے معنی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی صرف کلام میں زور پیدا ہوجاتا ہے: اِنَّ زَيْدًا حَاضِرٌ کے معنی وہی ہیں جو زَيْدٌ حَاضِرٌ کے معنی ہیں۔

(۲) اَنَّ مفتوحہ صدرِ کلام میں نہیں آسکتا۔ بلکہ جملہ کے درمیان میں ہی آسکتا ہے: سَمِعْتُ اَنَّ زَيْدًا شُجَاعٌ (= سَمِعْتُ شَجَاعَةَ زَيْدٍ) لفظی معنی ہیں: "میں نے سُنا کہ زید بہادر ہے" مطلب یہ ہوا کہ "میں نے زید کی بہادری سُنی"۔ اِس سے معلوم ہوا کہ اَنَّ جملۂ اسمیہ پر داخل ہوکر اُسے مصدری معنی میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اسے مصدرٌ مُأَوَّلٌ (تاویل کیا ہوا مصدر) کہتے ہیں۔ ترکیب میں یہ مصدر مأوّل سَمِعْتُ کا مفعول ہے۔ بعض جملوں

---

[1] اس نے (موسیٰ نے) کہا کہ بیشک وہ (اللہ) فرماتا ہے کہ وہ (گائے) زرد رنگ کی ہے یعنی ہونی چاہئے۔
[2] اور اللہ جانتا ہے کہ تو (اے محمدؐ) اس کا پیغامبر ہے۔ [3] اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین جھوٹ بول رہے ہیں، یعنی آپ کی رسالت کی گواہی دل سے نہیں دے رہے ہیں۔

میں یہ مصدر فاعل ہوگا: سَرَّنِيْ اَنَّكَ شُجَاعٌ (= سَرَّنِيْ شُجَاعَتُكَ) [1]
اس میں شجَاعتُكَ فاعل واقع ہوا ہے۔

تنبیہ ۴۔ اس جگہ ایک نحوی معمّٰی بھی پیش کردیا جاتا ہے جو معلومات اور دلچسپی سے خالی نہ ہوگا:

اَنَّ زَيْدٌ كَرِيْمٍ

اس جملے میں تمھیں کئی مغالطے نظر آئینگے۔ اوّل یہ کہ جملے کے شروع میں اَنَّ مفتوحہ آگیا ہے۔ دوم یہ کہ اَنَّ کے بعد اسم کو نصب پڑھنا چاہئے مگر یہاں رفع ہے۔ سوم یہ کہ کریم کو رفع کی بجائے جر آیا ہے۔

اس کا حل یہ ہے کہ اَنَّ یہاں حرف نہیں ہے۔ بلکہ فَرَّ کی مانند فعل ماضي ہے، دراصل اَنَنَ (آواز نکالنا) [3] ہے۔ زَيْدٌ اس کا فاعل ہے اس لئے مرفوع ہے۔ كَرِيْمٍ میں كَ حرف جرّ ہے اور رِيْمٍ (ہرن) مجرور ہے۔ معنی ہوئے "زید نے ہرن کی مانند آواز نکالی"۔

یاد رکھو کہ کبھی اِنَّ اور اَنَّ کو مخفّف (ساکن) کرکے اِنْ اور اَنْ بولتے ہیں۔ اس وقت اِنْ شرطیہ اور اِنْ نافیہ سے اِنْ مخفّفہ کو ممتاز کرنے کے لئے خبر پر لام تاکید (لَ) لگا دیا جاتا ہے۔ اس وقت کبھی وہ اپنے اسم کو نصب دیتا ہے کبھی بے عمل کردیا جاتا ہے: اِنْ زَيْدٌ یا زَيْدًا لَعَالِمٌ [2]،

---

[1] مجھے تیری بہادری نے مسرور کردیا۔ [2] بیشک زید عالم ہے۔ [3] کراہنے کی آواز نکالنا۔

لیکن اَنْ مخففہ کا عمل کہیں ظاہر نہیں ہوتا۔ عَلِمْتُ اَنْ زَیدٌ عَالِمٌ[1]۔ اَنْ کی خبر پر لام نہیں لگایا جاتا۔

اِنَّ اور اَنَّ ہمیشہ اسم پر داخل ہوتے ہیں۔ مگر تخفیف کے بعد فعل پر بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ اِنْ مخففہ اکثر کَانَ اور ظَنَّ اور ان کے مشتقات پر داخل ہوتا ہے: اِنْ کَانَتْ لَکَبِیرَةً[2] اور اِنْ نَظُنُّكَ لَمِنَ الْكَاذِبِیْنَ[3]۔ دیکھو خبر پر لام تاکید لگا ہوا ہے۔ اَنْ مخففہ کے بعد فعل مضارع پر سین یا سَوْفَ اور ماضی پر قد لگا دیا جاتا ہے۔ تاکہ اَنْ ناصبۃ الفعل سے ممتاز ہو جائے: عَلِمَ اَنْ سَیَکُوْنُ مِنْکُمْ مَرْضٰی[4]۔ لِیَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسَالاتِ رَبِّهِمْ[5]۔

وَاعْلَمْ فَعِلْمُ الْمَرْءِ ینفعه[6] + اَنْ سَوْفَ یَاْتِیْ کُلُّ مَا قُدِرَا

(۳) کَاَنَّ (گویا کہ) تشبیہ کے لئے آتا ہے: کَاَنَّ هٰذَا الْکَلْبَ اَسَدٌ[7]

تنبیہ ۵۔ کَاَنَّ بھی مخفف ہوتا ہے۔ اس وقت اکثر فعل منفی بِلَمْ پر داخل ہوتا ہے: کَاَنْ لَمْ یَرَهُ اَحَدٌ[8]+

---

[1] میں نے جانا کہ زید عالم ہے + [2] بیشک وہ ضرور ایک بوجھل چیز تھی + [3] بیشک ہم تجھے جھوٹوں میں شمار کرتے ہیں + [4] اس نے جان لیا کہ تم میں سے بعض بیمار ہونگے + [5] تاکہ وہ جان لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دئے ہیں + [6] اور جان لے (کیونکہ آدمی کا علم اسے فائدہ دیتا ہے) کہ عنقریب وہ سب (سامنے) آجائیگا جو مقدر کیا گیا ہے۔ اس شعر میں "فعلم المرء ینفعه" جملہ معترضہ ہے اِعْلَمْ کا فاعل تو اس میں ضمیر انت کی مستتر ہے۔ اَنْ سَوْفَ سے آخر تک کا جملہ اِعْلَمْ کا مفعول ہے قُدِرَا میں الف زائد ہے شعر میں یہ بات جائز ہے + [7] گویا کہ یہ کتا ایک شیر ہے + [8] گویا کہ اسے کسی نے نہیں دیکھا +

(۴) لَعَلَّ (شاید۔ اُمید کہ) ترجّی یعنی امید کے لئے آتا ہے: لَعَلَّ ابْنَكَ تَقِيٌّ (اُمید کہ تیرا لڑکا پرہیزگار ہے)۔

(۵) لَيْتَ (کاش کہ) تمنّی یعنی آرزو کے لئے آتا ہے:

(شعر) اَلَا لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُودُ يَوْمًا ✦ فَاُخْبِرَهٗ بِمَا فَعَلَ الْمَشِيْبُ[1]

(۶) لٰكِنَّ (لیکن) استدراك کے لئے آتا ہے۔ یعنی پہلی بات سے سامع کے دل میں جو وہم پیدا ہو جاتا ہے اسے دور کرنے کے لئے: جاءَ الحاجُّ لٰكِنَّ اَبَاكَ ما جاءَ۔ جاءَ الحاجُّ کہنے سے خیال ہوتا تھا کہ اس کا باپ بھی آگیا ہے لٰكِنَّ الخ کہنے سے وہ خیال جاتا رہا ✦

تنبیہ ۶۔ لٰكِنَّ بھی مخفف ہوتا ہے۔ اس وقت فعل پر بھی داخل ہوتا ہے اور غیر عاملہ ہو جاتا ہے: اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ (سنو! بیشک وہی فسادی ہیں لیکن وہ (اپنے اس گناہ کا بھی) احساس نہیں رکھتے ✦

(ج) حروف النفي مَا، لَا اور لَاتَ

مَا اور لَا کبھی کبھی لَيْسَ کی مانند اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں: ماهٰذا بشرًا، لارجلٌ افضلَ منكَ۔ لیکن اکثر یہ دونوں حرف غیر عاملہ ہوتے ہیں

[1] سنو! کاش کہ جوانی کسی روز واپس آجاتی تو بڑھاپے نے جو کچھ [سلوک] کیا ہے میں اسے اس کی خبر دے دیتا۔ اس عبارت میں شباب لیت کا اسم ہے اور یعود یومًا کا جملہ اس کی خبر ہے فاخبرَ تمنّی کے جواب میں آیا ہے اس لئے منصوب ہے۔ آئندہ نصب الفعل کے بیان میں اس کی تفصیل آئیگی ✦

کبھی لا پر ت بڑھا کر لَاتَ بولتے ہیں اس کا عمل بھی وہی ہوتا ہے :
لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ۔ اس میں اسم محذوف ہے۔ اور حِیْنَ خبر ہے جس کو نصب دیا گیا ہے۔ اصل میں ہے لاتَ الحِینُ حِیْنَ مَنَاصٍ (یہ وقت چھٹکارے کا وقت نہیں ہے)۔

تنبیہ ۷۔ تم نے سبق ۴۰-۴۳، ۴۴ میں پڑھا ہے کہ لَمْ، لَمَّا اور لَنْ سے بھی نفی کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ مگر وہ فعل مضارع کے ساتھ مخصوص ہیں اور اگلے سبق میں پڑھو گے کہ اِنْ بھی کبھی حرف نفی ہوتا ہے۔

تنبیہ ۸۔ لَا تو ہمیشہ حرف نفی رہتا ہے۔ لیکن مَا اکثر اوقات اسم بھی سمجھا جاتا ہے۔ اس وقت اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں۔ مَا استفہامیہ (کیا چیز۔ دیکھو درس ۱۳) مَا موصولہ (جو کچھ۔ دیکھو درس ۳۲) مَا ظرفیہ (جب تک۔ دیکھو درس ۳۷) ایک مَا مصدریہ بھی ہوتا ہے جسے حروف میں شمار کیا جاتا ہے (دیکھو اگلے سبق میں فقرہ ۵)۔

(د) لَا لِنَفْیِ الْجِنْسِ (جنس کی نفی کرنے کے لئے) یہ لا صرف اسم نکرہ پر داخل ہوتا ہے اور اس کو نصب دیتا ہے : لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ (گھر میں کوئی بھی آدمی نہیں ہے)، لَا خَیْرَ فِی مَالِ الْبَخِیلِ لِنَفْسِہٖ[1]، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ[2]۔

[1] بخیل کے مال میں خود اس کے لئے کسی قسم کی بھلائی نہیں ہے۔ [2] کوئی طاقت نہیں اور کوئی قوت نہیں مگر اللہ کے ذریعے۔

(ھ) حروف النِّدَاء (پکارنے کے حروف) یَا، أَیَا، ھَیَا، اَیْ اور أ

اِن حروف کے بعد اگر اسم مفرد (غیر مضاف) ہو، تو اس پر ضمّہ پڑھا جاتا ہے: یا زیدُ، یا رجلُ۔ اگر اسم مضاف واقع ہو تو اسے نصب پڑھا جاتا ہے: یا عبدَ اللهِ۔ کبھی غیر معیّن شخص کو پکارا جاتا ہے۔ اس وقت بھی منادٰی کو نصب پڑھا جاتا ہے مثلاً اندھا پکارے یا رجُلًا خُذْ بِیَدِيْ (اے کوئی آدمی میرا ہاتھ پکڑ لے)۔

حروف ندا میں یَا کثیر الاستعمال ہے جو منادٰی قریب و بعید دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اَیَا اور ھَیَا بعید کے لئے اور اَيْ اور أَ قریب کے لئے مخصوص ہیں: شعر

اَیَا جَبَلَيْ نَعْمَانَ بِاللهِ خَلِّیَا[1] + نَسِیْمَ الصَّبَا یَخْلُصْ اِلَيَّ نَسِیْمُھَا

مصراع اَجَارَتَنَا[2] اِنَّا مُقِیْمَانِ ھٰھُنَا۔

تنبیہ ۹۔ حروف ندا کے بعد حروف ایجاب یعنی جواب دینے کے حروف کا ذکر مناسب تھا مگر وہ غیر عاملہ ہیں اس لئے ان کا بیان اگلے سبق میں

[1] اس شعر میں جَبَلَيْ تثنیہ ہے اصل میں جَبَلَیْنِ ہے۔ مضاف ہونے کی وجہ سے نون اعرابی گرا دیا گیا اور منادٰی مضاف ہونے کی وجہ سے منصوب واقع ہوا ہے۔ نعمان غیر منصرف ہے اس لئے حالتِ جری میں مفتوح ہے۔ باللہ قسم ہے۔ خَلِّیَا امر حاضر تثنیہ از خَلّٰی (چھوڑ دینا۔ کوئی کام کرنے دینا)۔ نسیم (ہلکی ہوا) صَبَا (صبح کی مشرقی ہوا)۔ خَلَصَ یَخْلُصُ (اِلَیہ پہنچنا) یہاں یَخْلُصْ مجزوم ہے کیونکہ امر کے جواب میں آیا ہے۔ شعر کے معنی یہ ہیں:۔ اے نعمان کے دو پہاڑو اللہ کے لئے نسیم صبا کو چھوڑ دو کہ اس کی خوشگوار ہوا مجھ تک پہنچ جائے + [2] اے ہماری پڑوسن (تجھے معلوم ہو جائے کہ) ہم دونوں یہاں مقیم ہیں جارۃ مؤنث ہے جار کا (پڑوسی) منادٰی مضاف ہونے کے سبب منصوب ہے +

حروف غیر عاملہ کے ساتھ ہوگا +

(و) الحروف النّاصِبَة المضارع

اَنْ، لَنْ، کَیْ اور اِذَنْ (یا اِذًا) یہ چاروں حرف فعل مضارع پر داخل ہوتے اور اُسے نصب دیتے ہیں: اَحِبُّ اَنْ تَذْهَبَ الیومَ الی الاهوا؛ لَنْ نَصْبِرَ علی طَعامٍ واحِدٍ، تَعَلَّمْتُ القرآنَ کَیْ اَعْمَلَ بِهٖ [1]، اِذًا تُفْلِحَ [2]

ان حروف کا ذکر کچھ سبق ۲۰۔۴۴ میں ہوچکا ہے۔ مزید تفصیل آئندہ اعراب الفعل کے بیان میں لکھی جائیگی +

تنبیہ ۱۰۔　　اَنْ کو اَنْ مصدریہ کہتے ہیں کیونکہ یہ مضارع کو مصدری معنی میں بدل دیتا ہے: اُحِبُّ اَنْ تَقْرَءَ کے معنی ہونگے اُحِبُّ قِرَاءَتَكَ (میں تیرا پڑھنا پسند کرتا ہوں) +

(ز) الحروف الجازِمة المُضارع

لَمْ، لَمَّا، لَامُ الامرِ، لَا النّهي اور اِنْ

یہ حروف مضارع کو جزم دیتے ہیں: لَمْ یَذْهَبْ (وہ نہیں گیا)، لَمَّا یَذْهَبْ (وہ اب تک نہیں گیا)۔ لِیَذْهَبْ (اسے جانا چاہیئے)۔ لَا تَذْهَبْ (تو مت جا)۔ اِنْ تَذْهَبْ اَذْهَبْ۔ ان حروف کا بیان سبق ۲۰ میں مفصّل ہوچکا ہے۔ آئندہ بھی اعراب الفعل میں ہوگا +

تنبیہ ۱۱۔ اِنْ (= اگر) حرفِ شرط ہے۔ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے:

[1] میں نے قرآن سیکھا تاکہ اس پر عمل کروں +　[2] تب تو تُو فلاح پائیگا +

پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ اِنْ پر واو لگایا جائے تو اس کے معنی ہوتے ہیں "اگرچہ" اس وقت اس کے بعد دو جملوں کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سے پیشتر ایک جملہ آجاتا ہے، سَاَذْهَبُ الی المدرسة واِنْ لا تَذْهَبْ (میں تو مدرسہ جاؤنگا اگرچہ تو نہ جائے)۔ اس معنی کے لئے "وَلَوْ" بھی استعمال کرتے ہیں مگر وہ ماضی کے لئے آتا ہے: ذهبتُ الی المدرسة ولو لَمْ تَذْهبْ (میں تو مدرسہ گیا اگرچہ تو نہ گیا)

تنبیہ ۱۲۔ مذکورہ سات قسمیں حروف عاملہ کی ہیں۔ حروف غیر عاملہ کا بیان اگلے سبق میں ہوگا۔

الدَّرْسُ الخَمْسُوْنَ

الحروفُ الغَيْرُ العَامِلَةِ

تنبیہ ۱۔ حروف غیر عاملہ میں بعض حروف عاملہ بھی آجائینگے جو ایک حالت میں عمل کرتے ہیں اور دوسری حالت میں بے عمل ہو جاتے ہیں۔

۱۔ حُرُوفُ العطف دس ہیں جو اس شعر میں آگئے ہیں:۔

واو و فا و ثُمَّ، حَتّٰی، لَا و بَلْ ۔ اَوْ و اِمَّا، اَمْ و لٰكِنْ بے خلل۔

تنبیہ ۲۔ عَطف کے معنی ہیں "مائل کرنا" جب دو لفظوں یا جملوں کے درمیان حرف عطف آتا ہے تو مابعد کو اپنے ماقبل کی طرف مائل کر لیتا ہے۔ اور دونوں کو ایک ہی اعرابی حالت میں لے آتا ہے۔ اس کے ماقبل کو معطوف علیہ اور مابعد کو معطوف کہتے ہیں +

(۱) واو دو چیزوں کو ایک حکم میں جمع کرنے کے لئے آتا ہے: جَاءَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو۔ اِس مثال سے معلوم ہوتا ہے کہ آنے میں زید و عمرو دونوں شامل ہیں

(۲) فَ [پھر] جمع اور ترتیب بِلا تراخی (بِلا تاخیر) کے لئے آتا ہے: جَاءَ حَمِيدٌ فَرَشِيدٌ (حمید آیا ساتھ ہی رشید آیا)

فَ [اس لئے کہ۔ کیونکہ] سبب بتلانے کے لئے بھی آتا ہے اس کو فاءِ السَّببية کہتے ہیں اور وہ اکثر اِنَّ کے ساتھ آتا ہے: اِقْرَءِ الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهٗ يَنْفَعُكَ (قرآن پڑھ اس لئے کہ وہ تجھے فائدہ بخشیگا)۔

(۳) ثُمَّ [پھر] جمع اور ترتیب مع التَّراخي (بتاخیر) کے لئے آتا ہے: ذهب قاسِمٌ ثُمَّ هاشِمٌ (قاسم گیا پھر ہاشم گیا) یہ اس وقت کہینگے جبکہ قاسم اور ہاشم کے جانے میں ذرا سا بھی وقفہ ہو +

(۴) اَوْ [= یا] دو میں سے ایک چیز بتانے کے لئے: خُذْ هٰذَا اَوْ ذَالِكَ (یہ لے یا وہ لے) +

(۵) اَمْ [= یا] یہ بھی اَوْ کے معنی میں آتا ہے مگر استفہام کے ساتھ:

اَھٰذَا اَخُوكَ اَمْ ذَاكَ ؛ ایسے موقع پر اَوْ نہیں بولینگے ۔

(۶) اِمَّا [= یا] یہ بھی اَوْ کے معنی میں آتا ہے لیکن ہمیشہ مکرر آتا ہے اور اس سے تفصیل مقصود ہوتی ہے : اَلثَّمَرُ اِمَّا حُلْوٌ وَاِمَّا مُرٌّ (پھل یا تو میٹھا ہے یا کڑوا ہے) ۔

(۷) لٰكِنْ ، اِسْتِدْرَاك کے لئے (دیکھو سبق ۴۹ - لٰكِنَّ) : حَضَرَ التَّلَامِذَةُ لٰكِنْ يُوسُفُ لَمْ يَحْضُرْ ۔

تنبیہ ۳ - لٰكِنْ غیر عاملہ ہے اور لٰكِنَّ عاملہ ہے ۔

(۸) لَا [= نہ] اَكْرِمِ الصَّالِحَ لَا الطَّالِحَ (نیک کی تعظیم کر نہ بد کی) ۔

(۹) بَلْ [بلکہ] ، اضراب کے لئے یعنی ایک بات کو چھوڑ کر دوسری بات کی طرف متوجہ کرنا : ماذهبَ حامدٌ بل خالدٌ

(۱۰) حَتّٰی [تک] انتہا کے لئے آتا ہے : قَدِمَ القافلةُ حتّى المُشاةُ (قافلہ آگیا پیدل چلنے والے تک آگئے) ۔

تنبیہ ۴ - حَتّٰی کئی طور پر مستعمل ہے - ایک جارّہ ہے اور زیادہ تر یہی مستعمل ہے - دوسرا غیر عاملہ جو عطف کے لئے آتا ہے - تیسرا وہ جو مضارع پر داخل ہو تو اسے نصب پڑھا جاتا ہے - اس کا بیان درس ۲۰ میں کچھ لکھا گیا ہے - اور آئندہ بھی اعراب الفعل میں لکھا جائیگا ۔

۲ - حروف الاستفهام (استفہام = دریافت کرنا) أَ اور هَلْ

یہ دو حروفِ استفہام ہیں۔ أ کثیر الاستعمال ہے یعنی اسم، فعل اور حرف سب پر داخل ہوتا ہے اور هَلْ حرف پر نہیں داخل ہوتا: أزيدا رأيت؟ أرأيت زيدًا؟ أَلَمْ تَرَ زيدًا؟ هل زيدٌ حاضرٌ؟ هل رأيت زيدًا؟

۳۔ حروف الایجاب (جواب دینے کے حروف) آٹھ ہیں۔ نَعَمْ، بَلٰى، إِيْ، أَجَلْ، جَلَلْ، جَيْرِ، إِنَّ یا إِنَّهْ، لَا

(۱) نَعَمْ [ہاں۔ جی ہاں] سے سائل کے کلام کا اثبات ہوتا ہے، خواہ کلام مُثْبَت ہو خواہ مَنْفِي: هَلْ جاءَكَ زَيْدٌ؟ کے جواب میں نَعَمْ کہا جائیگا تو مطلب ہوگا "ہاں زید آیا" اور أما جاءكَ زَيْدٌ کے جواب میں نَعَمْ کہیں تو مطلب ہوگا "زید نہیں آیا"۔

(۲) بَلٰى [ہاں کیوں نہیں] ہمیشہ نفي کو اثبات بنانے کے لئے بولا جاتا ہے: أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟) اس کے جواب میں کہا گیا بَلٰى (ہاں کیوں نہیں بیشک تو ہمارا رب ہے)۔

(۳) إِيْ [ہاں] یہ لفظ ہمیشہ قسم کے ساتھ بولا جاتا ہے: إِيْ وَرَبِّيْ (ہاں قسم ہے میرے رب کی)، إِيْ وَاللّٰهِ بہت مستعمل ہے۔ اس کو مختصر کرکے إِيْ وَ (إِيْوَ) آج کل کی بول چال میں بہت آتا ہے۔

(۴، ۵، ۶، ۷) أَجَلْ، جَلَلْ، جَيْرِ، إِنَّ یا إِنَّهْ یہ چاروں لفظ نَعَمْ کے معنی میں آتے ہیں:

يَقُولُونَ لِي[۱] صِفْهَا فَأَنْتَ بِوَصْفِهَا (شعر) خَبِيرٌ، أَجَلْ عِنْدِي بِأَوْصَافِهَا عِلْمُ

قَالُوا[۲] نَظَمْتَ عُقُودَ الدُّرِّ قُلْتُ جَلَلْ (مصراع) أَتَقْتَحِمُ[۳] الْمَنُونَ، فَقُلْتُ جَيْرِ

وَيَقُلْنَ[۴] شَيْبٌ قَدْ عَلَا (شعر) كَ، وَقَدْ كَبِرْتَ، فَقُلْتُ إِنَّهُ

(۸) لَا کسی سوال کی نفی کرنی ہو تو جواب میں لَا کہا جائیگا: هَلْ جَاءَ زَيْدٌ؟ جواب ہوگا "لَا" یعنی زید نہیں آیا۔

۴ - حروف النفي۔ مَا (نہیں)، لَا (نہیں)، إِنْ (نہیں)

مَا اور لَا اسم پر بھی داخل ہوتے ہیں، فعل پر بھی اور حرف پر بھی: مَا زَيْدٌ قَائِمٌ وَلَا عَمْرٌو جَالِسٌ، مَا أَكَلْتُ وَلَا شَرِبْتُ، مَا[۵] عَلَيْهِ شَيْءٌ

---

[۱] صِفْ امر ہے وَصَفَ يَصِفُ سے یعنی اوصاف بیان کرنا۔ وَصْفٌ یعنی حالت، اوصاف۔ فَ اس جگہ فاء سببیہ ہے یعنی "کیونکہ" أَنْتَ مبتدا ہے اور خبیر جو دوسرے مصراع میں ہے خبر ہے۔ بوصفها جار و مجرور ملکر متعلق خبر ہے۔ أَجَلْ حرفِ جواب ہے اور اس کے بعد کا جملہ اسمیہ جواب ہے۔ اس میں عِنْدِي ظرف ہے اس لئے وہ مبتدا نہیں ہوسکتا بلکہ خبر مقدم ہے عِلْمٌ مصدر ہے جو مبتدا مؤخر ہے باوصافها جار و مجرور متعلق عِلْمٌ سے ہے۔ شعر کا مطلب یہ ہوا:۔ وہ کہتے ہیں اس عورت کے اوصاف بیان کر کیونکہ تو اس کے اوصاف سے خوب واقف ہے۔ "ہاں ٹھیک ہے" میرے پاس اس کے اوصاف کا علم (ضرور) ہے ✦

[۲] انھوں نے کہا تو نے تو موتی کی لڑیاں پرو دی ہیں، میں نے کہا "بجا" (فرمایا) ✦ [۳] ارے کیا تو اپنے آپ کو موت کے منہ میں ڈال رہا ہے، تو میں نے کہا ہاں ہاں۔ اِقْتَحَمَ (ء) بے تحاشا کسی معاملہ میں کود پڑنا ✦ [۴] وہ کہتی ہیں بڑھاپا تجھ پر چڑھ آیا ہے اور تو کھوسٹ (بہت بوڑھا) ہوگیا ہے۔ تو میں نے کہا "جی ہاں"۔ اس شعر میں عَلَاكَ میں كَ ضمیر منصوب متصل ہے۔ شعر موزوں کرنے کے لئے كَ الگ کرکے دوسرے مصراع میں داخل کردیا گیا۔ عربی اشعار میں یہ جائز ہے۔ مقصود بالمثال اس شعر میں "إِنَّهُ" ہے جو حرفِ ایجاب ہے ✦

[۵] نہ اس پر کچھ (الزام) ہے نہ تجھ پر ✦

وَلَا عَلَيْكَ ۔ لیکن اِنْ عموماً اسم پر داخل ہوتا ہے: اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ[1] ۔

اِنْ نافیہ کی خبر پر اِلَّا داخل ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ اِنْ مُخَفَّفَه (دیکھو سبق ۴۹ - ب) اور اِنْ شرطیہ (دیکھو سبق ۲۰ - ۳) سے ممتاز ہو جاتا ہے ۔

تنبیہ ۵ - مَا اور لَا کبھی عاملہ بھی ہوتے ہیں (دیکھو سبق ۴۹ - ج)۔

تنبیہ ۶ - اکثر عرب لوگ مائے نافیہ کی جگہ مَافِيْش بولتے ہیں جو مَا فِيْهِ شَيْئٌ کا مخفف ہے۔ اس سے صرف "نہیں" کے معنی لیتے ہیں، عندي مافِيْش كتاب (میرے پاس کتاب نہیں ہے)۔ اسی طرح ما عليه شيئ کو مخفف کر کے ما عَلَيْش بولتے ہیں یعنی کوئی مضائقہ نہیں ۔

۵ - حروف المصدرية - اَنْ، لَوْ، مَا اور اَنَّ - پہلے تین حرفوں سے فعل میں اور اَنَّ سے جملہ اسمیہ میں مصدری معنی پیدا ہوتے ہیں۔ اس وقت فعل یا جملہ اسمیہ ان حروف سے مل کر مصدر مُؤَوَّل (تاویل کیا ہوا مصدر) کہلاتے ہیں اور جملے میں ایک اسم مفرد کی مانند فاعل یا مفعول یا خبر یا مضاف الیہ واقع ہوتے ہیں: يَسُرُّنِيْ اَنْ تَصْدُقَ[2] (= يَسُرُّنِيْ صِدْقُكَ)۔ اُحِبُّ لَوْ نَجَحْتَ[3] (= اُحِبُّ نَجَاحَكَ)۔ تَيَقَّظْتُ قَبْلَ مَا[4]

---

[1] یہ کچھ نہیں ہے مگر ایک بزرگ فرشتہ ۔ [2] مجھے مسرت ہوتی ہے کہ تو سچ کہتا ہے۔ یعنی تیری سچائی مجھے مسرور کر دیتی ہے ۔ [3] میں چاہتا ہوں اگر تو کامیاب ہو جاتا یعنی میں تیری کامیابی پسند کرتا ہوں ۔ [4] میں بیدار ہو گیا قبل اس کے کہ وہ آئے اور سو گیا بعد اس کے کہ وہ جائے یعنی اس کے آنے سے پیشتر میں بیدار ہو گیا اور اس کے جانے کے بعد میں سو گیا ۔

يَجِيءُ وَنِمْتُ بعدَ ما ذَهَبَ (= قبلَ مجيئِه وبعدَ ذهابِه)۔ بَلَغَنِي[1] أَنَّكَ نَاجِحٌ (= بلغني نجاحُكَ)۔

دیکھو پہلی مثال میں مصدر مؤوّل فاعل واقع ہوا ہے۔ دوسری میں مفعول اور تیسری میں مضاف الیہ اور چوتھی میں جملۂ اسمیہ مصدر مؤوّل ہو کر فاعل واقع ہوا ہے +

۶۔ حروف التحضيض (ترغیب دلانے والے اور آمادہ کرنے والے حروف)

أَلَّا، هَلَّا، أَلَا، لَوْلَا اور لَوْمَا۔ ان سب کے معنی ہیں "کیوں نہیں"۔

یہ پانچوں حروف ہمیشہ فعل کے ساتھ آتے ہیں: أَلَا تَعْلَمُ۔ هَلَّا تَعْلَمُ۔ أَلَّا تُعَلِّمُ ابْنَكَ۔ رَبِّ[2] لَوْلَا أَخَّرْتَنِي إِلَى أَجَلٍ قَرِيبٍ فَأَصَّدَّقَ۔ لَوْمَا[3] تَأْتِينَا بِالْمَلٰئِكَةِ +

تنبیہ ۷۔ حروف تحضیض کے بعد اکثر جوابی جملہ آتا ہے اس جملے پر ف داخل ہوتا ہے اور اس کے بعد مضارع کو نصب پڑھا جاتا ہے جیسا کہ تم نے ابھی اوپر کی مثال میں فَأَصَّدَّقَ پڑھا۔ یہ أَصَّدَّقُ دراصل أَتَصَدَّقُ باب تَفَعُّل سے ہے۔ ت کو ص میں ادغام کر دیا گیا ہے (دیکھو درس ۲۹ قاعدہ نمبر ۶) +

---

[1] مجھے خبر پہنچی کہ تو کامیاب ہے یعنی مجھے تیری کامیابی کی خبر ملی + [2] اے میرے رب تو نے مجھے تھوڑی دیر تک پیچھے کیوں نہیں کر دیا کہ میں صدقہ خیرات کر لیتا یعنی میری موت میں ذرا سی دیر کیوں نہ لگا دی + [3] تو ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لے آتا +

۷ - حروف الشَّرط - لَوْ (اگر)، لَوْلَا (اگر نہ ہوتا)، لَوْمَا (اگر نہ ہوتا)

ان حروف کے بعد دو جملے آتے ہیں، پہلے کو شرط دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ جزا پر لام لگایا جاتا ہے: لَوْشِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا[1]۔ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْاَرْضُ[2]۔

لَوْمَا الْاِصَاخَةُ لِلْوُشَاةِ لَكَانَ لِيْ ۔۔۔ مِنْ بَعْدِ سُخْطِكَ فِيْ رِضَاكَ رَجَاءٌ[3]

تنبیہ ۸۔ لَوْ پر واو بڑھاکر وَلَوْ پڑھیں تو اس کے معنی ہونگے "اگرچہ": اِبْتَغُوا الْعِلْمَ وَلَوْكَانَ بِالصِّيْنِ[4]۔ وَلَوْ کے بعد جوابی جملہ نہیں آتا بلکہ ایک جملہ پہلے ہی آجاتا ہے۔

تنبیہ ۹۔ اوپر تم نے پڑھا ہے کہ لَوْلَا اور لَوْمَا حرفِ تحضیض بھی ہوتے ہیں۔ اس وقت ان کے جواب پر لام نہیں بلکہ ف داخل ہوتا ہے (دیکھو تنبیہ ۷)۔

۸- حرف الرَّدع۔ كَلَّا (ہرگز نہیں۔ بیشک)

ردع کے معنی ہیں "جھڑک دینا" یا "انکار کر دینا": كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (ایسا ہرگز نہیں [بلکہ] عنقریب تم [حقیقتِ حال] جان لوگے)۔ كَلَّا کبھی

[1] اگر تو چاہتا تو ضرور اجرت لے لیتا۔ [2] اگر نہ ہوتا اللہ کا دفع کرنا آدمیوں کو بعض کو بعض سے (یعنی اگر اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے ذریعے بعض کو دفع نہ کرتا) تو زمین (دُنیا) ضرور تباہ ہو جاتی۔ [3] اِصَاخَةٌ مصدر ہے اَصَاخَ يُصِيْخُ کا یعنی جاسوسی کی طرح کان لگا کر سننا۔ وُشَاةٌ جمع ہے وَاشِيْ کی یعنی چغلخور۔ شعر کے معنی یہ ہوئے:۔ اگر نہ ہوتی چغلخوروں کی جاسوسی تو تیری خفگی کے بعد بھی مجھے تیری رضامندی کی ضرور امید ہوتی۔ [4] علم تلاش کرو اگرچہ وہ چین میں ہو۔

حَقًّا (بیشک) کے معنی میں آتا ہے: کَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی (بیشک انسان سرکشی کرتا ہے)۔

۹۔ حروف التقریب (قریب کرنے کے حروف)۔

سَ اور سَوْفَ حروف التقریب کہلاتے ہیں۔ یہ مضارع کو مستقبل قریب سے مخصوص کر دیتے ہیں: سَاَقْرَءُ (ابھی میں پڑھونگا)، سَوْفَ اَقْرَءُ (عنقریب میں پڑھونگا)۔ سین زیادہ قریب کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

۱۰۔ حروف التوکید (تاکید کے حروف)

لام تاکید اور نون ثقیلہ (مشدد) اور خفیفہ (ساکن) کا بیان تم نے سبق ۲۰ (ب) میں پڑھ لیا ہے: لَاَکْتُبَنَّ۔ لَاَکْتُبَنْ۔

نون تاکید تو مضارع اور امر کے ساتھ مخصوص ہے۔ مگر لام تاکید ماضی، مضارع، اسم اور حرف پر بھی داخل ہوتا ہے: لَوِ اجْتَھَدَ لَفَازَ، وَاللّٰہِ لَاَذْھَبُ غَدًا اِلٰی لَاھور، اِنَّہٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ (بیشک وہ [قرآن] ضرور ایک قولِ فیصل ہے)، لَقَدْ جَاءَکُمْ رَسُوْلٌ (بیشک تمہارے پاس ایک پیغمبر آیا)

۱۱۔ حروف التنبیہ (خبردار کرنے کے حروف)

اَلَا، اَمَا اور ھَا۔ ان تینوں کے معنی ہیں "خبردار" "سنو": اَلَا اِنَّ نَصرَ اللّٰہِ قَرِیبٌ، اَمَا! وَاللّٰہِ لَاُعَاتِبَنَّہٗ (سنو! بخدا میں ضرور اسے عتاب کرونگا)، ھَا! اِنَّ عَدُوَّکَ بِالْبَابِ (ہوشیار! تیرا دشمن دروازہ پر ہے)۔

تنبیہ ۱۰۔ اَلَا حرف تحضیض بھی ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے بعد ہمیشہ فعل آیا کرتا ہے (دیکھو اسی سبق کا فقرہ ۶)

۱۲۔ حَرْفَا التفسیر (تفسیر کے دو حروف)

اَيْ اور اَنْ تشریح و تفسیر کے لئے مستعمل ہوتے ہیں: جاء الحَسَنُ اَيْ اخُوكَ (حسن یعنی تیرا بھائی آیا)، نَادَيْنَاهُ اَنْ يااِبْرَاهِيمُ (ہم نے اسے پکارا یعنی [کہا] اے ابراہیم)

۱۳۔ حروف الزیادۃ (زائد واقع ہونے والے حروف)

ذیل کے حروف اگرچہ بامعنی ہیں۔ مگر کبھی زائد بھی ہوتے ہیں یعنی ان کے معنی نہیں لئے جاتے بلکہ یونہی تحسین کلام کے لئے بول دئے جاتے ہیں وہ یہ ہیں:۔ اِنْ، اَنْ، مَا، لَا، مِنْ، بَا اور لَام

اِنْ[1]، مائے نافیہ کے بعد زائد ہوتا ہے:

مَا[1] اِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِي ٭ لٰكِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِي بِمُحَمَّدِ

اَنْ[2]، لَمَّا کے بعد زائد ہوتا ہے: فَلَمَّا اَنْ جاء البشيرُ

مَا[3]، اِذَا کے بعد اور مَتٰی، اَيْنَ، اَيٌّ اور اِنْ کے بعد، جبکہ یہ الفاظ شرط کے معنی میں ہوں۔ بعض حروف جارّہ (بِ، عَنْ، كَ اور مِنْ) کے

---

[1] یہ شعر حضرت حسّان شاعرِ رسول اللہ کا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ میں نے اپنی گفتار یعنی اپنے اشعار کے ذریعے سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعریف نہیں کی ہے بلکہ محمد کے ذریعے میں نے خود اپنے اشعار کی تعریف کرلی ہے۔ اس میں مَا کے بعد اِنْ زائد ہے [2] پھر جب خوشخبری دینے والا آیا۔ اس جگہ اَنْ زائد ہے

بعد بھی زائدہ ہوتا ہے : اِذَا مَا ابْتُلِيتَ فَاصْبِرْ[1]۔ مَتٰى مَا تُسَافِرْ أُسَافِرْ[2]۔ أَيْنَمَا (= أَيْنَ مَا) تُوَلُّوا فَثَمَّ[4] وَجْهُ اللّٰهِ[3]۔ أَيُّمَا (= أَيُّ مَا) الرَّجُلُ جَاءَكَ فَأَكْرِمْهُ[5]۔ فَإِمَّا (= فَإِنْ مَا) يَأْتِيَنَّكُمْ مِنِّي هُدًى[6]۔ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ[7]۔ عَمَّا (عَنْ مَا) قَلِيلٍ لَيُصْبِحُنَّ نَادِمِينَ[8] ÷

تنبیہ ۱۱۔ آخر کی سات مثالوں میں مَا زائدہ مانا جاتا ہے مگر نظرِ تعمق سے دیکھا جائے تو ہر مثال میں مَا کا کچھ مطلب ہے۔ کہیں تو ماقبل کے معنی میں زور، تاکید اور کہیں اضافہ کر دیتا ہے۔ مثلاً إِذَا کے معنی ہیں "جب" اور إِذَا مَا کے معنی ہیں "جب بھی یا جب کبھی"۔ أَيْنَ کے معنی ہیں "کہاں یا جہاں" اور اینما کے معنی ہیں "جہاں کہیں" ÷

لَا، کبھی اَنْ مصدریہ کے بعد اور کبھی أُقْسِمُ کے قبل زائد ہوتا ہے : يَا إِبْلِيسُ[9] مَا مَنَعَكَ أَنْ لَا تَسْجُدَ۔ لَا أُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ[10] ÷

تنبیہ ۱۲۔ دونوں مثالوں میں لَا کے معنی لئے نہیں گئے ہیں ÷

---

[1] جب بھی تو (کسی مصیبت میں) مبتلا کیا جائے تو صبر کیا کر ÷ [2] جب تو سفر کرے گا میں سفر کروں گا ÷ [3] جہاں کہیں تم اپنا منھ پھیرو تو وہیں اللہ کا منھ ہے۔ یعنی اللہ ہے ÷ [4] ثَمَّ وہاں۔ اُدھر ÷ [5] کوئی سا شخص تیرے پاس آئے تو اس کی عزت کر ÷ [6] پھر اگر تمھارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے ÷ [7] پس اللہ کی رحمت سے تم اُن کے لئے نرم واقع ہوئے ہو۔ لَانَ يَلِينُ نرم ہونا ÷ [8] تھوڑے ہی عرصے میں وہ ضرور ہی نادم ہو جائیں گے ÷ [9] اے ابلیس تجھے کس چیز نے سجدہ کرنے سے روکا، اس مثال میں اَنْ مصدریہ ہے جو فعل کو مصدری معنی میں تبدیل کر دیتا ہے اَنْ تَسْجُدَ کے معنی ہوں گے سجدہ کرنا ÷ [10] میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی ÷

مِنْ۔ اِنْ نافیہ اور کَمْ کے بعد زائد ہوتا ہے: اِنْ[1] مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ[2]۔ كَمْ مِنْ فِئَةٍ[3] قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ

بِ۔ مَا اور لَيْسَ کی خبر پر زائد ہوا کرتا ہے: مَا زَيْدٌ[4] يَا لَيْسَ زَيْدٌ بِكَاذِبٍ ؛

لَ۔ رَدِفَ لَكُمْ (تمہارے پیچھے آ گیا ہے) یہاں لام کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ رَدِفَ بذاتِ خود متعدّی ہے رَدِفَكُمْ بول سکتے ہیں ؛

تنبیہ ۱۳۔ حروفِ زائدہ میں چند حروفِ جارّہ بھی داخل ہیں۔ زائد ہوں تو بھی وہ عاملہ ہی رہینگے اور اپنا عمل کرینگے ؛

تنبیہ ۱۴۔ بعض حروف کی تشریح آئندہ بھی حسبِ موقع لکھی جائیگی ؛

[1] کوئی بستی نہیں ہے مگر اس میں عذاب سے ڈرانے والا گذر چکا ہے۔ خَلَا (ن۔و) گذرنا ؛ [2] خبریہ ہے ؛ [3] فِئَةٌ (ج فِئَاتٌ اور فِئُوْنَ) جماعت۔ ٹولی۔ یعنی بہتیری تھوڑی جماعتیں اللہ کے حکم سے بڑی بڑی جماعتوں پر غالب آچکی ہیں ؛

اَلدَّرْسُ الْحَادِيْ وَالْخَمْسُوْنَ

سبق ۵۰ کا تتمہ

بعض حروف جو مختلف ناموں سے موسوم ہوتے ہیں اور مختلف معنوں میں آتے ہیں جن کا ذکر مختلف سبقوں میں ہوا ہے۔ مزید وضاحت کیلئے دوبارہ لکھے جاتے ہیں :۔

۱۔ اِنْ چار قسم کا ہوتا ہے۔ شَرطیہ، نَافیہ، مُخَفَّفہ، زَائدہ

۱) اِنْ شرطیہ کے معنی ہیں " اگر" یہ حروفِ عاملہ میں سے ہے۔ مضارع کو جزم دیتا ہے : اِنْ تَجْلِسْ اَجْلِسْ (دیکھو سبق ۲۰۔۳) یہی کثیر الاستعمال ہے ؛

۲) اِنْ نافیہ کے معنی ہیں " نہیں" یہ غیر عاملہ ہے : اِنْ[1] انا اِلّا نذیرٌ اس کی خبر پر اِلّا آیا کرتا ہے جیسا کہ مثال سے ظاہر ہے ؛

۳) اِنْ مخففہ اصل میں اِنَّ ہے۔ اس کی خبر پر لام تاکید (لَ) لگا ہوتا ہے۔ یہ کبھی عمل کرتا ہے کبھی نہیں : اِنْ زیدٌ یا زیدًا لَقَائِمٌ (دیکھو سبق ۴۹۔ب) ؛

۴) اِنْ زائدہ کے کچھ معنی نہیں لئے جاتے۔ بعض اوقات مَا کے

---

[1] میں (اور کچھ) نہیں ہوں مگر (صرف) ایک ڈرانے والا (بدکرداریوں کی سزا سے) ؛

بعد زائد ہو جاتا ہے: مَا إِنْ قَرَأْتُ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۳) یہ بہت کم مستعمل ہے[1]

۲۔ أَنْ بھی چار قسم کا ہوتا ہے۔ ناصبة المضارع یا مصدریه، مخففه، مفسّره، زائده۔

۱) أَنْ ناصبہ فعل مضارع کو نصب دیتا ہے اور فعل کو مصدری معنی میں مُبَدَّل کر دیتا ہے: أَنْ تَصُومَ خَيْرٌ لَّكَ (صِيَامُكَ خَيْرٌ لَكَ) دیکھو سبق ۲۰ اور سبق ۴۹۔ہ۔

۲) أَنْ مخففہ اصل میں أَنَّ ہوتا ہے: عَلِمْتُ أَنْ سَتُفْلِحُ (دیکھو سبق ۴۹۔ب)

۳) أَنْ مُفَسِّرہ "یعنی" کے معنی میں آتا ہے۔ غیر عاملہ ہے: نَادَيْتُهُ أَنْ يَا يُوسُفُ (میں نے اسے پکارا یعنی [کہا] اے یوسف) دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۲

۴) أَنْ زائدہ کے کوئی معنی نہیں لئے جاتے۔ اکثر لَمَّا کے بعد زائد ہوتا ہے: لَمَّا أَنْ جَاءَ أَخُوكَ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۳)

۳۔ مَا، پہلے دو قسموں میں منقسم ہوتا ہے۔ حرفیہ اور اسمیہ پھر حرفیہ کی چار قسمیں ہیں: نافیہ عاملہ، نافیہ غیر عاملہ، مصدریہ، زائدہ اور مَا اسمیہ کی تین قسمیں ہیں: استفهامیه، موصوله، ظرفیه۔

۱) مَا نافیہ عاملہ خبر کو نصب دیتا ہے: مَا هٰذَا بَشَرًا۔

[1] میں نے نہیں پڑھا۔

(دیکھو سبق ۴۹ ج) +

۲) مَا نافیہ غیر عاملہ یہی کثیر الاستعمال ہے: ما زید قائم (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۴) +

۳) مَا مصدریہ۔ اس سے فعل میں مصدری معنی پیدا ہوتے ہیں: أُصَلِّي قَبْلَ مَا يَطْلُعُ الشَّمْسُ[1] (= قبل طلوع الشمس) دیکھو سبق ۵۰۔ نمبر ۵ +

۴) مَا زائدہ کے معنی نہیں لئے جاتے: عَمَّا (= عَنْ مَا) قليلٍ نكون فائزين[2] (دیکھو سبق ۵۰-۱۳) +

۵) مَا اسمیہ استفہامیہ: مَا عِنْدَكَ؟ (کیا ہے تیرے پاس؟)

۶) مَا اسمیہ موصولہ: أَرِنِي مَا عِنْدَكَ (مجھے بتلا جو تیرے پاس ہے)

۷) مَا اسمیہ ظرفیہ: أَقُومُ مَا قام الاستاذ[3]۔ یہاں مَا کے معنی ہیں "جب تک" چونکہ اس میں وقت کے معنی سمجھے جاتے ہیں۔ اس لئے ظرفیہ کہتے ہیں (دیکھو سبق ۳۷-۶) +

۴۔ لَا (= نہیں، نہ، مت) ہمیشہ نفی ہی کے معنی میں آتا ہے۔ مگر اس کی بھی مختلف قسمیں ہیں جو تم نے مختلف سبقوں میں پڑھی ہیں:-

---

[1] میں نماز پڑھتا ہوں قبل اس کے کہ آفتاب طلوع ہو جائے۔ یعنی طلوعِ آفتاب سے پہلے + [2] تھوڑی ہی مدت سے ہم کامیاب ہو جائیں گے۔ یہاں مَا کے کچھ معنی نہیں ہیں + [3] میں کھڑا رہوں گا جب تک استاذ کھڑے رہیں گے +

۱) لَا نافیہ۔ غیر عاملہ ہے۔ عام طور پر یہی مستعمل ہے۔ اسم، فعل، حرف سب ہی پر داخل ہوتا ہے +

۲) لَا ناھیہ۔ عاملہ ہے۔ فعل نہی کو جزم دیتا ہے: لَاتَذْهَبْ (دیکھو سبق ۲۰ اور ۴۹) +

۳) لَا بمعنی لَيْسَ۔ عاملہ ہے۔ لَيْسَ کی مانند خبر کو نصب دیتا ہے لَا رَجُلٌ اَفْضَلَ مِنْكَ (دیکھو سبق ۴۹۔ ج)

۴) لَا لِنَفْيِ الْجِنْسِ۔ عاملہ ہے۔ اسم کو فتحہ ـَ دیتا ہے: لَا رَجُلَ فِی الدَّارِ (گھر میں مرد کی جنس سے کوئی بھی نہیں ہے)۔ (دیکھو سبق ۴۹۔ د) +

۵) لَا عاطفۃ غیر عاملہ: رَأَيْتُ زَيْدًا لَا عَمْرًا۔ یہاں لَا حرفِ عطف ہے اس لئے اس کے مابعد کا اعراب وہی ہے جو اس کے ماقبل کا ہے۔

۶) لَا حرفِ ایجاب (جواب دینے کا حرف) بھی ہے۔ غیر عاملہ ہے (دیکھو سبق ۵۰۔۳) +

۷) لَا زائدہ بھی ہوتا ہے۔ اس وقت اس کے کچھ معنی نہیں ہوتے۔ (دیکھو سبق ۵۰۔۱۳)

۵۔ لَوْ دو قسم کا ہوتا ہے۔ شرطیہ[۱]، مصدریہ[۲]

۱) شرطیہ: لَوْاَنْصَفَ النَّاسُ[۱] لَاسْتَرَاحَ الْقَاضِیْ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۷)

---

[۱] اگر لوگ انصاف کرنے لگیں (یعنی آپس میں منصفانہ سلوک رکھیں) تو قاضی (جج) کو آرام مل جائے

۲) لَوْ مصدریہ: أُحِبُّ لَوْ نَجَحْتَ[1] (= أُحِبُّ نَجَاحَكَ)۔ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۷)۔

تنبیہ ۱۔ لَوْ پر واو لگانے سے معنی ہوتے ہیں "اگرچہ": السَّخِيُّ[2] حبیب اللّٰہ ولو کان فاسقًا۔

۵۔ لَوْلَا اور لَوْمَا دو قسم کے ہوتے ہیں۔ تحضیضیہ اور شرطیہ

۱) تحضیضیہ: لَوْلَا تَمْشِيْ[3] مَعَنَا (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۶)

۲) شرطیہ: لَوْلَا[4] القرآنُ لَبَقِيَ العَالَمُ فِي الظُّلُمَاتِ (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۷)

۶۔ لام (لِ یا لَ) چار قسم کا ہوتا ہے۔ لَامِ جارّہ، لَامُ الامر، لَامِ کَیْ اور لَامِ تاکید۔ پہلی تین قسم کے لام مکسور[5] پڑھے جاتے ہیں۔ لامِ تاکید مفتوح ہوتا ہے۔

۱) لام جارّہ اسم کو جرّ دیتا ہے۔ کثیر الاستعمال ہے (دیکھو سبق ۴۹ الف ۲)

۲) لام الامر، فعل مضارع کو جزم دیتا ہے: لِيَقْرَءْ[6] وَلْيَكْتُبْ (دیکھو سبق ۴۹ - ز)

۳) لامِ کَیْ کے معنی ہیں "تاکہ"۔ یہ مضارع کو نصب دیتا ہے: أَسْلَمْتُ لِأُفْلِحَ (دیکھو سبق ۲۰ - ۴)

---

[1] میں چاہتا ہوں کاش کہ تو کامیاب ہو جاتا۔ یعنی میں تیری کامیابی چاہتا ہوں۔ [2] سخی اللہ کا دوست ہے اگرچہ وہ فاسق ہو۔ [3] آپ ہمارے ساتھ کیوں نہیں چلتے۔ یعنی چلیں تو اچھا ہو۔ [4] اگر قرآن نہ ہوتا تو دنیا اندھیرے میں پڑی رہتی۔ [5] لیکن لام الامر کے اقبل واو یا فـ آئے تو ساکن کر دیا جاتا ہے: فَلْيَكْتُبْ (دیکھو سبق ۲۰ تنبیہ ۴) [6] اسے چاہئے کہ پڑھے اور لکھے۔

۴) لام تاکید، اسم پر بھی داخل ہوتا ہے فعل اور حرف پر بھی داخل ہوتا ہے: اِنَّ زیدًا لقائمٌ، لقد یَسَّرْنا القرآن، لَاَکْتُبَنَّ مکتوبًا (دیکھو سبق ۵۰ نمبر ۱۰)

۷۔ واو کی چھ قسمیں ہیں۔ ۱واو عاطفہ، ۲واو قسمیہ، ۳واو رُبَّ، ۴واو حالیہ، ۵واو معیۃ، ۶واو استیناف

۱) عاطفہ "اور" کے معنی میں کثیر الاستعمال ہے۔ غیر عاملہ ہے۔

۲) واو القسم عاملہ ہے۔ اسم کو جر دیتا ہے: وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ [۱] (دیکھو سبق ۴۹۔ الف ۵)

۳) واوِ رُبَّ عاملہ ہے۔ اسم کو جر دیتا ہے: وَبَلْدَۃٍ سِرْتُ [۲] (دیکھو سبق ۴۹۔ الف)

۴) واوِ حالیہ غیر عاملہ ہے: جاء زید وھو راکب (دیکھو سبق ۴۳-۱۱)

۵) واوِ معیّۃ۔ مَعَ کے معنی میں آتا ہے عاملہ ہے۔ اسم کو نصب دیتا ہے: سِرْتُ والشارعَ الجدیدَ (میں نئی سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا) دیکھو سبق ۴۳۔۷

۶) واوِ استیناف (یعنی پچھلی بات کو چھوڑ کر نئی بات شروع کر دینا): لِنُبَیِّنَ [۳]

---

[۱] قسم ہے انجیر اور زیتون کی ۔ [۲] بہتیرے شہروں کی میں نے سیر کی ۔ [۳] تاکہ ہم تمہیں صاف صاف بتلا دیں۔ اور ہم جو چاہتے ہیں (حاملہ کے) بچہ دانی میں ٹھہرا دیتے ہیں ۔

لکم وَنُقِرُّ فی الاَرْحَامِ[1] ما نشاءُ۔ اس مثال میں واو عاطفہ نہیں ہے ورنہ لِنُبَیِّنَ کی مانند نُقِرُّ کو بھی نصب ہوتا۔ بلکہ یہ ایک نئی بات شروع کر دی گئی ہے جس کا ماقبل سے تعلق نہیں ہے۔ (واو استیناف غیر عاملہ ہے)۔

۸۔ حتّٰی کی تین قسمیں ہیں۔ جارّہ، ناصبۃ المضارع اور عاطفہ

۱) حتّٰی جارّہ (تک): اَکَلْتُ السَّمَکَۃَ حَتّٰی رأسِھا (میں نے مچھلی کو اس کے سر تک کھایا یعنی سر نہیں کھایا)۔

۲) حتّٰی ناصبۃ المضارع (تاکہ، یہاں تک کہ)۔ مضارع کو نصب دیتا ہے: تعلّمتُ حتّٰی اَفْھَمَ القرآنَ (میں نے علم سیکھا تاکہ قرآن سمجھوں)۔ دیکھو سبق ۲۰۔

۳) حتّٰی عاطفہ (تک۔ یہاں تک کہ) غیر عاملہ ہے: اکلتُ السَّمَکَۃَ حَتّٰی رأسَھا (میں نے مچھلی کھائی حتّٰی کہ اس کا سر بھی۔ یا یہاں تک کہ اُس کا سر بھی)۔ اس مثال میں حتّٰی حرفِ عطف ہے۔ اسی لئے اس کے ماقبل کا نصب مابعد کو بھی آگیا ہے (دیکھو سبق ۵۔۱)۔ حتّٰی جارّہ اور عاطفہ کا فرق ذہن نشین کر لو۔

[1] اَرْحَام جمع ہے رَحِمٌ یا رِحْم کی یعنی بچہ دانی۔ یہ لفظ مؤنث بولا جاتا ہے۔ دیکھو سبق ۲ تنبیہ ۵۔

اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ وَالْخَمْسُوْنَ

(بقیہ چند حروف)

(اَلْ [حرف التعریف] ہمزۃ الوصل والقطع، التاء المبسوطۃ والمربوطۃ)

۱۔ اَلْ تین قسم کا ہوتا ہے (۱) حرف التعریف (۲) اسم موصول (۳) زائدہ ۔

۲۔ اَلْ جو حرفِ تعریف ہے اُسے لام التعریف بھی کہا جاتا ہے۔ تم پڑھ چکے ہو کہ یہ لام نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ کے حکم میں آجاتا ہے ۔

۳۔ معنی کے لحاظ سے لام تعریف کی چار قسمیں ہیں :۔

(۱) لامُ العَهْدِ الخارجيّ۔ جس لام کا مدخول متکلم اور مخاطب دونوں کو معلوم ہو : جاء الأمير[1] جبکہ اس امیر سے وہ امیر مراد ہو جس کو متکلم اور مخاطب دونوں جانتے ہوں یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ اس شخص کا ذکر پہلے ہو چکا ہو۔

(۲) لام العهد الذهني۔ جس لام کا مدخول صرف متکلم کے ذہن میں ہو : جاء الأمير[2] جبکہ اس امیر کا علم مخاطب کو نہ ہو، صرف متکلم کو ہو۔

(۳) لام الجنس۔ جبکہ اس کے مدخول کی جنس مقصود ہو : اَلرَّجُلُ أَفْضَلُ من المرءة[3] یعنی مرد کی جنس عورت کی جنس سے افضل (برتر) ہے ۔ اس میں "افراد" کا خیال متکلم کے ذہن میں نہیں ہوتا ۔

[1] اور [2] دونوں جگہ انگریزی میں THE لگایا جاتا ہے ۔ [3] اس جگہ THE نہیں آئیگا Man is better than woman.

(۴) لَامُ الاستغراق۔ جبکہ اس کے مدخول کے تمام افراد کا خیال متکلم کے ذہن میں ہو: اِنَّ الانسانَ لفی خسرٍ اِلَّا الذین اٰمنوا وعَمِلوا الصّالحاتِ (انسان کے تمام افراد خسارے میں ہیں مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے)

تنبیہ:۔ لَامُ الجنس اور لَامُ الاستغراق میں فرق یہ ہے کہ جنس میں افراد ملحوظ نہیں ہوتے لیکن لام الاستغراق میں افراد ملحوظ ہوتے ہیں اسی لئے اس میں استثناء (چند افراد کا الگ کرنا) جائز ہے۔

۴۔ جو اَلْ اسم فاعل اور اسم مفعول پر داخل ہوتا ہے وہ عموماً موصولہ ہوتا ہے (دیکھو درس ۴۲-۶)۔

۵۔ جو اَلْ اسم عَلَم پر داخل ہو وہ زائدہ ہوتا ہے کیونکہ اسم علم خود ہی معرفہ ہے۔

لیکن ہر ایک اسم علم پر اَلْ نہیں لگایا جا سکتا ہے۔ اہلِ زبان نے جہاں لگایا ہے وہیں لگیگا: الحسن، الخلیل، الفضل، العبّاس، النُّعمان، الحارث کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ اہلِ زبان سے ایسا سُنا گیا ہے مگر المحمّد، المحمود نہیں کہا جاتا۔

اکثر ملکوں کے نام پر ال زائدہ لگایا جاتا ہے: الشّام، الرّوم، الهند، العرب، الیمن، الفرنسا، البلکستان، وغیرہ۔ لیکن شہروں کے نام پر بہت کم اَلْ آتا ہے۔ مکّة، مصرُ، بَغْدَادُ، لاہور وغیرہ پر اَلْ داخل نہیں ہوتا۔ البتہ المدینة پر اَلْ

لہ لام الاستغراق کی جگہ انگریزی میں "ALL" یا "EVERY" بولا جاتا ہے۔

لگایا جاتا ہے کیونکہ مَدِیْنَةٌ تو ہر ایک بڑے شہر کو کہہ سکتے ہیں۔ اسی طرح القاهرة پر بھی لام تعریف داخل ہے۔

همزة الوصل وهمزة القطع

۶۔ یہ دونوں ہمزے زائد ہوتے ہیں اور لفظ کے شروع میں آتے ہیں همزة الوصل ماقبل سے ملنے کی حالت میں تلفّظ سے ساقط ہو جاتا ہے لکھنے میں باقی رہتا ہے۔ اور همزة القطع ہمیشہ ملفوظ ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل مقامات میں همزة الوصل ہے:۔ (یہ ذہن نشین رہے کہ الف متحرک کو بھی ہمزہ کہتے ہیں)

(۱) اَلْ کا ہمزہ۔

(۲) اِسْمٌ، اِبْنٌ، اِبْنَةٌ، اِمْرُؤٌ، اِمْرَءَةٌ، اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ کا ہمزہ

(۳) ابواب ثلاثی مزید کے سات بابوں میں یعنی اِنْفَعَلَ، اِفْتَعَلَ، اِفْعَلَّ، اِفْعَالَّ، اِسْتَفْعَلَ، اِفْعَوْعَلَ اور اِفْعَوَّلَ (دیکھو سبق ۳۵) اور رباعی مزید کے دو بابوں اِفْعَنْلَلَ اور اِفْعَلَلَّ (دیکھو سبق ۲۵-۳) کے ماضی امر اور مصدر میں جو ہمزہ ہے۔ وہ همزة الوصل ہے۔

(۴) ثلاثی مجرّد کے امر حاضر میں جو همزہ آتا ہے وہ بھی همزة الوصل ہے۔

مذکورہ مقامات کے سوا جو همزہ ہوگا وہ همزة القطع ہوگا: باب اَکْرَمَ کے ماضی اور امر کا ہمزہ، اَفْعَلُ التفضیل (دیکھو سبق ۲۴) اور اَفْعَلُ الصِّفة (دیکھو سبق ۲۳-۲) کا ہمزہ نیز ہر ایک باب سے مضارع واحد

متکلّم کا ہمزہ همزة القطع ہے۔

تنبیہ ۲۔ همزة الوصل کے تلفظ میں کبھی جاننے والوں سے بھی غلطی ہو جاتی ہے اس لئے تمہیں خاص طور پر اس کی مشق کرنی چاہئے۔ یعنی ماقبل سے وصل کی حالت میں ہمزہ کو تلفظ سے ساقط کر دیا جائے: اَلْاِسْمُ کو اَلِاسْمُ (= اَلِسْمُ)، فِي الْاِمْتِحَانِ کو فِي الِامْتِحَانِ (= فِلِمْتِحَانِ) پڑھا جائے۔

التاء المبسوطة والمربوطة

۷۔ تاء مبسوطه (ت) اکثر ضمیر واقع ہوتی ہے جو فعل ماضی کے آخر میں مخاطب اور متکلّم کے صیغوں کے ساتھ لاحق ہوتی ہے: فَعَلْتَ، فعلتما، فعلتم، فعلتِ، فَعَلْتُنَّ اور فَعَلْتُ۔ مگر فَعَلَتْ کی تاء ساکنہ ضمیر نہیں ہے بلکہ صرف علامتِ تانیث ہے۔ (دیکھو سبق ۴۱ تنبیہ ۴)

تاء مربوطہ زیادہ تر حرف تانیث کے طور پر استعمال ہوتی ہے: اِمْرُؤٌ سے اِمْرَءَةٌ، مَلِكٌ سے مَلِكَةٌ۔ کبھی اسم جنس اور واحد میں فرق کرنے کے لئے آتی ہے: شَجَرٌ (درخت) اسم جنس ہے ایک درخت کو شَجَرٌ نہیں بلکہ شَجَرَةٌ کہا جائیگا۔ اس ۃ کو تاء وحدت کہتے ہیں۔ کبھی مبالغہ کے لئے آتی ہے: علامة، فَهَّامَةٌ۔ مذکر و مؤنث دونوں پر ان الفاظ کا اطلاق ہوتا ہے۔ اس کو تاء مبالغہ کہینگے۔ کبھی صیغۂ منتهى الجموع[1] میں لگتی ہے: اَسَاتِذَةٌ (جمع اُسْتَاذٌ کی)، زَنَادِقَةٌ (جمع زندیق کی)۔ کبھی اسم منسوب کی جمع

[1] منتهى الجموع کے معنی ہیں "جموں کی انتہا" اس لئے کہ اس کی جمع الجمع نہیں بنتی (دیکھو سبق ۵۷، ۲)۔

ساتھ بھی یہ ۃ لگائی جاتی ہے: اَشَاعِرَةٌ (جمع اَشْعَرِیٌّ کی)، حَنَابِلَةٌ (جمع حَنْبَلِیٌّ کی)۔ کبھی کسی حرف کے عوض میں ۃ بڑھا دی جاتی ہے: عِظَةٌ (دراصل وَعْظٌ) میں واو کے عوض ۃ آخر میں لگا دی گئی ہے: شَفَةٌ (دراصل شَفَوٌ) آخر کی واو کے عوض ۃ لگا دی گئی ہے۔

تنبیہ ۳۔ لفظ کے درمیان تائے مبسوطہ اور تائے مربوطہ کی شکل یکساں ہو جاتی ہے: فَعَلَتْ، فَعَلَتَا، اِمْرَءَةٌ، اِمْرَءَتَانِ وغیرہ۔

مشق نمبر ۹۷

تنبیہ ۴۔ ذیل کی عبارت میں همزة الوصل اور همزة القطع کو پہچان کر صحیح تلفظ کرو۔

زار المدرسةَ العاليةَ امرؤٌ علّامة ومعه ابْنُهُ ورجلان اِثنان وامرءتان اثنتانِ وابنةٌ صغيرةٌ اِسمها عزيزةٌ، فاستقبلهم رئيس المدرسة استقبالا فائقًا[1] واكرمهم اكراما بليغًا[2]، ثمّ دار معهم الرئيسُ* وأراهُمْ غُرْفَةً غرفةً[3] من المدرسة، فلمّا نظروا فى جميع شُئُوْن[4] المدرسة[ع] بِاِمْعَان النّظر[5] اطْمأنّ قلوبهم وازْدَادُوا[6] اِبْتِهَاجًا[7]، وأُعْجِبُوا[8] بحسن الِانتظام اِعْجابًا[9]۔ وقُبَيْل الخروج من

[1] اونچے درجے کا۔ [2] انتہا درجے کا۔ [3] کمرہ۔ [4] شُئُوْن جمع ہے شَأْنٌ کی یعنی حالت۔ [5] نظر غور سے۔ [6] ازداد دراصل اِزْتَادَ باب اِفْتَعَلَ سے یعنی زیادہ ہونا۔ [7] خوش ہونا۔ [8] اَعْجَبَ خوش کرنا اُعْجِبَ اس کا مجہول ہے۔ اس کے معنی ہیں خوش ہونا۔ [9] مفعول مطلق ہے (دیکھو سبق ۴۳)۔

* دیکھو الرئیس پر لام عہد خارجی ہے کیونکہ اوپر اس کا ذکر ہو جانے سے مخاطب سمجھ لیگا کہ کونسا رئیس ہے۔ [ع] المدرسة پر بھی لام عہد خارجی ہے یعنی وہی مدرسۂ عالیہ۔

المدرسة القت سيدة منهم خطبةً أمام التلامذة، قائلةً[1] :۔

ايّها التلامذة الاعزّة اجتهدوا فی طلب العلم، فَاِنّه لا ينجح فی الامتحان اِلّا من اجتهد قبل الْاَوَانِ[2]۔ واعلموا اسعدكم الله اَنّه لاسعادة اِلّا بالانقياد للاساتذة والاِرْتقاء فی العلوم الدّينيّة والعقليّة۔ وعليكم بتَحْلِيَة[3] انفسكم بالفضائل۔ و الاجتناب عن الرّذائل[4]۔ واكرموا ابويكم واَحِبُّوا اِخوانكم واَخواتكم۔ ولا تباغَضُوا[5] ولا تحاسدوا[6] ولا تنابزوا[7] بالالقاب بِئْسَ الاِسْمُ الفُسُوقُ[8] بعد الْاِيمانِ، والسلام علی مَنِ اتَّبَعَ القرآنَ +

---

[1] حال ہے۔ یعنی کہتی ہوئی + [2] عین وقت + [3] آراستہ کرنا + [4] بُری خصلتیں + [5] باہم بغض نہ رکھو + [6] باہم حسد نہ کرو + [7] بدلقب نہ رکھو + [8] گالی گلوج +

سوالات نمبر ۱۸

(۱) عربی زبان میں حروف تقریباً کتنے ہیں؟

(۲) حروفِ عاملہ کے کتنے گروہ ہیں؟ ہر ایک گروہ کے کیا نام ہیں؟

(۳) حروفِ جارّہ کتنے ہیں اور کون کون سے؟

(۴) اسم کو نصب دینے والے حروف کون سے ہیں اور فعل کو نصب دینے والے کون سے؟

(۵) وَ، فَ اور ثُمَّ کون سے حروف ہیں اور اُن کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

(۶) واو کتنی قسم کا ہوتا ہے؟ مثالوں سے سمجھاؤ۔

(۷) فعل کو جزم دینے والے حروف کون سے ہیں؟

(۸) اِنْ کتنے معنوں میں آتا ہے۔ ہر معنی کے لئے اسے کیا لقب دیا جاتا ہے اور کیا عمل کرتا ہے؟

(۹) اَنْ کتنے قسم کا ہوتا ہے؟ ہر ایک قسم کا عمل کیا ہوتا ہے؟

(۱۰) مَا کون کون سے معنی میں آتا ہے اور کس کس نام سے موسوم کیا جاتا ہے؟

(۱۱) ایسے کون سے حرف ہیں جو کسی جگہ عاملہ ہوتے ہیں اور کسی جگہ غیر عاملہ؟

(۱۲) نَعَمْ اور بَلٰی کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

(۱۳) حروف الزیادۃ کون کون سے حرف ہیں اور کس موقع پر کونسا حرف زائد ہوتا ہے؟

(۱۴) حرف جب زائد ہوتا ہے اس وقت وہ عمل کرتا ہے یا بے عمل ہو جاتا ہے؟

(۱۵) اَلْ کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۱۶) لام تعریف کی قسمیں اور ان کی مثالیں بیان کرو۔

(۱۷) تاے مبسوطہ اور تاے مربوطہ کی قسمیں بیان کرو۔

اَلدَّرسُ الثَّالِثُ وَالخَمسُونَ

اَلجُمَلُ وَاَقسَامُهَا

اِسْنَادٌ، مُسْنَدٌ و مُسْنَدٌ اِلَيْهِ

۱۔ دو یا زیادہ لفظوں میں ایسی نسبت کو جس سے کلامِ تام یعنی جملہ بن جائے اس کو اسناد کہتے ہیں۔ اور جملہ کا وہ جزو جس کے متعلق کچھ کہا جائے مُسْنَدٌ اِلَیْہ کہلاتا ہے اور جو کچھ کہا جائے وہ مُسْند کہلاتا ہے: الولد جالسٌ جملۂ اسمیہ ہے اس میں ولد اور جالس میں ایک مخفی رابطہ ہے جس سے دونوں لفظ باہم مربوط ہیں۔ اسی رابطہ کو اسناد کہتے ہیں۔ اس جملہ میں ولد کے متعلق کہا گیا ہے جَالِسٌ، پس ولد تو مسند الیہ ہے اور جالسٌ مُسْنَد۔ اسی طرح جلس الولد جملۂ فعلیہ ہے۔ اس میں الولد کے متعلق کہا گیا ہے (جَلَسَ) پس اِس جملہ میں پہلا جزو (فعل) مُسند ہے اور دوسرا جزو (ولد) مُسْند الیہ ہے۔

۲۔ ان مثالوں سے تم نے سمجھ لیا ہوگا کہ مُسند الیہ جملۂ اسمیہ میں مبتدا ہوتا ہے اور جملۂ فعلیہ میں فاعل ہوتا ہے۔ اور یہ بھی سمجھ لیا ہوگا کہ مُسند جملۂ اسمیہ میں خبر اور فعلیہ میں فعل ہوا کرتا ہے۔ جملہ میں مفعول نہ تو مُسند ہوتا ہے نہ مُسند الیہ۔

۳۔ مذکورہ مثالوں سے یہ بھی سمجھ سکتے ہو کہ اسم تو مُسند الیہ بھی ہو سکتا ہے اور مُسند بھی۔ دیکھو اوپر کی مثال میں ولد بھی اسم ہے اور جالسٌ بھی اسم ہے۔ مگر فعل صرف مُسند

ہو سکتا ہے مسند الیہ نہیں ہو سکتا۔ اور حرف میں نہ مسند الیہ ہونے کی صلاحیت ہے نہ مُسْنَد ہونے کی ۔

اَقْسَامُ الْجُمَلِ

۴۔ تم نے حصۂ اوّل سبق ۶ میں پڑھا ہے کہ جملہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ اسمیہ جس کا پہلا جزو اسم ہو اور فعلیہ جس کا پہلا جزو فعل ہو۔ یہ تقسیم لفظی ترکیب کے لحاظ سے تھی۔

اب یہ بھی سمجھ لو کہ مفہوم کے اعتبار سے بھی جملے کی دو قسمیں ہیں۔ خبریّہ جس کے مفہوم کی تصدیق یا تکذیب ہو سکے: المدرسة مفتوحة یا فُتِحَتِ الْمَدْرَسَةُ۔ دیکھو پہلا جملہ اسمیہ ہے اور دوسرا فعلیہ۔ دونوں سے سمجھا جاتا ہے کہ مدرسہ کھولا گیا ہے۔ یہ ایک خبر ہے جس کو سچی خبر بھی کہہ سکتے ہیں اور جھوٹی بھی کہہ سکتے ہیں۔

دوسرا اِنْشائیّہ جس کا مفہوم تصدیق و تکذیب کے قابل نہ ہو: اِقْرَأْ یا وَلَدُ، لاتجلسی یا بِنْتُ۔ ان جملوں میں کوئی خبر نہیں ہے بلکہ کسی کام کے کرنے یا کسی کام سے روکنے کا حکم ہے۔ ایسے مفہوم کی نہ تصدیق ہو سکتی ہے نہ تکذیب۔ کیونکہ تصدیق یا تکذیب کا امکان صرف خبر میں ہوتا ہے ۔

۵۔ جملۂ انشائیہ (الجملة الانشائيةُ) کی گیارہ قسمیں ہیں:۔

(۱) اَمر: اَقِیمُوا الصَّلٰوۃَ

(۲) نہی: لَا تُشْرِكْ بِاللّٰہِ

(۳) استفہام: أَاِنَّكَ لَاَنْتَ یوسفُ؟

(۴) تمنّی (آرزو): لَیتَ الشَّبَابَ یعود

(۵) تَرَجِّی (اُمید): لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا

(اُمید ہے کہ اللہ اس کے بعد کوئی بات پیدا کردے)

(۶) نِدا: یا تلامذۃُ! فُزْتُمْ اِنِ اجْتَھَدْتُمْ

(۷) عَرْض یعنی وہ جملہ جس میں نرمی سے کسی امر کی درخواست کی جائے:
اَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَنَسْتَفِیدَ مِنْكَ (آپ ہمارے ہاں کیوں نہیں اترتے کہ ہم آپ سے فائدہ حاصل کریں)۔

(۸) قسم: تَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ (واللہ میں تمھارے بُتوں پر داؤں چلاؤں گا)

(۹) تعجّب: مَا اَحْسَنَ فاطمۃَ (فاطمہ کتنی خوبصورت ہے!)

(۱۰) عقود[1] یعنی وہ جملے جن سے لین دین اور نکاح وغیرہ منعقد ہو جاتے ہیں:
بِعْتُ، اِشْتَرَیْتُ، اَنْکَحْتُكَ فُلَانَۃَ (میں نے تجھ سے فلانہ کا نکاح کردیا)، قَبِلْتُ (میں نے قبول کرلیا)

[1] عُقُود جمع ہے عَقد کی یعنی گِرہ۔ گانٹھ۔

(۱۱) شرط: اِنْ تَتَعَلَّمْ تَتَقَدَّمْ (اگر تو سیکھ لیگا تو آگے بڑھ جائیگا)۔

جملہ دعائیہ بھی انشائیہ ہوتا ہے: السّلام علیك۔

مشق　　ذیل میں چند جملے تحلیل کے لئے لکھے جاتے ہیں)　　نمبر ۸۰

(۱) لَاتَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ (تم باہمی احسان (و مہربانی) کو فراموش نہ کرو)

(۲) أَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ؟

(۳) قَالَ اَنَا يُوْسُف

پہلا جملہ فعلیہ انشائیہ ہے کیونکہ اس میں فعل نہی ہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:۔

(لَاتَنْسَوْا) فعل نہی حاضر معروف، جمع مذکر، حالتِ جزمی میں۔ اس میں واو ضمیر بارز مرفوع متصل، (انتم) کے معنی میں ہے یہی ضمیر فعل کا فاعل ہے، اس لئے محلاً مرفوع ہے۔

(الفَضْلَ) مصدر ہے۔ مفعول بہ ہے اس لئے منصوب ہے۔

(بَيْنَ) ظرف مکان (دیکھو سبق ۴۳ - ۴) ہے۔ مفعول فیہ ہے۔ اس لئے منصوب ہے متعلقِ فعل، پھر مضاف بھی ہے۔

(كُمْ) ضمیر مجرور متصل، مضاف الیہ ہے محلاً مجرور۔

فعل، فاعل، مفعول بہ اور ظرف ملکر جملۂ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

دوسرا جملہ اسمیہ انشائیہ ہے کیونکہ اس میں استفہام ہے۔

(أَ) حرف استفہام۔ حرف کا کوئی اعراب نہیں ہوتا۔

(اِنَّ) حرف مشبّہ بالفعل

(كَ) ضمیر منصوب متّصل، مبنی، اِنَّ کا اسم یعنی مبتدا ہے اس لئے محلًّا منصوب کہا جائیگا۔ کَ کا زبر اعراب نہیں ہے۔

(لَ) حرف تاکید

(اَنْتَ) ضمیر مرفوع منفصل ہے۔ پہلی ضمیر کی تاکید کے لئے لایا گیا ہے۔ اس لئے اسے بھی محلًّا منصوب کہا جائیگا کیونکہ تاکید کا اعراب مُؤَکَّد کے تابع ہوتا ہے۔ (تاکید کا بیان آئندہ ہوگا)

(یوسفُ) خبر ہے اس لئے مرفوع ہے۔ غیر منصرف ہے اس لئے اس پر تنوین نہیں آئی۔

مبتدا اور خبر ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

———— ❖ ————

تیسرا جملہ فعلیہ خبریہ ہے۔

(قَالَ) فعل ماضی، مبنی بر فتحہ ہے۔ اس میں ضمیر مرفوع متّصل واحد مذکر غائب (هُوَ) مُستَتِر ہے جو اس کا فاعل ہے محلًّا مرفوع

(اَنَا) ضمیر واحد متکلّم مرفوع منفصل، مبنی ہے۔ مبتدا ہے اس لئے محلًّا مرفوع

(یوسف) خبر ہے اس لئے مرفوع ہے۔

مبتدا اور خبر سے جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ ہے قَالَ کا۔ اس لئے محلاً منصوب ہے۔

(یاد رکھو قَوْل کا مفعول بہ مقولہ کہلاتا ہے اور وہ جملہ ہوا کرتا ہے)۔

فعل قَالَ اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مشق نمبر ۱۸

ذیل کے مکتوب میں جملۂ خبریہ اور انشائیہ پہچانو :-

مکتوبٌ فی تَہْنِئَۃِ العِید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الیٰ حضرۃ الوالدِ المکرّم السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بِعیدِ الفطرِ ذی البَرکاتِ أُھْدِیْ * لِحَضْرَتِكَ الهَنَاءَ[1] مع السّلام

وَأَرْجُو ان یعودَ بِکُلِّ عِزٍّ * وإقبالٍ علیك بکلّ عام

وبعدُ فَإِنّی لَوِ اسْتَعَرْتُ[2] من حَسّانَ[3] فصاحتہ ومن بَدیعِ[4] الزّمان بلاغتہ لَمَا قَدَرْتُ علیٰ وصف ما فی الفُؤادِ[5] من عظیم الشّوق وعَواطف[6] الاحترام۔ کیف لا، ولسان البلاغۃ یَعْجِزُ عن شکر

---

[1] مبارکبادی۔ خوشگواری * [2] إِسْتِعَارَۃ عاریت لینا * [3] حَسّانُ بن ثابت المتوفی سنۃ ۵۴ھ آنحضرتؐ کے زمانے کا مشہور شاعر ہے جس نے آنحضرتؐ کی شان میں قصائد لکھے ہیں *

[4] بدیع الزمان الھمدانی المتوفی سنۃ ۳۹۸ھ ایک بڑا انشا پرداز ہے جس کی کتاب مقامات ھمدانی مشہور ہے * [5] فُؤَادٌ (ج أَفْئِدَۃٌ) دِل * [6] جمع ہے عاطفۃ کی۔ جذبہ شفقت *

اَیَادِیْکَ[1] الَّتِی غَمَرَتْنِی[2] سِجَالُهَا[3]، وَاتَّسَعَ[4] فِی مَیْدَانِ الْکَرَمِ مَجَالُهَا[5] -

یَا مَوْلَایَ! مَعَ اعْتِرَافِ الْعَجْزِ وَالتَّقْصِیْرِ اَرْفَعُ[6] لِمَعَالِیْکُمْ[7] عَرِیْضَةَ التَّهَانِی[8] بِاِقْبَالِ[9] الْعِیْدِ السَّعِیْدِ - اَعَادَهُ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ بِالْمَسَرَّاتِ وَالْعَیْشِ الرَّغِیْدِ[10] -

یَا لَیْتَ لَوْ کُنْتُ الْیَوْمَ اَمَامَ حَضْرَتِکُمْ فِی الْبَیْتِ، وَقَبَّلْتُ[15] اَیْدِی الْوَالِدَیْنِ الْمُعَظَّمَیْنِ الَّتِی بِظِلِّهِمَا تَرَبَّیْتُ[11]، وَتَلَقَّیْتُ[12] مَا تَلَقَّیْتُ فَمَا اَطْیَبَ عِیْدًا تَتَضَاعَفُ[13] فِیْهِ الْمَسَرَّاتُ، بِرُؤْیَةِ الْوَالِدَیْنِ وَلَثْمِ[14] خُدُوْدِ الْاِخْوَانِ وَالْاَخَوَاتِ - لَعَلَّ اللّٰهَ یُقَرِّبُ اَیَّامَ لِقَائِنَا، وَیُحَقِّقُ فِی الْقَرِیْبِ رَجَاءَنَا -

هٰذَا - وَاُهْدِی تَحِیَّةَ السَّلَامِ وَالتَّهْنِئَةَ لِاُمِّی الشَّفُوْقِ وَاَخَوِی وَاَخَوَاتِی وَالْاَعْمَامِ الْمُحْتَرَمِیْنَ - اَطَالَ اللّٰهُ بَقَاءَکُمْ وَبَقَاءَهُمْ لِلْعَبْدِ الْمَهْجُوْرِ -

خادمکم عبدالشکور

تنبیہ = جملۂ انشائیہ پر نشان کر دیا گیا ہے ۔

---

۱ احسانات ۔ ۲ غَمَرَ (ن) ڈبو دینا ۔ ۳ سَجْلٌ (ج سِجَالٌ) بڑا ڈول ۔ ۴ اِتَّسَعَ (در اصل اِوْتَسَعَ) کشادہ ہونا ۔ ۵ جولانگاہ ۔ جولانی ۔ ۶ رَفَعَ (لَہٗ) پیش کرنا ۔ ۷ مَعَالِیْ بلندیاں ۔ ادب کے لئے بولا جاتا ہے ۔ ۸ تہنیت ۔ مبارکبادی ۔ ۹ سامنے آنا ۔ ۱۰ بافراغت زندگی ۔ ۱۱ تَرَبّٰی پرورش پانا ۔ ۱۲ تَلَقّٰی حاصل کرنا ۔ ۱۳ تَضَاعَفَ دو چند ہونا ۔ ۱۴ بوسہ دینا ۔ ۱۵ قَبَّلَ بوسہ دینا ۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ

اَلْاِعْرَاب

تنبیہ ۱۔ اسم کے اعراب کا بیان پہلے حصے کے سبق ۱۰ اور ۱۱ میں اور فعل کا اعراب سبق ۲۰ میں لکھا جا چکا ہے۔ تاہم یہاں کسی قدر مزید توضیح کے ساتھ اس کا اعادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔

۱۔ لفظ معرب (دیکھو سبق ۱۰، ۱۰-۱) کی مختلف حالتیں جن علامتوں سے بتلائی جاتی ہیں انھیں اعراب کہتے ہیں۔

تنبیہ ۲۔ اعراب کا مقام لفظ کا آخری حرف ہے۔ لفظ میں ابتدائی اور درمیانی حروف کو جو حرکات و سکنات ہوتی ہیں انھیں اعراب نہیں کہنا چاہیے مگر انھیں بھی اعراب کہنے کا عام رواج ہو گیا ہے۔

۲۔ اعراب کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) اعراب بالحرکۃ (۲) اعراب بالحروف

(۱) اعراب بالحرکۃ یہ ہیں: رفع ـُ یا ـٌ، نصب ـَ یا ـً، جر ـِ یا ـٍ۔ یہ اسم کے اعراب ہیں۔ فعل کا اعراب رفع ـُ، نصب ـَ اور جزم ـْ ہے۔

تنبیہ ۳۔ یاد رکھو تنوین صرف اسم کا خاصّہ ہے۔ نہ فعل پر تنوین آتی ہے نہ حرف پر۔ اسم پر تنوین اس وقت نہیں آئیگی جب وہ معرف باللام یا مضاف یا غیر منصرف ہو۔

ضمہ ـُـ، فتحہ ـَـ، کسرہ ـِـ اور سکون ـْـ بھی اعراب کے نام ہیں۔ مگر یہ نام زیادہ تر مَبْنِیُّ الفاظ کی حرکات پر بولے جاتے ہیں۔ نیز ہر لفظ کی ابتدائی اور درمیانی حرکات کے لیے یہی نام استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثلاً رَجُلٌ کی ر کو منصوب نہیں بلکہ مفتوح کہا جائیگا۔ ج کو مرفوع نہیں بلکہ مضموم کہیں گے۔ البتہ ل کو مرفوع کہیں گے۔

(۲) اعراب بالحروف یہ ہیں :۔ ـَـا، ـِـیْ، ـَـانِ، ـَـیْنِ، ـُـوْنَ، ـِـیْنَ، نِ اور نَ ؛

تنبیہ ۴۔ ـُـوْ، ـَـا، ـِـیْ وغیرہ کے تلفّظ کا طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہر ایک حرکت کے ساتھ عارضی طور پر الف لگا کر تلفظ کرلو۔ مثلاً ـُـوْ کو اُوْ ـَـا کو آ اور ـِـیْ کو اِیْ کہو۔ (دیکھو سبق ۵ تنبیہ ۱)

(الف) ـُـوْ، ـَـا، ـِـیْ۔ یہ اَبٌ، اَخٌ، حَمٌ، هَنٌ، فَمٌ اور ذُوْ کا اعراب ہے، جب کہ وہ یائے متکلم (ی) کے سوا کسی اور اسم یا ضمیر کی طرف مضاف ہوں: ابوك (حالت رفعی)، اباك (حالت نصبی)، ابیك (حالتِ جرّی) لیکن جب مذکورہ اسماء (بجز ذُوْ کے) ضمیر متکلم کی طرف مضاف ہوں تو ان کا کوئی اعراب نہ ہوگا، بلکہ تینوں حالت میں یکساں پڑھے جائیں گے: جَاءَ اَبِیْ، رَاَیْتُ اَبِیْ، قلت لِاَبِیْ (دیکھو سبق ۱۱-۲) ؛

تنبیہ ۵۔ لفظ ذُوْ عموماً اسم ظاہر ہی کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ ضمیر کی طرف شاذ و نادر ہی مضاف ہوجاتا ہے۔

تنبیہ ۶۔ فَم کے ساتھ یہ اعراب لگنے کے وقت میم گرادی جاتی ہے: فُوْكَ، فَاكَ، فِیْكَ کہا جاتا ہے۔ فَمٌ کو اعراب بالحرکۃ بھی لگا سکتے ہیں: فَمُكَ، فَمَكَ، فَمِكَ ؛

تنبیہ ۷۔ مذکورہ اسماء ستّہ کا جو اعراب لکھا گیا ہے وہ اس وقت ہوگا جب وہ مکبّر (غیر مصغّر) ہوں اس لئے یہ اسماء ستّہ مُکبّرہ کے نام سے مشہور ہیں جب یہ مصغر ہوں تو ان کا اعراب معمولی اسموں کی طرح رفع، نصب اور جر سے ہوگا: اُخَيٌّ اُخَيًّا، اُخَيٍّ وغیرہ (مکبر اور مصغر کا بیان دیکھو سبق ۴۷-۶ میں)۔

(ب) َ ـانِ، َ ـيْنِ۔ اسم تثنیہ کا اعراب ہے: مُسْلِمَانِ، مُسْلِمَيْنِ۔

(ج) ُ ـوْنَ، ِ ـيْنَ۔ جمع سالم مذکر کا اعراب ہے: مُسْلِمُوْنَ مُسْلِمِيْنَ۔

(د) نِ۔ مضارع کے تثنیہ کا اعراب ہے: یفعلانِ، تفعلانِ۔

(ہ) نَ۔ مضارع جمع مذکر کا اور واحد مؤنث مخاطبہ کا اعراب ہے: يَفْعَلُوْنَ، تَفْعَلُوْنَ، تَفْعَلِيْنَ۔

تنبیہ ۸۔ مضارع کے مذکورہ صیغوں میں نِ اور نَ صرف حالتِ رفعی میں لگائے جاتے ہیں۔ حالتِ نصبی وجزمی میں یہ نون حذف کر دیئے جاتے ہیں: لن یفعلا، لن یفعلوا، لن تفعلی۔ اسی طرح لم تفعلا وغیرہ۔ (دیکھو سبق ۲۰ کی گردانیں)۔

تنبیہ ۹۔ تثنیہ وجمع کا نون اِعراب کی علامت ہے اسی لیے نونِ اِعرابی کہلاتا ہے۔

تنبیہ ۱۰۔ اسم میں تثنیہ کا الف اور جمع کا واو علامتِ اعراب ہیں اسی لئے ان میں تغیّر ہوا کرتا ہے (دیکھو اوپر تثنیہ اور جمع کی مثالیں) لیکن فعل میں وہ اعراب کا جزو نہیں بلکہ ضمیریں ہیں۔ ان میں کبھی تغیر نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح يَفْعَلْنَ اور تَفْعَلْنَ کا نون اعراب نہیں بلکہ ضمیر ہے اس لیے اس میں کبھی تغیر نہیں ہوتا بلکہ ماضی سے مضارع اور امر تک اسی طرح قائم رہتا ہے۔

اعراب لفظی اور تقدیری یا محلی

۳۴۔ جس جگہ اعراب کے تلفظ میں اشکال یا ثِقَل (بوجھ) نہ ہو، وہاں تو اعراب صاف صاف لگائے جاتے ہیں۔ انھیں اعراب لفظی کہتے ہیں۔ لیکن جہاں اعراب کا تلفظ مشکل یا ثقیل ہو وہاں مجبوراً اعراب نہیں پڑھے جاتے جیسے مُوسٰی اور عصًا اسم مقصور ہیں کیونکہ آخر میں الف مقصورہ (دیکھو سبق ۳۸ تنبیہ ۱) لگا ہوا ہے۔ ان پر تینوں حالتوں میں اعراب نہیں پڑھا جاسکتا: جاءَ موسٰی، رأیت موسٰی، جَاءَ بِمُوسٰی[1]۔

ایسے لفظوں پر حسبِ موقع اعراب فرض کرلیا جاتا ہے۔ ایسے فرضی اعراب کو تقدیری یا محلی اعراب کہتے ہیں (دیکھو سبق ۱۰-۸ اور سبق ۳۸ تنبیہ ۱)۔

قاضٍ یا القاضی، جارٍ یا الجاری اسم منقوص یا ناقص (دیکھو سبق ۱۰-۹) ہیں ان پر حالتِ رفعی وجرّی میں اعراب تقدیری ہوگا۔ صرف حالتِ نصبی میں اعراب لفظی ہوگا: جاء قاضٍ، رأیتُ قاضیًا، مررتُ علٰی قاضٍ[2]، اسی طرح جاء القاضیْ، رأیت القاضیَ، مررت علی القاضیْ۔

---

[1] موسٰی کو لے آیا۔ [2] میں گذرا (میرا گذر ہوا) ایک قاضی پر۔

سوالات نمبر ۱۸ ب

(۱) اعراب کی تعریف کرو۔

(۲) اعراب کا مقام کہاں ہے؟

(۳) لفظ کے ابتدائی اور درمیانی حروف کی حرکات و سکنات کو اعراب کہنا چاہیے؟

(۴) علامات اعراب کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۵) مبنی کے حرکات و سکنات کے کیا نام ہیں؟

(۶) اسم کے اعراب کے کیا نام ہیں اور فعل کے اعراب کے کیا نام ہیں؟

(۷) اسمائے ستہ مکبرہ کا اعراب بیان کرو، اور وہ جب مصغر ہوں تو کیا اعراب ہوگا

(۸) نَ اور نِ کس کا اعراب ہے؟

(۹) یفعَلانِ اور یفعَلُونَ میں اور مُسلِمانِ اور مُسلِمونَ میں علامت اعراب کیا ہے؟

(۱۰) یفعلْنَ اور تفعَلْنَ میں نون کیسا ہے؟

(۱۱) اعراب کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۱۲) عیسٰی اور صُغریٰ جیسے اسموں کو کیا نام دیتے ہیں اور تینوں حالتوں میں ان کا اعراب کیا ہوگا؟

(۱۳) ماضٍ، رامٍ، القاضی جیسے اسموں کو کیا کہتے ہیں اور اُن کا اعراب تینوں حالتوں میں کیسا ہوگا؟

اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ وَالْخَمْسُوْنَ

اِعْرَابُ الْفِعْلِ

تنبیہ ۱۔ چونکہ اسم کے اعراب کا بیان طویل ہے۔ اس لئے پہلے فعل کے اعراب کا بیان کیا جاتا ہے +

أ۔ فعل ماضی اور امر تو مبنی ہیں۔ صرف فعل مضارع (جب کہ نون جمع مؤنث سے خالی ہو) معرب ہے +

مضارع کا اعراب رفع، نصب اور جزم ہے۔ پانچ صیغوں (یَفْعَلُ، تَفْعَلُ، تَفْعَلُ، اَفْعَلُ اور نَفْعَلُ) کا رفع ضمّہ ـُ سے، نصب فتحہ ـَ سے اور جزم سکون ـْ سے آتا ہے۔ باقی صیغوں میں سے جمع مؤنث کے دو صیغے (یَفْعَلْنَ اور تَفْعَلْنَ) تو مَبْنی ہیں۔ بقیہ سات صیغوں کا رفع نون اعرابی سے آتا ہے۔ نصب اور جزم حذفِ نون سے +

فعل مضارع دراصل مرفوع ہوتا ہے لیکن چند عارضوں سے منصوب یا مجزوم ہوتا ہے +

مواضع نصب الفعل

۲۔ جب مضارع پر حروفِ ناصبہ (اَنْ، لَنْ، کَیْ [یا لِکَیْ] اور اِذَنْ) داخل ہوں تو وہ منصوب ہو جاتا ہے :-

تم نے درس ۴۹ میں پڑھا ہے أَنْ[1] سے مضارع میں مصدری معنی پیدا ہوتے ہیں: أَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ یعنی صِيَامُكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ (تمہارا روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے)۔

تنبیہ ۲۔ اکثر أَنْ کا ترجمہ اُردو میں "کہ" کیا جاتا ہے: جِئْتُ أَنْ أَرَاكَ (میں آیا کہ تجھے دیکھوں)۔

لَنْ[1] سے نفی اور تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں: لَنْ نَعْبُدَ غَيْرَ اللّٰهِ (ہم اللہ کے سوا کسی کی پرستش ہرگز نہ کرینگے)۔

كَيْ[1] (یا لِكَيْ) سبب بتانے کے لئے آتا ہے: أَسْلَمْتُ كَيْ أُفْلِحَ۔

إِذَنْ[1] (إِذًا بھی لکھتے ہیں) جواب کے وقت مضارع پر داخل ہوتا ہے: کسی نے کہا أَسْلَمْتُ تو اس کے جواب میں کوئی کہے إِذًا[2] تُفْلِحَ۔

۳۔ اس درس میں خاص سمجھنے کی بات یہ ہے کہ ذیل کے چار مقاموں میں أَنْ مقدّر[3] ہوتا ہے جس کی وجہ سے مُضارع کو نصب پڑھا جاتا ہے:۔

۱) لام الجحود یعنی جو لام کان مَنْفِيّہ کے بعد واقع ہو اس کے بعد: مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ (اللہ تعالیٰ اُنھیں عذاب دینے والا نہیں ہے جبکہ تو اُن میں موجود ہو) یہاں "لِيُعَذِّبَ" "لِأَنْ يُعَذِّبَ" کے معنی میں ہے

۲) حَتّٰی کے بعد: لَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتّٰی يَأْذَنَ لِي أَبِي[4]

---

[1] إِذَنْ کے معنی ہیں "تب" یا "تب تو"۔ [2] تب تو تو فلاح پائیگا۔
[3] مقدّر اس لفظ کو کہتے ہیں جو عبارت میں بولا نہ جائے لیکن اس کے معنی لئے جائیں۔
[4] میں اس سرزمین سے ہرگز نہ ہٹوں گا، یہاں تک کہ میرے والد مجھے اجازت دیں۔

۳) اَوْ کے بعد جبکہ وہ اِلیٰ یا اِلَّا کے معنٰی میں ہو: لَاَلْزِمَنَّكَ اَوْ تُعْطِيَنِي حَقِّيْ (میں ضرور تیرے ساتھ لگا رہونگا یہاں تک کہ تو مجھے میرا حق دیدے) یہاں اَوْ تُعْطِيَ کے معنی اِلیٰ اَنْ تُعْطِيَ ہیں +

۴) لامِ کَیْ کے بعد۔ یعنی وہ لام جو کَیْ کے معنی میں ہو: جِئْتُكَ لِاُكَلِّمَكَ (میں تیرے پاس آیا تاکہ تجھ سے گفتگو کروں) لِاُكَلِّمَ کے معنی ہیں کَیْ اَنْ اُكَلِّمَ +

۵) فَ[1] کے بعد بھی مضارع منصوب پڑھا جاتا ہے جبکہ وہ

(۱) امر کے جواب میں آئے: تَعَلَّمْ فَتُفْلِحَ (علم سیکھ تاکہ فلاح پائے)

(۲) نہی کے جواب میں آئے: لَا تَعْجَلْ فَتَنْدَمَ (جلدی نہ کر کہ نادم ہو جائے)

تنبیہ ۳۔ اگر امر و نہی کے بعد مضارع پر فَ داخل نہ ہو تو مضارع کو جزم پڑھا جائیگا: تَعَلَّمْ تُفْلِحْ (سیکھ فلاح پائیگا) لَا تَعْجَلْ تَنْدَمْ (جلدی نہ کر شرمندہ ہوگا) +

(۳) یا استفہام کے بعد آئے: اَيْنَ بَيْتُكَ فَاَزُوْرَكَ؟ (۴) یا تمنّی کے بعد: لَيْتَ لِيْ مَالًا فَاُنْفِقَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (کاش کہ میرے پاس مال ہوتا کہ میں اُسے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا)۔ (۵) یا عرض (التماس) کے بعد: اَلَا تَحُلُّ بِنَادِيْنَا[2] فَتُكْرَمَ (آپ ہماری مجلس میں کیوں نہیں آتے کہ آپ کی عزت کی جائے)۔ (۶) یا نفی کے بعد: لَمْ يَأْتِنَا فَنُعْطِيَهُ الْكِتَابَ (وہ ہمارے پاس نہیں آیا کہ ہم اُسے کتاب دیتے) +

[1] اس فَ کو فاء السببیہ کہتے ہیں + [2] نَادِی = مجلس۔ جماعت +

۶) واو معیت کے بعد جبکہ وہ مذکورہ مقامات میں آئے: اَسْلِمْ وَتُفْلِحَ (تو مسلمان ہو جا معًا فلاح پائیگا)۔ لَاتَنْہَ عَنْ خُلُقٍ وَتَأْتِیَ مِثْلَہٗ (کسی خصلت [کام] سے منع نہ کر باوجودیکہ اس جیسا کام تو خود کر رہا ہے)۔

تنبیہ ۴۔ عَلِمَ اور اس کے مشتقات کے بعد اَنْ آئے تو اسے اَنَّ کا مُخَفَّف سمجھا جائے۔ وہ فعل مضارع کو نصب نہ دیگا:

عَلِمَ اَنْ سَیَکُوْنُ مِنْکُمْ مَرْضٰی (دیکھو سبق ۴۹)۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۶

اِرْتَاضَ (یَرْتَاضُ) ریاضت کرنا، ورزش کرنا	تَمَھَّدَ (۴) تیار ہونا
اَسِیَ (ی۔س) غمگین ہونا	جَادَ (و۔ن) سخاوت کرنا
اَنْجَحَ (۱) کامیاب کرنا	خَابَ (ی۔ض) ناکام ہونا
اِصَّدَّقَ (=تَصَدَّقَ) صدقہ دینا	خَیْطٌ (ج خُیُوْطٌ) تاگا
اِسْتَسْھَلَ (۱۰) آسان جاننا	دَنَا (و۔ن) قریب ہونا
اَضَلَّ (۱) گمراہ کرنا	الرِّیَاضَۃُ الْجِسْمَانِیَّۃُ ورزش
اِنْتَقَضَ (۱) توڑنا	زَھِدَ (ف) بے رغبت ہونا
تَبَیَّنَ (۴) ظاہر ہونا، پتہ چلانا	سَادَ (و۔ن) سردار ہونا
ثَابَرَ (۳) ثابت قدم رہنا	ضَئِیْلٌ کمزور، ناتوان
تَھَذَّبَ (۴) درست ہونا، مہذب ہونا	عَصٰی (یَعْصِیْ) نافرمانی کرنا
	نَظَمَ (ض) پرونا

مشق نمبر ۸۲

تنبیہ ۵- ذیل کی مثالوں میں مضارع کے ہر ایک صیغے کو دیکھو مرفوع ہے یا منصوب، اگر منصوب ہے تو کیوں ؟ اور علامتِ نصب کیا ہے ؟

(۱) اَللّٰھُمَّ اِنِّی اعوذ بك مِن اَنْ اُشرِكَ بك شیئًا (۲) لاتکسل کی لاتخیبَ فی مرادك (۳) ھل تُضیع اوقاتَك فاذًا تکونَ من الخاسرین (۴) صُم حتّٰی تغیبَ الشمسُ (۵) ثابِرْ علی الاجتهاد حتّٰی تحصلَ فی مستقبلِك منزلةً واعتبارًا لانّ الکسلَ ماکانَ لِیُنْجِحَ احدًا (۶) ماکنتُ لِاُخلف الوعدَ ولم تکن لِتَنْقضَ العهد (۷) کن زاهدًا فی الدنیا لِتذوقَ حلاوةَ الجنّة (۸) تَاْجِرْ فَتَرْبَحَ (۹) جُودوا فتَسُودوا (۱۰) لاتتعرّضوا لتغیّرات الجوّ فتمرَضوا (۱۱) متی تسافر فاُسافرَ معك (۱۲) هلّا تتعلّمُ ایّها الولد فیتهذّبَ عقلُك، ویتمهّدَ لك سبیلُ التقدُّم لانّ نجاح المرء بقدر علمه (۱۳) قال صدیقی اِنّی اقرء لیلًا فی نورٍ ضئیلٍ، فقلت اِذَنْ توذِیَ عینَیْكَ فاجتنب المطالعة لیلًا ما استطعتَ لئلّا یضعُفَ بصرُك (۱۴) قال رسول الله (صلّی الله علیه وسلّم) والّذی[1] نفسُ محمّد بیده لا تؤمنون حتّٰی تحابُّوا[2]

---

[1] واو قسمیہ ہے یعنی قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔ [2] یہاں تک کہ باہم محبت کرو۔
عہ تاجر (۴) باہم لین دین یعنی تجارت کرنا۔ تاجِرْ امر ہے۔

(۱۵) لَیْتَ الکواکبَ تدْنُو لِیْ فأَنظِمَہا (مصراع)

(۱۶) لَاَسْتَسْہِلَنَّ الصَّعبَ اَوْاُدْرِکَ المُنٰی
فما انْقادتِ الاٰمالُ اِلّا لِصابرٍ } شعر

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) لن تنالوا البِرَّ حتّٰی تُنفقوا ممّا تُحِبّون (۲) کَیْ نُسبّحکَ کثیرا ونذکرکَ کثیرا (۳) لِکَیْلا تأْسَوْا علی ما فاتکم ولا تفرحوا بِما اٰتٰکم (۴) کلوا واشربوا حتّٰی یتبیّن لکم الخیطُ الابیض من الخیط الاسود من الفجر (۵) ولا تتّبعِ الھوٰی فیُضِلّکَ عن سبیل اللہ (۶) من ذا الّذی یقرضُ[لہ] اللہَ قرضًا حسنًا فیضٰعِفَہ لہ اَضعافًا کثیرۃً ۔

مشق　　عربی میں ترجمہ کرو　　نمبر ۸۳

(۱) اے ہمارے رب ہم تیرے پاس پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ ہم تیری نافرمانی کریں (۲) اپنے اوقات ضائع نہ کرو تاکہ اپنی مُراد میں ناکام نہ رہو (۳) کیا تو سُستی کرتا ہے تب تو جاہل ہی رہیگا (۴) کوشش کر یہاں تک کہ اپنا مقصد حاصل کرلے (۵) تجارت کرو کہ نفع پاؤ (۶) ہم اپنے وطن کی آزادی کے لئے کوشش کرتے رہیں گے یہاں تک کہ [اَوْ] مقصد کو پہنچ جائینگے (۷) نہ تو سُست تاجر نفع پانے والا تھا نہ محنتی تاجر

لہ اَقرَضَ (۱۰) قرض دینا ۔

ٹوٹا پانے والا (۸) متفق ہو جاؤ تاکہ مستقل [آزاد خود مختار] ہو جاؤ (۹) کاش کہ میں جوان ہوتا تو مجاہدین کی صف میں کھڑا ہوتا (۱۰) تم اہلِ مغرب کے تسلط سے ہرگز نجات نہیں پاؤگے یہاں تک کہ ان کی مانند علوم و فنونِ جدیدہ سیکھ لو اور اپنی قوم کے لئے ایثار کرنے لگو (۱۱) قرآن مجید میں غور [فکر] کیوں نہیں کرتا کہ تجھ پر ہدایت کا دروازہ کھولا جائے (۱۲) خواہش کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمھیں اللہ کے راستے سے نہ بھٹکا دے۔

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالْخَمْسُوْنَ

مواضع جزم الفعل

۱۔ تم نے درس ۲۰ اور ۴۹ میں حروف جازمۃ الفعل المضارع کا بیان پڑھا ہے۔ اب یہ بھی یاد رکھو کہ چند اسم بھی ایسے ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں اور اِنْ شرطیہ (دیکھو درس ۲۰-۳) کی مانند دو جملوں یعنی شرط اور جزا پر داخل ہوتے ہیں اس لئے انھیں اسماء الشرط یا کَلِمُ الْمُجَازَاۃ[1] کہا جاتا ہے۔ وہ حسب ذیل ہیں :۔

مَنْ (جو شخص)، مَا (جو چیز، جو کچھ)، اَنّٰی (جس طرح۔ جہاں کہیں)، مَتٰی (جب کبھی)، اَیَّانَ (جب کبھی)، اَیْنَمَا (جہاں کہیں)، کَیْفَمَا (جب بھی)، مَھْمَا (جو کچھ) حَیْثُمَا (جہاں کہیں)، اَیٌّ (جو کوئی۔ مذکر)، اَیَّۃٌ (جو کوئی۔ مؤنث)۔

[1] باہمی جزاء معاوضہ دینے کے کلمے۔

تنبیہ ۱۔ مذکورہ الفاظ میں ۱ سے ۵ تک، نیز أَیْنَ، کَیْفَ، أَيٌّ اور أَیَّةٌ اسم استفہام بھی ہیں (دیکھو درس ۱۳) اور مَنْ، مَا، أَيٌّ اور أَیَّةٌ اسم موصول بھی ہیں (دیکھو درس ۴۲)۔ ان دونوں صورتوں میں وہ الفاظ کوئی عمل نہیں کرتے: مَنْ یَقْرَءُ (کون پڑھتا ہے؟)، ھٰذَا مَنْ یُعَلِّمُنِي (یہ وہ شخص ہے جو مجھے سکھلاتا ہے)۔

۲۔ مذکورہ اسماء الشرط إِنْ شرطیہ کی طرح دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں جبکہ دونوں مضارع ہوں:۔

(۱) مَنْ یَعْمَلْ سُوْءًا یُجْزَ بِهٖ (جو شخص کوئی برائی کریگا اسے اس کا بدلہ دیا جائیگا)

(۲) مَا تَفْعَلُوا مِنْ خَیْرٍ یَعْلَمْهُ اللّٰهُ (تم جو کچھ بھلائی [کی قسم میں] سے کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے)

(۳) مَهْمَا تُعْطِ تُجْزَ (تو جو کچھ دیگا تجھے اس کا معاوضہ دیا جائیگا)

(۴) مَتٰی تَسْعَیَا تَنْجَحَا (تم دونوں جب بھی کوشش کروگے کامیاب ہوگے)

(۵) أَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُمُ الْمَوْتُ (تم جہاں کہیں ہوگے موت تمھارے پاس پہنچ جائیگی)

(۶) کَیْفَمَا تَکُوْنُوْا یَکُنْ قُرَنَاءُکُمْ (جیسے تم رہوگے [ویسے ہی] تمھارے ساتھی ہونگے)

(۷) أَیَّةَ سُوْرَةٍ تَقْرَأْ تَسْتَفِدْ مِنْهَا (تو کوئی سی سورۃ پڑھیگا اس سے فائدہ حاصل کریگا)

تنبیہ ۲۔ مذکورہ مثالوں میں پہلے فعل یا جملہ کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوتا ہے۔

۳۔ مذکورہ کلمات میں سے مَنْ ذَوِي العقول[۱] کے لئے ہے۔ اور یہی

---

[۱] یعنی عقل والے۔ انسان، جن اور فرشتوں کو عاقل اور باقی مخلوق کو غیر عاقل مانا گیا ہے۔

کثیر الاستعمال ہے۔ مَا اور مَہْمَا غیر ذوی العقول کے لئے، مَتٰی اور اَیَّانَ زمان کے لئے، اَیْنَمَا اور حَیْثُمَا مکان کے لئے، اَنّٰی مکان اور زمان دونوں کے لئے آتا ہے۔ اَیٌّ اور اَیَّۃٌ مذکورہ معانی میں سے ہر ایک کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

تنبیہ ۳۔ اَنّٰی کبھی کَیْفَ اور مَتٰی کے معنی میں آتا ہے: قَالَ اَنّٰی یُحْیِیْ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا (اس نے کہا اللہ اس کو کس طرح یا کب زندہ کریگا؟)

۴۔ مضارع جب امر کے جواب میں واقع ہو تب بھی مجزوم ہوتا ہے: اُسْکُتْ تَسْلَمْ (خاموش رہ سلامت رہیگا)، یہ جزم اس وقت ہوگا جبکہ جملے کے شروع میں اِنْ (اگر) کے معنی پیدا کئے جا سکتے ہوں، چنانچہ مذکورہ مثال میں کہہ سکتے ہیں "اِنْ تَسْکُتْ تَسْلَمْ" (اگر تو خاموش رہیگا تو سلامت رہیگا)

۵۔ جبکہ شرط کے جواب میں (بعد والے جملے میں) جزا ہونے کی صلاحیت نہ ہو یعنی وہ جملہ اسمیہ ہو یا اَمر یا نہی ہو یا اس فعل پر مائے نافیہ یا لَنْ یا قَدْ یا سِیْن یا سَوْفَ داخل ہو یا وہ فعل جامد ہو یعنی جن فعلوں سے ہر قسم کی گردانیں مستعمل نہ ہوں، جیسے لَیْسَ، عَسٰی وغیرہ، تو اُس جواب پر فَ[1] داخل کرنا ضروری ہے:

(۱) اِنْ یَمْسَسْکُمُ اللّٰهُ بِخَیْرٍ فَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ　　جواب میں جملہ اسمیہ ہے

(۲) ان کنتم تُحِبُّون اللّٰه فاتَّبِعونی　　"　فعل امر ہے

(۳) فَاِنْ تَوَلَّیْتُم فما سَاَلْتُکُم من اَجْرٍ　　"　مانافیہ داخل ہے

[1] اس فا کو حرفِ تعقیب کہتے ہیں۔

(۴) وماتفعلوا من خیرٍ فلن تُكفَرُوہ[1] — جواب میں لَنْ داخل ہے

(۵) اِنْ یَسْرِقْ فقد سرق اَخٌ لہٗ — ” قد ”

(۶) اِن خِفتم عَیْلَةً[2] فسوف یُغنیکُمُ اللہ — ” سَوْفَ ”

(۷) اِن تَرَنِ[3] اَنَا اَقَلَّ منك مالًا و ولدًا فعسٰی — ” فعل جامد ”

ربّی اَنْ یُؤْتِیَنِ خیرًا مِنْ جَنَّتِك

ذیل کے شعر میں اسی طرف اشارہ ہے :-

اَسمیّةٍ طَلَبِیّةٍ وبِجَامِدٍ ✦ وبِمَا ولَنْ[4] وبِقَدْ وبِالتَّسْوِیفِ[5]

یعنی جملہ اسمیہ ہو، طَلَبِیَّہ یعنی امر ونھی ہو اور فعل جامد کے ساتھ، اور ما، لَنْ، قد اور سین و سَوف کے ساتھ ہو [تو جواب پر ف داخل ہوگا] ✦

۶- جبکہ جزا فعل مضارع ہو اور امثلۂ مذکورہ کے زمرے سے خارج ہو تو اس پر ف لگانا یا نہ لگانا دونوں جائز ہے :

اِنْ یَکُنْ منکم اَلْفٌ یَغلِبُوا اَلْفَیْنِ[6]۔ وَمَنْ عاد فَیَنْتَقِمُ اللہُ منہ[7]

تنبیہ ۴- تم نے درس ۳۳ میں پڑھا ہے کہ حالتِ جزمی میں فعل ناقص (معتل اللام) کے آخر کا حرف حذف کر دیتے ہیں : تَرٰی

---

[1] تم جو کچھ بھلائی کروگے تو ہرگز ناشکری نہ کئے جاؤگے۔ یعنی ضرور تمھیں اس کا معاوضہ دیا جائے گا ✦

[2] افلاس ✦ [3] تَرَنِ دراصل ترانی ہے۔ ترٰی کا الف حالتِ جزمی کی وجہ سے گرگیا۔ اور آخر سے یائے متکلم کا حذف کرنا کثیر الاستعمال ہے۔ اسی طرح یُؤْتِیَنِ = یُؤْتِیَنِیْ سے یائے متکلم حذف ہے۔ معنی ہیں، اگر تو مال و اولاد کے لحاظ سے مجھے اپنے سے کمتر پاتا ہے تو امید ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے بہتر باغ دیگا ✦

[4] ... [5] کسی فعل پر سَوف داخل کرنا ✦ [6] اگر تم میں سے ایکہزار (مجاہد) ہوں تو دو ہزار (کافروں) پر غالب آجائیںگے ✦

[7] اور جو شخص (دوبارہ) پھر [illegible] تو اللہ [illegible] اس سے انتقام لیگا ✦

سے لَمْ تَرَ، اُدْعُوْ سے لَمْ اُدْعُ، تَرْمِيْ سے لَمْ تَرْمِ ‹

مشق		ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو		نمبر ۸۴

(۱) مَنْ يَعْمَلْ سُوْءً يُجْزَ بِهٖ

(۲) ان لم تغلب عدوّك فدارِ[1]

(۳) ما[2] تفعلوا من خيرٍ فلن تُكْفَرُوْهُ

(مَنْ) اسم الشرط، مبنی، محلاً مرفوع کیونکہ مبتدا ہے۔

(يَعْمَلْ) فعل مضارع، جو اسم الشرط کی وجہ سے مجزوم ہے۔ اس میں ضمیر فاعل ہے راجع ہے مبتدا کی طرف جو محلاً مرفوع ہے۔

(سُوْءً) مفعول بہ ہے۔ اس لئے منصوب ہے۔

فعل و فاعل و مفعول ملکر جملۂ فعلیہ ہو کر خبر ہے مبتدا (مَنْ) کی، مبتدا و خبر ملکر جملۂ اسمیہ ہو کر شرط ہے۔

(يُجْزَ) [= يُجْزٰى = يُجْزَىُ] فعل مضارع مجہول، ناقص یائی، اسم شرط کی وجہ سے مجزوم ہے۔ جس کی علامت آخر سے حرفِ علت کا اسقاط ہے۔ اس میں جو ضمیر ہے وہ نائب الفاعل ہے محلاً مرفوع

(بِ) حرف جارہ (ہٖ) ضمیر مجرور متصل۔ جار و مجرور ملکر متعلق فعل۔ فعل مجہول اپنے نائب الفاعل و متعلق کے ساتھ جملۂ فعلیہ

[1] دارِ امر ہے مُدَارَاةٌ سے۔ یعنی خاطر مدارات کر ‹ [2] مَا اسم الشرط ہے جازم فعل ہے۔ محلاً منصوب کیونکہ تفعلوا کا مفعول ہے، فعل پر مقدم ہے ‹

ہو کر جزا ہے۔ شرط اور جزا ملکر جملۂ شرطیہ ہوا ۔

اسی طرح اور جملوں کی تحلیل کرلو ۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۷۴

اَصَابَ (ا۔ و) کسی کام کو صحیح طور پر انجام دینا۔ تیر وغیرہ کا ٹھیک نشان پر لگنا۔ پہنچنا	سَدِیْدٌ (ج سِدَادٌ) مضبوط۔ درست
خَالَ (یَخَالُ) خیال کرنا	صَانَعَ (۳) کسی کے ساتھ موافقت کرنا
خَفِیَ (س) چھپنا (۱) چھپانا	ضَرَّسَ (۲) چبانا
خَلِیْقَةٌ خصلت	قُدْوَةٌ پیشوا۔ رہنما
دَارٰی (ی۔۳) خاطر مدارات کرنا	لَطَفَ (ن۔ بہ) مہربانی کرنا (ك) پاکیزہ ہونا
ذِکْرٰی یاد۔ نصیحت۔ نصیحت کرنا	مَنْسِمٌ چوپائے جانور کا کھر۔ ٹاپ
سَحَرَ (ف) جادو کرنا	نَابٌ (ج اَنْیَابٌ) سُولا۔ دانت
سَیِّئَةٌ (ج سَیِّئَاتٌ) بُرائی	وَطِئَ (س) روندنا
	وَقَّرَ (۲) عزت کرنا

مشق نمبر ۸۵

تنبیہ ۵۔ ذیل کے جملوں میں مضارع کے جزم کی وجہ اور علامت پہچانو اور بعض جملوں میں جزا کے ساتھ ف لگا ہوا ہے اس کا سبب معلوم کرو ۔

(۱) من لا یَرْحَمْ لا یُرْحَمْ [الحدیث] (۲) من لا یرحمْ صغیرَنا ولا یُوَقِّرْ کبیرَنا فلیس مِنّا [الحدیث] (۳) من لا یُکْرِمْ ضیفَہ فلیس

مِنَّا [الحدیث] (۴) متی تحسن اخلاقک یکثر احبابك (۵) حیثما
یدخل نور الشمس یصعب دخول الطبیب (۶) اجتهدوا ایها
الآباء فی ان تکونوا قدوۃً حسنۃً لاولادکم لانکم کیفما تکونوا
یکن اولادکم (۷) اِرحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء [الحدیث]
(۸) قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِکْرٰی حبیبٍ ومنزلٍ [مصراع]

اشعار

(۹) ومن لم یصانع فی امور کثیرۃ ۔۔۔ یُضَرَّس بِاَنیابٍ ویُوطأ بمنسِمٍ
(۱۰) ومن یغترب یحسب عدوا صدیقه ۔۔۔ ومن لم یکرم نفسه لم یکرّم
(۱۱) ومهما یکن عند امرئٍ من خلیقةٍ ۔۔۔ [وان خالها تخفی علی الناس] تُعلَم

---

(۱۲) ولا تغترر تندم ولا تک حاسدا ۔۔۔ تُذَلَّ، ولا تحقر سواك تُحقَّر
(۱۳) واکثر من الشوری فانك ان تُصِب ۔۔۔ تجد مادحا، او تخطئ الرأی تُعذَر

تنبیه ۶۔ چار ابیات کے آخر میں جو افعال ہیں وہ مجزوم ہیں۔ مگر شعر کا وزن پورا کرنے کے لئے ہر ایک کے آخر میں لمبی زیر پڑھی جاتی ہے۔ مَنسِم کو دو زیریں ہیں اسے بھی لمبی زیر سے مَنسِمِ پڑھا جائیگا۔ یہ باتیں شعر میں جائز ہیں +

مشق ۔۔۔ من القرآن ۔۔۔ نمبر ۸۶

(۱) فلیضحکوا قلیلا ولیبکوا کثیرا (۲) قالت الاعراب اٰمنّا، قل

لم تؤمنوا ولکن قولوا اَسْلَمْنَا، ولمّا یدخُلِ الْاِیمانُ فی قلوبکم (۳) قل ان تبدوا ما فی انفسکم او تُخفوہ یُحَاسِبْکم بہ اللہ (۴) ومن یُطِعِ اللّٰہَ ورسولہ فَقَدْ فاز (۵) وقالوا مھما تأتنا بآیۃٍ لِتَسْحَرَنا بھا، فما نحن لک بمؤمنین (۶) اِتّقوا اللہ وقولوا قولاً سدیداً یُصْلِحْ لکم اعمالکُمْ (۷) ان تُصِبْکم حسنۃٌ تَسُؤْھم وان تُصِبْکم سَیِّئَۃٌ یَفْرَحُوْا بھا +

اَلدَّرْسُ السَّابِعُ وَالْخَمْسُوْنَ

اعراب الاسم (الف)

۱- اسم بلحاظ اعراب کے تین قسم کا ہے:-

(۱) مَبْنِی جس کا آخر حالتوں کے اختلاف سے نہ بدلے اور اس پر کسی عامل کا اثر نہ ہو: جاء ھٰؤلاءِ- رأیت ھٰؤلاءِ- قلت لِھٰؤلاءِ-

(۲) مُعْرَب منصرف جس کا آخر حالتوں کے اختلاف سے بدلتا رہے اور اس پر رفع، نصب اور جرّ تنوین کے ساتھ داخل کئے جاتے ہوں: جاء رجلٌ- رأیت رجلاً- قلت لِرَجُلٍ-

(۳) معرب غیر منصرف- جس پر تنوین مطلق لگائی نہ جاتی ہو اور حالت رفعی میں ضمّہ اور حالت نصبی و جرّی میں فتحہ (زبر بغیر تنوین کے) پڑھا جائے: جاء عُمَرُ- رأیتُ عُمَرَ- قلت لِعُمَرَ +

۲ - اسماءِ مَبْنِیَّہ بہت کم ہیں۔ جن کی قسمیں حسبِ ذیل ہیں:-

(۱) ضمائر، دیکھو سبق ۶، ۱۱، ۱۴، ۱۵، ۱۷ اور ۴۱

(۲) اسماء الاشارۃ، دیکھو سبق ۱۲

(۳) اسماء الاستفهام، دیکھو سبق ۱۳

(۴) الاسماء الموصولة، دیکھو سبق ۴۲

(۵) اسماء الشَّرْطِ، دیکھو سبق ۵۶

(۶) اعداد مرکبہ یعنی اَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک (دیکھو سبق ۴۴)

(۷) اسماءِ کنایہ: کَمْ[1]، کَاَیِّنْ[2]، کَذَا[3]، کَیْتَ وَذَیْتَ[4] (سبق ۶۴)

(۸) اسماءُ الصَّوت، آوازوں کے نام: غَاقْ غَاقْ[5]، نَخْ[6] وغیرہ۔

(۹) اسماء الافعال جو فعل نہیں ہیں مگر معنی میں فعل ہیں: ھَیْھَاتَ[7] (سبق ۵۷)

(۱۰) فَعَالِ کا وزن جو عورتوں کا نام ہو یا صفۃ ہو یا فعل امر کے معنی بتلائے: حَذَامِ (عورت کا نام) فَسَاقِ (فاسقہ) حَذَارِ (بمعنی اِحْذَرْ)

تنبیہ ۱- اسم اشارہ اور اسم موصول کا تثنیہ مُعْرَب ہوتا ہے:
ھٰذَانِ، ھٰذَیْنِ، اَلَّذَانِ، اَلَّذَیْنِ، ذَانِكَ، ذَیْنِكَ۔

اَلْمُعْرَبُ الْغَیْرُ الْمُنْصَرِفِ

۳ غیر مُنصرِف کی قسمیں اور ان کی شناخت کے طریقے:-

[1] بہتیرے۔ [2] کتنی، بہتیرے۔ [3] اتنا، ایسا۔ [4] ایسا ایسا۔ [5] کوّے کی آواز۔
[6] اونٹ کو بٹھانے کی آواز۔ [7] دور ہوا۔

(۱) اسمِ عَلَم اس وقت غیر منصرف ہوتا ہے جبکہ وہ :-

الف) مؤنث ہو، مگر شرطیہ ہے کہ تین حرفی سے زائد ہو یا مُتَحَرِّکُ الوَسط ہو یعنی اس کا درمیانی حرف متحرک ہو: فاطِمَةُ، زَيْنَبُ، سَقَرُ (دوزخ)۔

ب) یا تو عجمی (غیر عربی) لفظ ہو۔ اس میں بھی شرطیہ ہے کہ تین حرفی سے زائد ہو: اِدْرِيْسُ، ابراهِيْمُ۔ اسی لئے نُوْحٌ منصرف ہے۔ یا متحرّک الوسط ہو: شَتَرُ (نام قلعہ) یا مؤنث ہو: مِصْرُ مگر هِنْدٌ میں اختلاف ہے۔

ج) یا وہ اسم علم ایسا مرکب ہو جو مِل جُل کر ایک لفظ سا بن گیا ہو: بَعْلَبَكَّ[1] (نام شہر) ایسے مرکب کو مرکب مَزْجِیْ یا اِمتِزَاجی کہتے ہیں۔

د) یا ایسا اسم ہو جس کے آخر میں الف و نون زائد ہوں: عُثْمَانُ۔

ھ) یا فعل کا ہم وزن ہو: اَحْمَدُ، يَزِيْدُ (بروزنِ يَبِيْعُ)۔

و) یا وہ اسم علم فُعَل کے وزن پر ہو: عُمَرُ، زُفَرُ۔ اس وزن پر بہت کم الفاظ آتے ہیں۔

تنبیہ ۲۔ بعض اسماء صفة کی جمع بھی فُعَلُ کے وزن پر آتی ہے اور غیر منصرف ہوتی ہے: اُخَرُ جمع اُخْرٰی[2] کی۔ جُمَعُ جمع جَمْعَاءَ[3] کی۔ لیکن اسم التفضیل کی جمع مؤنث جو فُعَلٌ کے وزن پر آتی ہے وہ منصرف ہوا کرتی ہے: کُبْرٰی کی جمع کُبَرٌ، صُغْرٰی کی جمع صُغَرٌ (دیکھو سبق ۱۴-۳)۔

[1] بَعْل ایک بُت کا نام ہے اور بَکّ ایک بادشاہ کا نام ہے۔ [2] دوسری۔ [3] سب اکٹھا۔

(۲) اسم الصفۃ اس وقت غیر مُنصرف ہوتا ہے جبکہ وہ :-
الف) فَعْلَانُ کے وزن پر ہو، بشرطیکہ اس کا مؤنث فَعْلَانَۃٌ کے وزن پر نہ آیا ہو: سَکْرَانُ[1]، عَطْشَانُ[2]، ان کا مؤنث سَکْرٰی اور عَطْشٰی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نَدْمَانٌ[3] منصرف ہے کیونکہ اس کا مؤنث نَدْمَانَۃٌ آتا ہے ٭
ب) یا وہ اَفْعَلُ کے وزن پر ہو: اَحْمَرُ، اَحْسَنُ وغیرہ ٭
ج) یا ایسا اسم عدد جس میں عدد کے معنی دُہرائے جاتے ہوں: اُحَادُ (ایک ایک)، مَوْحِدُ (ایک ایک)، ان میں سے ہر ایک لفظ میں واحدٌ واحدٌ کے معنی مفہوم ہوتے ہیں۔ ثُنَاءُ (دو دو) مَثْنٰی (دو دو) اسی طرح عُشَارُ اور مَعْشَرُ تک (دیکھو سبق ۴۶-۵) ٭

(۳) جب کسی اسم یا صفۃ کے آخر میں الف ممدودہ (ـَـ اءُ) زائدہ آئے تو وہ بھی غیر منصرف ہوتا ہے خواہ وہ لفظ مفرد ہو: اَسْمَاءُ (عورت کا نام)، حَسْنَاءُ (بڑی خوبصورت)، حَمْرَاءُ وغیرہ۔ خواہ وہ لفظ جمع ہو: عُلَمَاءُ، اَنْبِيَاءُ وغیرہ ٭

تنبیہ ۳۔ اَسْمَاءٌ (جمع اِسْمٌ کی) منصرف ہے، کیونکہ اس کا ہمزہ زائد نہیں ہے، بلکہ واو سے بدلا ہوا ہے اس لئے کہ اِسْمٌ اصل میں سِمْوٌ ہے ٭
مگر لفظ اَشْيَاءُ (جمع شَيْءٌ کی) ایسا لفظ ہے جس میں ہمزہ اصلیہ ہوتے ہوئے بھی غیر منصرف استعمال کیا جاتا ہے: لَا تَسْئَلُوا عَنْ اَشْيَاءَ ٭

[1] نشہ میں مست ٭ [2] پیاسا ٭ [3] ہمنشین۔ نادم ٭

(۴) وہ جمع جو فَعَالِلُ، فَعَالِيْلُ، اَفَاعِلُ، اَفَاعِيْلُ، مَفَاعِلُ، مَفَاعِيْلُ، تَفَاعِيْلُ یا فَوَاعِلُ کے وزن پر آئی ہو: دَرَاہِمُ، دَنَانِيْرُ، اَکَابِرُ، اَکَاذِيْبُ[1]، مساجدُ، مصابِيْحُ، تماثِيْلُ (جمع تِمْثَالٌ کی)، دَوَائِرُ (جمع دَائِرَۃٌ[2] کی)

اگر اِن اوزان میں تاے مربوطۃ (ۃ) لگی ہو تو وہ لفظ منصرف ہوگا: اَسَاتِذَۃٌ، حَنَابِلَۃٌ (جمع حَنْبَلِيٌّ کی)۔

جمع کے مذکورہ سب اوزان صیغۃ مُنْتہی الجموع (انتہائی جمع کا صیغہ) کہلاتے ہیں کیونکہ ان کی اور جمع مکسّر نہیں بن سکتی۔ اگرچہ جمع سالم بن سکتی ہے: اَکَابِرُوْنَ، لیکن یہ بھی شاذ و نادر۔

۴۔ تم نے ابھی پڑھا ہے کہ اسم غیر منصرف کو حالت جرّی میں کسرہ نہیں دیا جاتا بلکہ فتحہ دیا جاتا ہے۔ اب یہ بھی سمجھ لو کہ اسم غیر منصرف پر جب لام تعریف داخل ہو یا وہ مضاف واقع ہو تو حالت جرّی میں اسے کسرہ دیا جائیگا: فی مدارسِ مِصْرَ و مساجدِها مُقَامٌ لِلْاَغنیاءِ والفقراءِ والابیضِ والاسودِ۔ دیکھو نشان کردہ اسما، غیر منصرف ہیں لیکن مکسور ہیں۔

اسی طرح کسی اسم عَلَم غیر منصرف کو نکرہ سمجھ لیں تو اس پر تنوین اور جرّ پڑھ سکتے ہیں: رأیتُ عُثمانًا (میں نے کسی ایک عثمان کو دیکھا)۔

۵۔ غیر منصرف کے تثنیہ و جمع سالم کا اعراب بالکل منصرف

عہ مونث

[1] اکاذیب جمع ہے اُکْذُوْبَۃٌ کی یعنی جھوٹی بات۔ [2] دائرۃ۔ دائرہ یعنی گول لکیر۔ آفت مصیبت جس میں کوئی گھر جائے۔

کی مانند ہوگا: اَحْمَرُ، اَحْمَرَانِ، اَحْمَرَیْنِ، اَحْمَرُوْنَ، اَحْمَرِیْنَ ؛

تنبیہ ۴۔ ہم نے غیر منصرف کی فہمائش ایک جدید اور آسان طریق سے کی ہے۔ نحو کی قدیم کتابوں میں اس کا ذکر دوسرے طریقے سے کیا گیا ہے جو کسی قدر مشکل ہے۔ پھر بھی ہم اسے صاف کرکے یہاں لکھ دیتے ہیں تاکہ نحو کی دوسری کتابیں پڑھتے وقت تمہیں پریشانی نہ ہو۔ وہ یہ ہے :۔

جس لفظ میں ذیل کے اسباب میں سے دو سبب پائے جائیں وہ غیر منصرف ہے۔ عَلَمِیَّة (عَلَم ہونا)، صفة، تانیث، وزن الفعل، عدل، الف نون زائدہ، عُجْمَہ (غیر عربی ہونا) ترکیب مزجی، الف ممدودہ زائدہ اور جمع منتھی الجموع۔

پہلے یہ سمجھ لو کہ مذکورہ اسباب میں عدل سے مراد "کسی لفظ کا اصلی صورت سے پلٹ کر دوسری صورت اختیار کرلینا ہے"۔ اس کی دو قسمیں ہیں عدل حقیقی اور عدل تقدیری (فرضی) جس اسم میں صورت پلٹنے کا کوئی قرینہ قیاس پایا جاتا ہو اس میں عدل حقیقی ہوگا: ثُلٰثُ (تین تین) اس میں ایک سبب تو وصفیّۃ ہے، دوسرا سبب عدل ہے۔ چونکہ اس کے معنی سے قیاس اور قرینہ پایا جاتا ہے کہ یہ اصل میں ثَلٰثَةٌ ثَلٰثَةٌ ہوگا اور اب معدول ہو کر ثُلٰثُ بن گیا ہے۔ اس لئے اس میں عدل حقیقی کہا جائے گا۔ جن اسموں میں معدول ہونے کا قرینہ موجود نہ ہو ان میں عدل تقدیری کہا جائے گا، عُمَرُ، زُفَرُ وغیرہ غیر منصرف ہیں لیکن ان میں علمیّۃ کے سوا اور کوئی سبب نہیں پایا جاتا تو فرض کرلیا گیا کہ یہ دراصل عَامِرًا اور زَافِرًا ہوں گے۔ اور اب عمر اور زفر کی صورت اختیار کرلی ہے۔ ان میں عدل تقدیری کہلائے گا۔

دوسری بات یہ سمجھنا چاہیے کہ عَلَمِیّۃ کے ساتھ وَصْفِیَّۃ جمع نہیں ہوسکتی۔ اگر کسی اسمِ صفۃ کو عَلَم بنادیا جائے تو وصفیۃ باقی نہیں رہے گی: حامِدٌ دراصل اسمِ صفۃ ہے کیونکہ اسم فاعل ہے۔ جب وہ کسی کا نام رکھ دیا جائے تو وہ صرف اسمِ عَلَم رہ جائے گا اس لیے اسے غیر منصرف نہیں کہا جائے گا۔ تیسرے یہ بھی یاد رکھو کہ عربی کا اسم صفۃ نہ عجمی ہوسکتا ہے نہ مرکب امتزاجی۔ چوتھے یہ یاد رکھو کہ الف ممدودہ زائدہ اور صیغۃ منتھی الجموع یہ ایسے سبب ہیں کہ ان میں سے ایک ہی سبب کسی اسم کو غیر منصرف بنانے کے لیے کافی ہے: صَحْرَاءُ (بڑا میدان)، علماءُ، مَسَاجِدُ، قَنَادِیلُ۔ اچھا تو اب عَلَمِیّۃ کے ساتھ نمبر ۳ سے نمبر ۸ تک کوئی ایک سبب جمع ہوجائے تو وہ اسم غیر منصرف ہوجائیگا: فاطمۃُ (علمیۃ اور تانیث) اَحمدُ (علمیۃ اور وزن الفعل)، عُمَرُ (علمیۃ اور عدل) عُثمانُ (علمیۃ اور الف نون زائدہ)، ابراھیمُ (علمیۃ اور عجمۃ)، بَعْلَبَکَّ (علمیۃ اور ترکیب مزجی)۔ اور صفۃ کے ساتھ نمبر ۳ سے نمبر ۶ تک کوئی سبب جمع ہوجائے تو وہ اسم غیر منصرف ہوجائیگا لیکن اس وقت تانیث میں تائے تانیث[1] (ۃ) کا اعتبار نہیں ہوگا بلکہ الف مقصورہ یا ممدودہ کا اعتبار ہوگا: حُسْنٰی حَسْنَاءُ میں صفۃ اور تانیث ہے۔ اَحْمَرُ (صفۃ اور وزن الفعل) ثُلٰثُ یا مَثْلَثُ (صفۃ اور عدل) عَطْشَانُ (صفۃ اور الف نون زائدہ)۔

---

[1] تم نے معلم حصہ اول میں پڑھا ہے کہ تانیث کی تین علامتیں ہیں [1] تائے تانیث (ۃ)، [2] الف مقصورہ (یٰ)، اور [3] الف ممدودہ (ـَاءُ)۔

۶- امثلة للاسماء الغير المنصرفة

۱ (للعلم المؤنث) سُعَادُ (نام عورت) مَكَّةُ، حَمْزَةُ (نام مرد)، خُدَيْجَةُ

۲ (للعلم العجمی) اٰدَمُ، اسْمٰعِيلُ، يعقوبُ، يُوْنُسُ

۳ (للعلم المركّب) قاضيخانُ، محمدخانُ، مَعْدِيْكَرِبُ، اَرْدَشِيْرُ

۴ (للعلم المُوَازِنِ لِلْفِعْلِ) شَمَّرُ، اَشْهَبُ، يَعْلٰى، يَشْكُرُ (سب خاص نام ہیں)

۵ (للعلم علی وزن فُعَلُ) مُضَرُ (قبیلے کا نام)، هُبَلُ (ایک بُت کا نام)، زُفَرُ

۶ (للعلم مع الالف والنّون) عَفَّانُ، حَسَّانُ، شَعْبَانُ، رَمَضَانُ

۷ (للصفة مع الالف والنّون) شَبْعَانُ (شکم سیر) مَلْاٰنُ (بھرا ہوا) رَيَّانُ (سیراب) غَضْبَانُ (غضب آلود)

۸ (للصفة الموازن لِاَفْعَلُ) اَعْظَمُ، اَكْثَرُ، اَكْبَرُ، اَعْرَضُ (بہت کشادہ)

۹ (للعدد المكرّر فی المعنٰی) رُبَاعُ، خُمَاسُ، مَرْبَعُ، مَخْمَسُ (پانچ پانچ)

۱۰ (لمافيه الالف الممدودة الزائدة) حَمْرَاءُ، صَحْرَاءُ، عَاشُوْرَاءُ (دسواں دن) خَنْسَاءُ (نام عورت)۔

۱۱ (لصيغة المنتهى الجموع) مَسَائِلُ (جمع مَسْئَلَةٌ کی)، مَنَابِرُ (جمع مِنْبَرٌ کی)، تَوَارِيْخُ، قَنَادِيْلُ، مَسَاكِيْنُ، قَوَاعِدُ (جمع قَاعِدَةٌ کی)۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۸

اَبَدٌ (ج آبَادٌ) زمانہ۔ عرصہ

اَبْدٰی (ا۔ی) ظاہر کرنا

اِبْرِیْقٌ (ج اَبَارِیْقُ) وہ برتن جس میں ٹونٹی
اور قبضہ ہو۔ بدھنا

اِرْتِیَاحٌ (۸۔و) آرام پانا۔ رحمت

بُرْتُقَالِیٌّ نارنجی رنگ

تَكَوَّنَ (۴) وجود پانا۔ بن جانا

تَحَلّٰی (۴۔ی) آراستہ ہونا۔ زیور پہننا

جِدٌّ کوشش۔ چستی

جَلَّ (ن) بڑی شان والا ہونا

(اَجَلُّ) بڑا عظیم الشان

جَمِیْلٌ احسان۔ خوبصورت

حُلَّةٌ (ج حُلَلٌ) لباس

خَلَّدَ (۲) ہمیشگی بخشنا

رُكْنٌ (ج اَرْكَانٌ) ستون۔ خاندان یا جماعت
کا ایک فرد۔ ممبر

سَاءَ (یَسُوْءُ) برا لگنا۔ بدنما بنا دینا

شَدِیْدٌ (ج شِدَادٌ) مضبوط۔ سخت

شَمِیْلَةٌ (ج شَمَائِلُ) فطرت۔ خصلت

طَابَ لَهٗ (ض) پسند آنا

طَافَ (ن۔و) پھیرے لگانا

عَكَفَ (ض) کسی مقام میں عبادت کیلئے ٹھہرے رہنا

عِنَايَةٌ (مصدر) توجہ۔ متوجہ ہونا

قَوْسٌ (ج اَقْوَاسٌ و قِسِیٌّ) کمان

قَوْسُ قُزَحَ[1] رنگ برنگ کی کمان جو آسمان کے
اُفق میں بارش کے موسم میں نکلا کرتی ہے

كَأْسٌ (ج كُؤُوْسٌ) گلاس

كُوْبٌ (ج اَكْوَابٌ) پیالہ

لَا غَرْوَ کوئی عجب نہیں

مَجْدٌ عزت۔ بزرگی

مَدًی انتہا۔ درازی

مَعِیْنٌ آبِ رواں۔ چشمے سے بہتی ہوئی شراب

وَافٰی (یُوَافِیْ) اچانک آپہنچنا۔ حق ادا کرنا

۱ قُزَحَ جمع ہے قُزْحَةٌ کی یعنی رنگ برنگ لکیریں۔ غیر منصرف ہے۔

مشق نمبر ۸۷

ذیل کے جملوں میں اسم غیر منصرف کی شناخت کرو :-

(۱) الخُلَفَاءُ الراشدون اربعةٌ۔ ابوبکرٍ وعُمَرُ وعثمانُ وعَلِیٌّ [رضی اللہ عنہم اجمعین] (۲) خُلَفَاءُ بَنِی اُمَیَّةَ اربعةَ عشرةَ۔ اوّلُہم مُعاویةُ بنُ ابی سفیانَ واٰخِرُھم مَرْوانُ بنُ محمدٍ ومُدّةُ خلافتِہم اِثْنَتَانِ وتسعونَ سنةً (۳) ھِراةُ مدینةٌ عظیمةٌ بِخُراسانَ فُتِحَتْ فی زَمَنِ عثمانَؓ بنِ عفّانَ (۴) قوسُ قُزَحَ قوسٌ عظیمٌ یَظْھَرُ فی السّماءِ فی ایّامِ المطرِ وھو یتکوّنُ من سبعةِ اَلْوانٍ اَحْمَرَ وبُرْتُقالیٍّ وَاَصْفَرَ واَزْرَقَ ونِیْلِیٍّ وبَنَفْسَجِیٍّ واَخْضَرَ ۔

من القراٰن

(۵) فَانْکِحُوا ماطابَ لَکُمْ من النّساءِ مَثْنٰی وثُلٰثَ ورُبَاعَ (۶) ووھبنا لهٗ اِسْحٰقَ ویعقوبَ کُلًّا ھدینا ونوحًا ھدینا من قبلُ ومِن ذُرِّیّتِهٖ داوٗدَ وسلیمانَ واَیُّوْبَ ویوسفَ وموسٰی وھٰرُوْنَ وکذٰلک نَجْزِی المحسنین وزَکَرِیّا ویحیٰی وعیسٰی والیاسَ کلٌّ من الصّٰلحین واسمٰعیلَ والْیَسَعَ ویُوْنُسَ ولُوْطًا وکُلًّا فَضَّلْنَا علی العٰلمین (۷) یاایّھا الذین اٰمنوا لاتسئلوا عن اشیاءَ اِنْ تُبْدَ لکم تَسُؤْکم (۸) اِنْ ھِیَ اِلَّا اَسْمَاءٌ سَمَّیْتُمُوْھا انتم واٰباءُکم (۹) ماھٰذہِ التّماثیلُ التی انتم لھا عاکفون؟ (۱۰) یطوف علیہم وِلْدانٌ مُخَلَّدُوْنَ[1] بِاَکْوابٍ واَبارِیْقَ وکأْسٍ من مَعِیْنٍ ۔

[1] خَلَّدَ (۲) ہمیشہ قائم رکھنا۔ مُخَلَّد جو ہمیشہ ایک حال میں زندہ رکھا جائے ۔

مکتوب من الوالد الٰی ولدہ النّجیب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولدی المکرَّم

وعلیک السّلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ وبعد تقبیل خدَّیک والدّعاء بدوام العافیۃ علیک، اُنبِّئُکَ انّہٗ وصلتنا رسالتک فی التَّھنِئَۃِ بالعید۔ (مَتَّعَکَ اللہ بکثیر من امثال ھٰذا العید)۔

لقد سُرِرْنا سرورا عظیما بحسن تخیّلک فی اِبْدَاءِ معرفۃ جمیلنا علیک۔ فما کان اشدَّ ابتھاجنا بقراءتھا، وما اعظم ارتیاحَ اخوتِک عُمَرَ وعثمانَ وعَلِیٍّ بسماعتھا واُخْتَیک زاھدۃَ وطاھرۃَ لِرُؤْیَتِھا۔

وافت رسالتک تُقرِّر ما تحلّیتَ من حُلَل الفضائل ومحاسن الشّمائل۔ وتُبَشِّرُ بِحُسْنِ مستقبلک وبلوغ اَمَلِکَ فحمدنا اللہَ علٰی عنایتہٖ بِکَ۔ بُنَیَّ! اِنّی اُکْرِمُکَ، فقال نبیّنا (صلّی اللہ علیہ وسلّم) "اکرموا اولادکم" وامثالُکَ احق بالاکرام۔

ارجو من اللہ انّک ستصیر رَجُلًا ماھرا فی الانشاء ورکنا شدیدا لِاُسْرَتِک، وتزیدھا مجدًا علی مجدھا، وتُبْقِی مع الایّام ذِکْرَھا۔ ولاغَرْوَ اِذْ

نِعَمُ الِالٰہِ علی العباد کثیرۃٌ ۔۔۔ واجَلُّھن نجابۃ الاولاد
فَلَرُبَّ مولودٍ اقام لِوَالِدٍ ۔۔۔ شَرَفًا یَدُوْمُ علٰی مدی الْاٰبادِ

فَدَاوِمْ یا بُنَیَّ علٰی جِدِّکَ ترَ ما یَسُرُّکَ فی یومک وغدِکَ والسّلام

طالب خیرک ابوک عبد الغفور

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالْخَمْسُوْنَ

اعراب الاسم۔ المرفوعات

۱۔ حصۂ اول سبق ۱۰ میں نیز مختلف مقامات میں تم پڑھ چکے ہو کہ اسم کو رفع کس کس موقع پر دیا جاتا ہے اور نصب اور جر کس کس موقع پر۔
اس سبق میں اور آئندہ چند سبقوں میں وہی باتیں کسی قدر تفصیل اور اضافے کے ساتھ دوبارہ لکھی جائینگی۔

۲۔ پہلے مختصر طور پر ہم تمھیں پھر یاد دلاتے ہیں کہ کن مقامات میں اسم مرفوع ہوتا ہے کہاں کہاں منصوب ہوتا ہے اور کہاں مجرور۔

مواضع رفع الاسم

اسم جبکہ　(۱) فاعل ہو (۲) یا نائب الفاعل ہو (۳) یا مبتدا ہو (۴) یا خبر ہو۔ ان کو مرفوعات کہتے ہیں

مواضع نصب الاسم

اسم جبکہ　(۱) مفعول بہ ہو (۲) یا مفعول مطلق ہو (۳) یا مفعول لہ ہو (۴) یا مفعول فیہ ہو (۵) یا مفعول معہ ہو (۶) یا حال ہو (۷) یا تَمِیْیز ہو (۸) یا مُسْتَثْنٰی ہو (۹) یا مُنادٰی ہو (۱۰) یا لائِنَفْیِ الْجِنْس کا اسم ہو (۱۱) یا اِنَّ اور اس کے اخوات کا اسم (۱۲) یا کانَ اور اس کے اخوات

کی خبر ہو۔ ان سب کو منصوبات کہتے ہیں۔

مواضع جرّ الاسم

جبکہ اسم (۱) کسی حرف جرّ کے بعد واقع ہو (۲) یا مضاف کے بعد۔ یعنی مضاف الیہ ہو۔ انھیں مجرورات کہتے ہیں +

آگے چل کر ایک ایک کا بیان تفصیل کے ساتھ لکھا جائیگا۔ غور سے پڑھو اور یاد رکھو +

المرفوعات

(۱) الفاعل و (۲) نائب الفاعل

۳۔ عربی میں فاعل اور نائب الفاعل کی جگہ فعل کے بعد ہے: أَكْرَمَ زَيْدٌ خَالِدًا اور أُكْرِمَ خَالِدٌ

۴۔ اگر فاعل یا نائب الفاعل کو فعل پر مقدم کر دیں تو ترکیب میں اسے مبتدا کہینگے اور باقی جملہ اس کی خبر ہوگی۔ اِس طرح ایک جملے کے دو[2] جملے ہو جائینگے ایک ضمنی چھوٹا (صُغریٰ) دوسرا جو کہ سب پر حاوی ہوگا بڑا (کُبریٰ)۔ چنانچہ زید اکرم خالدا جملۂ اسمیہ ہوگا۔ اس طرح:۔

زَيْدٌ	مبتدا				مبتدا اور خبر مل کر
أَكْرَمَ	فعل				
اس میں ضمیر هُوَ	فاعل	جملۂ فعلیہ ہو کر	خبر		جملہ اسمیہ کبریٰ ہوا
خالدا	مفعول				

۵ ۔ فاعل ظاھر ہو (یعنی فعل کے بعد واقع ہو) تو فعل کو ہمیشہ واحد رکھا جائے گا، فاعل خواہ تثنیہ ہو خواہ جمع : حضر الولدُ، الولدانِ، الاولادُ، حضرتِ المرأۃُ، المرأتانِ، النّساءُ (دیکھو سبق ۱۸-۱)

۶ ۔ تم نے سبق ۱۸ میں پڑھا ہے کہ فاعل جب جمع مکسّر ہو (خواہ مذکر خواہ مؤنث ہو) تو فعل مذکّر بھی لا سکتے ہیں اور مؤنث بھی : حضر الرّجالُ بھی کہہ سکتے ہیں اور حَضَرَتِ الرّجالُ بھی حضر النّساءُ بھی کہہ سکتے ہیں اور حضرت النّساءُ بھی جمع سالم مؤنث کے ساتھ بھی فعل کی تذکیر و تانیث کا اختیار ہے مگر جمع سالم مذکّر کے ساتھ فعل مذکر ہی رہے گا۔ اس لیے حضر المسلمون ہی کہا جائے گا۔ حَضَرَتْ نہیں کہیں گے۔ لیکن اِبْنٌ کی جمع سالم بَنُوْنَ (یا بَنِیْنَ) کا شمار اَبْنَاءٌ (جمع مکسّر) میں کیا گیا ہے۔ اس لیے اس کا فعل واحد مؤنث بھی لا سکتے ہیں : اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا[1] اِسْرَآئِیْلَ ؛

تنبیہ ا۔ تم پڑھ چکے ہو کہ ابن اصل میں بَنْوٌ ہے۔ اس لیے اس کی جمع سالم بَنْوُوْنَ ہوئی جسے مخفف کر کے بَنُوْنَ بنا لیا۔

۷ ۔ فاعل مُضْمَر (ضمیر) ہو تو تذکیر و تانیث میں فعل و فاعل کی مطابقت ضروری ہے : حضر الاولاد و جلسوا۔ حضرتِ البِنْتانِ و جَلَسَتَا۔ مگر فاعل غیر عاقل کی جمع ہو تو اس کی ضمیر عموماً واحد مؤنث ہوا کرتی ہے۔ کبھی جمع مؤنث بھی ہوتی ہے : اشتریت الکلاب فَحَرَسَتْ

[1] بَنُوْنَ کا نون اعرابی اضافت کی وجہ سے گرا دیا گیا ہے (دیکھو سبق ۱۱)

یا حَرَسْنَ بَیْتِی۔ اگر کلاب کی جگہ عاقل کی جمع ہوتی تو جمع مذکر کا صیغہ استعمال کیا جاتا: اِسْتَأْجَرْتُ[1] الْغِلْمَانَ[2] فَحَرَسُوْا بَیْتِی کہا جاتا۔

۸۔ عربی میں فاعل کا مقام فعل کے بعد بلا فصل ہے۔ اس کے بعد مفعول کا مقام ہے۔ اگرچہ اس ترتیب کا قائم رکھنا ہمیشہ ضروری نہیں۔ کبھی فعل وفاعل کے درمیان کوئی فاصل بھی آسکتا ہے: قرءِ الیومَ علیٌّ کتابًا۔ کبھی مفعول کو فاعل پر بلکہ فعل پر بھی مقدم کر دیتے ہیں: قرء کتابًا علیٌّ۔ کتابًا قرء علیٌّ۔ لیکن فاعل کو فعل پر مقدم نہیں کر سکتے۔ مقدم کریں تو فاعل نہیں بلکہ مبتدا کہلائیگا۔

فاعل کو کہاں مقدم کرنا واجب ہے اور کہاں مؤخر کرنا؟

۹۔ ذیل کی صورتوں میں فاعل کو مفعول پر مقدم رکھنا واجب ہے:۔

(۱) جبکہ فاعل اور مفعول دونوں کے دونوں ظاہری اعراب سے معرّیٰ ہوں اور دونوں میں فاعل اور مفعول ہونے کی صلاحیت ہو پھر امتیاز کا کوئی قرینہ بھی نہ ہو: اَکْرَمَ یحییٰ عیسٰی (یحییٰ نے عیسیٰ کی تعظیم کی)۔ اگر عیسیٰ کو مقدم کر دیں تو اُسی کو فاعل سمجھا جائیگا اور متکلّم کا مقصد فوت ہو جائیگا۔ البتہ اَکَلَ یَحْیٰی کُمَّثْرٰی (یحییٰ نے امرود کھایا) جیسی مثالوں میں فاعل کو مؤخر کرنا جائز ہے کیونکہ کُمَّثْرٰی کوئی ایسی چیز نہیں جو یَحْیٰی کو کھا جائے۔

(۲) جبکہ مفعول اِلَّا یا اس کے ہم معنیٰ لفظ کے بعد واقع ہو: ما اکرم

[1] اِسْتَأْجَرَ (۱۰) نوکر رکھنا۔ مزدوری پر لگانا۔ کرایہ سے لینا۔ [2] جمع ہے غلام کی یعنی نوجوان لڑکا۔

زیدٌ اِلاّ علیًّا یا غیرَ علیٍّ (زید نے علی کے سوا کسی کی تعظیم نہیں کی) اگر مفعول کو مقدم کردیں اور کہیں ما اکرمَ علیًّا اِلاّ زیدٌ (زید کے سوا علی کی کسی نے تعظیم نہیں کی) تو مطلب ہی فوت ہو جائیگا۔ اِنّمَا بھی حصر کے معنی دیتا ہے: انّما اکرمَ زیدٌ علیًّا (زید نے صرف علی کو تعظیم دی)۔ یہی معنی پہلے چلے گئے ہیں۔ اس میں بھی فاعل کا مقدم کرنا واجب ہے ورنہ مطلب بدل جائیگا +

۱۰۔ ذیل کی صورتوں میں فاعل کو مفعول سے مؤخر کرنا واجب ہے:-

(۱) جبکہ فاعل کے ساتھ مفعول کی طرف لوٹنے والی ضمیر لگی ہو:

اکرمَ خالدًا قومُہ[1]۔ اس مثال میں قوم فاعل ہے۔ اس کے ساتھ ہٗ کی ضمیر ہے جو خالدًا (مفعول) کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اگر قومُہ خالدًا کہیں تو اِضْمارٌ قَبْلَ الذِّکْر (ذکر سے پہلے ضمیر پھیر دینا) لازم آئیگا۔ اور یہ بات عربی زبان میں عمومًا معیوب مانی جاتی ہے +

تنبیہ ۲۔ تم نے اوپر پڑھا ہے کہ ترتیب میں دراصل فعل کے بعد فاعل کا رتبہ ہے اور اس کے بعد مفعول کا۔ چاہے بظاہر مفعول کو مقدم ہی کردیں لیکن رتبے میں تو فاعل کے بعد ہی سمجھا جائیگا۔ پس مذکورہ مثال میں قومُہ کو مقدم کریں تو ہٗ کی ضمیر ایک ایسے اسم کی طرف لوٹیگی جو لفظًا و رتبۃً ضمیر سے مؤخر ہے اور یہ جائز نہیں۔ البتہ اگر مفعول کے ساتھ فاعل کی ضمیر لگی ہو تو اضمار قبل الذکر جائز ہوگا: اکرمَ قومَہٗ خالدٌ[2] کہہ سکتے

[1] خالد کو اس کی قوم نے عزت دی + [2] خالد نے اپنی قوم کی عزت کی +

ہیں۔ کیونکہ خالد اگرچہ لفظاً ضمیر کے بعد آیا ہے لیکن فاعل ہونے کی حیثیت

سے وہ رُتبۃً مقدم ہے۔

(۲) جبکہ فاعل اِلّا کے بعد واقع ہو: مَا اَکْرَمَ عَلِیًّا اِلَّا زَیْدٌ یا غیرُ زَیْدٍ۔ اس موقع پر فاعل کو مقدم کرنے سے مطلب بگڑ جائیگا۔[1]

(۳) یا مفعول فعل کے ساتھ متصل ہو تو مجبوراً فاعل کو مؤخر کرنا ہی پڑیگا: ضَرَبَكَ زَیْدٌ۔ اس مثال میں (كَ) مفعول ہے جو فعل سے متصل ہے۔

۱۱۔ تم نے درس ۱۷ میں پڑھا ہے کہ بعض افعال کے مفعول دو اور تین بھی آتے ہیں۔ مگر ان کے مجہول کا نائب الفاعل جو مرفوع ہوتا ہے وہ ایک ہی ہوگا۔ بقیہ مفعول بدستور منصوب رہینگے: عَلِمَ زَیْدٌ حَامِدًا غَنِیًّا (زید نے حامد کو غنی سمجھا)، اس کو مجہول بنائیں تو کہینگے عُلِمَ حَامِدٌ غَنِیًّا۔

تنبیہ ۳۔ تم نے سبق ۱۴، ۱۵ اور ۲۵ میں فعل معروف کو مجہول بنانے کا طریقہ پڑھ لیا ہے۔ بوقتِ ضرورت اس کے مطابق مجہول بنا لیا کرو۔

۱۲۔ مصدر اور بعض اسماء مشتقہ (دیکھو سبق ۲۲) کا بھی فاعل و مفعول آیا کرتا ہے۔ اور وہ بھی مفعول کی طرح فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتے ہیں: جَاءَ السَّابِقُ فَرَسُهُ فَرَسَ زَیْدٍ (وہ آیا جس کا گھوڑا زید کے گھوڑے سے آگے بڑھ گیا)، اس مثال میں پہلا "فرس" السابق کا فاعل ہے اور دوسرا مفعول ہے۔ یہاں اَلْ اسم موصول ہے۔ پس السابق کا مطلب اَلَّذِیْ سَبَقَ

[1] زید کے سوا علی کی کسی نے عزت نہ کی۔

ہے (دیکھو سبق ۴۲-۶)

مصدر اور اسماء مشتقہ کا تفصیلی بیان اگلے سبقوں میں آئیگا +

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۴۹

اِبْتَلٰی (۸-و) مبتلا ہونا۔ آزمانا	بَیْضَۃٌ (ج بَیْضٌ) انڈا
اِسْتَنْزَفَ (۱۰) نکال لینا۔ اُچک لینا	بِیْعَۃٌ (ج بِیَعٌ) گرجا۔ عیسائیوں کا مَعْبَد
اَلْھٰی (۴-و) غفلت میں ڈالنا	بَغْتَۃً اچانک
جَرَّ (ن) کھینچنا، کسی اسم کو زیر دینا	جِلْدٌ (ج جُلُوْد) کھال
حَضَنَ (ض) انڈے سینا۔ بچہ سنبھالنا	حِیْنٌ (ج اَحْیَانٌ) وقت
رَاوَدَ (۳) برائی کی رغبت دینا	زُمْرَۃٌ (ج زُمَرٌ) ٹولی۔ گروہ
رَاوَدَ عَنْ نَفْسِہٖ کسی کے ساتھ بری خواہش کا ارادہ کرنا	سَاحِرٌ (ج سَحَرَۃٌ) جادوگر
قَطَعَ (عن- ف) تعلق کاٹ دینا	سَاحَۃٌ میدان۔ صحن
لَامَ (ن-و) ملامت کرنا	شَحْمٌ (ج شُحُوْمٌ) چربی
مَزَّقَ (۲) نوچ پھاڑ کر ٹکڑے کر دینا	شَمْعٌ (ج شَمَعَاتٌ) موم بتّی۔ چراغ
وَثَبَ (یَثِبُ) حملہ کرنا۔ چھلانگ مارنا	صَحِیْحٌ (ج اَصِحَّاءُ) تندرست
ھَدَمَ (ض) ڈھا دینا	صَوْمَعَۃٌ (ج صَوَامِعُ) عیسائیوں کی خانقاہ
اَعْرَابِیٌّ (ج اَعْرَابٌ) دیہاتی	طَائِرٌ (ج طَیْرٌ اور طُیُوْرٌ) پرندہ
بَعَرٌ مینگنی	عَرَّافٌ بڑا پہچاننے والا۔ چالاک آدمی

فَأْرَةٌ (ج فِيْرَانٌ) چوہا۔ چوہیا	لَبُوْسٌ لباس
فَرْخٌ (ج أَفْرَاخٌ، فُرُوْخٌ) چوزہ۔ پرندے کا بچہ	مُبَاغَتَةٌ (۳ بمصدر) اچانک حملہ کرنا
فَرِيْسٌ یا فَرِيْسَةٌ (ج فَرَائِس) وہ جانور جسے شیر یا کوئی درندہ شکار کرے	نَعْلٌ (ج نِعَالٌ) جوتا
	وَبَرٌ (اَوْبَارٌ) اونٹ وغیرہ کے موٹے بال
فَتًى (ج فِتْيَانٌ) جوان غلام	وَقُوْدٌ ایندھن

مشق نمبر ۸۸

تنبیہ ۴۔ ذیل کے جملوں میں فاعل ظاہر اور مضمر کو پہچانو اور فعل و فاعل کی مطابقت و عدم مطابقت کے مواقع میں غور کرو نیز یہ دیکھو کہ فاعل کس جگہ وجوباً مقدم اور کس جگہ وجوباً مؤخر ہے ؎

(۱) جاء یا جاءت اَحِبَّتِی وجلسُوا عندی لیسئلوا عن احوال السّفر (۲) وَلَوِارْتَفع المتكبّرون حِيْنًا يَسْقُطون اَخِيرًا (۳) لا يَعْرِفُ يا لا تَعْرِفُ الاَصِحَّاءُ قيمةَ الصّحّة حتى يُبْتَلَوا بِالْمَرَضِ (۴) جاء یا جاءت نِسْوَةُ القَرْيَة يَشْتَكِيْنَ غفلةَ الحكومة عن تعليم اولادِهِنَّ وصحّتِهم (۵) تحضِنُ الطَّيْرُ بيضَها وتَحْفَظُ یا يحفظن فروخَها (۶) اَحْسِنْ الى اقاربك ولو قطعُوا عنك (۷) الامراء يسافرون فى الطيّارات بتمام الرّاحة وتطير بهم وتوصلهم الى منازلهم سريعًا مع السلامة۔ وتَقْطَعُ السّبيلَ الفقراءُ يمشون بِاَرْجُلِهِم حِيْنًا ويسافرون بالقِطار او السّفينة

حِيْنًا وَيَبْلُغُوْنَ منازلهم بتمام المشقّة - مع هٰذا نرى الساكين ينسَوْن المشقّة اذا بلغوا منازلهم ويحمدون الله بخلاف الامراء فانهم ماداموا في الطيّارة يذكرون الله خوفا من الموت ولمّا نزلوا منها ينسَوْن ما اعطٰهم ربّهم من نِعَمائِهٖ لا يشكرون الله بل يشتكون التّعبَ ثم يَشْتَغِلون في اللّهو واللّعِب فلا تكن منهم ايها المسلم العاقل بل كن شاكرا علٰى ما اعطاك ربّك من نعمة الحياةِ والصِّحّةِ والايمان +

مشق مِنَ القرآنِ نمبر ۸۹

(۱) قال نِسوةٌ في المدينة امْرَأَةُ العزيزِ تُراوِدُ فتٰها عن نفسه (۲) قالت فذالِكُنّ الّذى لُمْتُنَّنِيْ فيه (۳) قالتِ الأعْرَابُ اٰمنّا۔ قل لم تؤمنوا ولٰكِن قولوا اَسْلَمْنَا ولمّا يدخلِ الايمانُ في قلوبكم (۴) اذا جاءك المنافقون قالوا نَشْهَدُ اِنّك لرسولُ الله - والله يعلم اِنّك لرسولُه والله يشهد اِنّ المنافقين لكٰذبون (۵) اذا جاءك المؤمنٰت يُبَايِعْنَكَ على اَن لا يُشْرِكْنَ بالله (۶) يا اَيُّها الّذين اٰمنوا لا تُلْهِكُم اموالُكم ولا اولادُكم عن ذِكرِ الله (۷) اُلْقِيَ السَّحَرَةُ ساجدين (۸) وسِيقَ الّذين اتّقوا ربّهم الى الجنّة زُمَرًا (۹) ولولا دَفْعُ الله الناسَ بعضَهم ببعض لَهُدِّمت صوامعُ وبِيَعٌ وصلواتٌ ومساجدُ يُذكَرُ فيها اسمُ اللهِ كثيرا (۱۰) واِذِ ابْتَلٰى ابراهيمَ ربُّه بكلماتٍ فاتَمّهُنّ +

مشق　　اُردو سے عربی بناؤ　　نمبر ۹۰

کہا جاتا ہے کہ (اِنَّ) شیر کو اتنی طاقت بخشی گئی ہے کہ وہ ایک ضرب (ضربۃ) میں بڑے بیل کو مار ڈالتا ہے۔ وہ اکثر (فی الاکثر) رات کو شکار کے لئے اپنے غار سے نکلتا ہے۔ وہ اپنے شکار پر اچانک حملہ کرتا ہے جیسا کہ (کما اَنَّ) بلّی چوہیا پر جھپٹتی ہے۔ اس کی دونوں آنکھیں (ایسی) بنائی گئی ہیں کہ وہ (بِاَنَّہٗ) رات کی تاریکی میں (ایسا ہی) دیکھتا ہے جیسا کہ وہ (کما اَنَّہٗ) دن کی روشنی میں دیکھتا ہے۔ تمام حیوانات اس سے ڈرتے ہیں اسی لئے اسے جانوروں کا پادشاہ کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالٰی ہم کو اس کے شر سے بچائے۔

سوالات نمبر۱۹

(۱) فاعل اور نائب الفاعل کا اصل مقام کہاں ہے اور مفعول کا کہاں؟

(۲) اگر فاعل یا نائب الفاعل کو فعل پر مقدّم کردیں تو ترکیب میں اسے کیا کہا جائیگا؟

(۳) اکرم زیدٌ عمرًا اور زید اکرم عمرًا کی تحلیل کرو۔

(۴) فاعل یا نائب الفاعل ظاہر ہو تو فاعل کے اختلاف سے فعل میں کیا تغیّر ہوگا اور مُضمر ہو تو کیا تغیّر ہوگا؟

(۵) جمع مذکر سالم کے ساتھ فعل کا کیا صیغہ ہوگا اور جمع مؤنث سالم کے ساتھ فعل کا کیا صیغہ ہوگا؟

(۶) فاعل کو مفعول پر کہاں مقدّم رکھنا واجب ہے اور کہاں مُؤخّر کرنا واجب ہے؟

(۷) جس فعل متعدّی کے دو یا تین مفعول آتے ہیں ان کو مجہول بنا دیا جائے تو کتنے نائب الفاعل کو رفع دیا جائیگا؟

(۸) ذیل کے جملوں میں فعل معروف کو مجہول بناؤ اور فاعل کو حذف کرکے مفعول کو نائب الفاعل بناؤ:-

۱- یخدع العرّافون الجهلاءَ ویَسْتَنْزِفون اموالَهم

۲- یَستخدِمُ الانسانُ الخیلَ لجرّ العَرَباتِ ومُباغتةِ العدوّ فی ساحة القتال

۳- یأکلُ العربُ لَحْمَ الجَمَلِ ویصنعون من وبرہ اللبوس ومن جلدہ النِّعالَ ومن شَحْمه الشمعَ ومن بَعْرہ الوَقودَ

۴- أعطینا السائلَ درهمین

۵- أعطیتُ اخاك کتابًا

۶- رزقکم اللّٰہ علمًا نافعًا

لہ اِستخدَمَ (۱۰) خدمت لینا۔ کام میں لگانا۔

الدَّرسُ التَّاسِعُ وَالخَمسُونَ

المرفوعات (۳) المبتدأ و (۴) الخَبَرُ

۱۔ تم پڑھ چکے ہو کہ جملۂ اسمیہ کے پہلے جزو کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں اور دونوں حالت رفعی میں رہتے ہیں (دیکھو سبق ۶)

تنبیہ۔ لیکن مبتدا یا خبر کو نصب دینے والا کوئی عامل جملۂ اسمیہ پر داخل ہو تو انھیں نصب دیا جائیگا: اِنَّ الاَرْضَ مُدَوَّرَۃٌ۔ کان خالد شُجَاعًا۔

۲۔ مبتدا مفرد[1] بھی ہوتا ہے مرکب ناقص (مرکب توصیفی و مرکب اضافی) بھی ہوتا ہے۔ مگر جملہ یا شِبْہِ جملہ (یعنی ظرف یا جار مجرور) نہیں ہو سکتا۔

۳۔ خبر کی جگہ اسم مفرد بھی آسکتا ہے، مرکب ناقص، مرکب تام یعنی جملہ بھی اور شِبْہِ جملہ بھی۔ دیکھو نیچے کی مثالیں:۔

۱۔ الولد طیّب — مبتدا اور خبر دونوں مفرد ہیں

۲۔ الولد المطیعُ طیّبٌ — مبتدا مرکب توصیفی ہے

۳۔ کتاب الولدِ طیّبٌ — مبتدا مرکب اضافی ہے۔

۴۔ زیدٌ رجلٌ صالحٌ — خبر مرکب توصیفی ہے

۵۔ زیدٌ ذو مالٍ — خبر مرکب اضافی ہے

۶۔ المجتهدُ سَیَفُوْزُ — خبر جملہ ہے جو جملۂ فعلیہ ہے

۷۔ حامدٌ ابوہ[2] عالم — خبر جملۂ اسمیہ ہے

۸۔ الکتابُ فوق المِنْضَدَۃِ[3] — خبر ظرف ہے۔

---

[1] یہاں مفرد سے مراد غیر مرکب ہے خواہ واحد ہو خواہ تثنیہ یا جمع۔ [2] لفظی معنی ہونگے حامد اس کا باپ عالم ہے یعنی حامد کا باپ عالم ہے۔
[3] مِنضَدَۃ = میز۔

۹ الدنانیر فی الصندوق	خبر جار مجرور ہے

۴۔ خبر جملہ ہو (خواہ اسمیہ خواہ فعلیہ) تو اس میں ایک ایسی ضمیر ضروری ہے جو مبتدا کی طرف راجع ہو۔ دیکھو چھٹی مثال میں یفوز کے اندر ھُوَ کی ضمیر پوشیدہ ہے جو مبتدا کی طرف لوٹتی ہے اور وہی فاعل ہے۔ اس لئے فعل اور فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو گیا ہے۔ پھر یہی جملہ فعلیہ خبر واقع ہوا ہے مبتدا (المجتھد) کی

۵۔ اسی طرح ساتویں مثال میں ابوہ عالم میں ضمیر ہے جو مبتدا (زید) کی طرف راجع ہے۔ اَبُوْہُ مضاف اور مضاف الیہ مل کر مبتدا اور عَالِمٌ خبر۔ یہ جملۂ اسمیہ صغریٰ خبر ہے زید کی، جو کہ جملۂ کبریٰ کا مبتدا ہے۔

۶۔ ایک مبتدا کی متعدد خبریں بھی ہو سکتی ہیں: ھو الغفورُ [۱] الودود [۲] ذوالعرش [۳] المجیدُ [۴]۔ اس مثال میں ھو مبتدا ہے باقی چاروں اسم اس کی خبریں ہیں۔ کبھی جملے میں ترتیب وار کئی مبتدا ہوتے ہیں اور اسی ترتیب سے ہر ایک کی خبریں ہوتی ہیں: حامد وخالد وصالح جالس وقائم وراکب (حامد بیٹھا ہے خالد کھڑا ہے اور صالح سوار ہے)۔ اس ترتیب کو لفّ ونشر مرتّب کہا جاتا ہے

کہاں کہاں خبر کو مبتدا پر مقدّم کرنا واجب ہے؟

۷۔ دراصل مبتدا کا مقام خبر سے مقدّم ہے مگر ذیل کی صورتوں میں خبر کو مقدم کرنا اور مبتدا کو مؤخّر کرنا واجب ہے:۔

(۱) جبکہ خبر اسم استفہام ہو: اَیْنَ زیدٌ؟ کیف ابوك؟ اِن

مثالوں میں اَیْنَ اور کَیْفَ خبر ہیں کیونکہ ان میں ظرفیت کے معنی ہیں اس لئے وہ مبتدا نہیں بن سکتے۔ ان کو مؤخّر اس لئے نہیں کر سکتے کہ اسماء استفہام ہمیشہ صدرِ کلام میں (جملے کے شروع میں) آیا کرتے ہیں۔ چاہے مبتدا ہوں چاہے خبر۔

تنبیہ ۲۔ اَیْنَ، اَنّٰی، مَتٰی، اَیّانَ اور کَیْفَ میں ظرفیت کے معنی ہیں اس لئے وہ ہمیشہ خبر ہونگے اور مَنْ، مَا وغیرہ بقیہ اسماء استفہام ہمیشہ مبتدا ہوں گے۔

(۲) یا مبتدا کے ساتھ ایسی ضمیر متّصل ہو جو خبر کے کسی جزو کی طرف راجع ہو: فی الدّارِ صاحِبُھا (گھر میں اس گھر کا مالک ہے) اس جملے میں "صاحبھا" مبتدا مؤخّر ہے اور "فی الدّار" خبر مقدّم ہے۔ کیونکہ مبتدا کے ساتھ خبر "دار" کی طرف لوٹنے والی ضمیر لگی ہوئی۔ اگر مقدّم کریں تو اِضمارِ قبل الذِّکر لازم آئیگا۔

(۳) جبکہ مبتدا نکرہ ہو اور خبر ظرف یا جار مجرور ہو: عندی ثَوْبٌ، فی الدّارِ رَجُلٌ۔ اِن دونوں جملوں میں ثوب اور رجل مبتدا مؤخّر ہیں۔

(۴) جبکہ مبتدا پر خبر کا حصر ہو یعنی مبتدا اِلّا کے بعد واقع ہو: ماخاسِرٌ اِلّا الکسلانُ (سُست کے سوا کوئی خسارہ پانے والا نہیں)، مبتدا الکسلان ہے۔ مقدّم کردیں تو مطلب بگڑ جائیگا۔

تنبیہ ۳۔ مبتدا اور خبر کی پہچان یہ ہے کہ جملے میں جس کے بارے میں کچھ کہا جائے

وہ تو مبتدا ہے اور جو کچھ کہا جائے وہ خبر ہے فعل اور ظرف کبھی مبتدا نہیں بن سکتے۔

## مشق 	ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو 	نمبر ۱۹

اَللّٰہُ یعلم الغیبَ - اِنَّ من البیان لَسِحْرًا - کَیف حالُکَ ؟

(اَللّٰہُ) مبتدا، مرفوع (یَعْلَمُ) فعل مضارع، اس میں ضمیر مُسْتَتِر ہے جو مبتدا کی طرف راجع ہے۔ وہی فاعل ہے، (الغیبَ) مفعول بہٖ منصوب ہے فعل وفاعل مل کر جملۂ فعلیہ ہوکر خبر ہے، مبتدا و خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ کبریٰ ہوا۔

(اِنَّ) حرف مُشَبَّہ بالفعل ناصبِ اسم ہے۔ (مِنْ) حرف جرّ (البَیانِ) مجرور۔ جار مجرور مل کر خبر مقدّم ہے محلاً مرفوع۔ (لَ) حرف تاکید غیر عامل ہے (سِحْرًا) مبتدا مؤخّر ہے کیونکہ نکرہ ہے اور اس کی خبر مقدّم جار مجرور ہے۔ اِنَّ کی وجہ سے مبتدا منصوب ہے۔

مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(کَیْفَ) اسم استفہام مبنی ہے، خبر مقدّم ہے اس لئے محلاً مرفوع سمجھا جائیگا۔ (حَالُکَ) مضاف اور مضاف الیہ مل کر مبتدا ہے اس لئے مرفوع ہے۔ مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۵۰

اَغْضَبَ (۱) غصہ میں لانا	خَیِّرٌ سخی
اِنِیَۃٌ (ج آوَانٍ) برتن	رَائِحَۃٌ (ج رَوَائِحُ) بو
اِطْنَانٌ (۱۔ مصدر) کھنکھنانا	سَتَرَ (ن) ڈھانک دینا۔ چھپا دینا۔ پردہ پوشی کرنا
بَدْرٌ ماہِ کامل۔ پورا چاند	سَنَا چمک دمک
بَطَالَۃٌ سستی۔ بیکاری	شُرُوْقٌ طلوع ہونا
تَوْحِیدَۃُ الْحُسْن یکتائے حسن۔ مصری شاعرہ عائشہ تیموریہ کی بیٹی کا نام ہے	کَدٌّ مشقت۔ تکلیف
تَحْرِیکَۃٌ (۲۔ مصدر) ہلانا۔ حرکت	لَھْفٌ سخت افسوس
تَحَجَّبَ (۴) حجاب کرلینا۔ چھپ جانا	مَنْطِقٌ گفتگو
تَنَقَّبَ (۴) نقاب ڈال لینا۔ منہ چھپالینا	مُتَمَرِّدٌ سرکش
تَسْکِینَۃٌ (۲۔ مصدر) سکون۔ ٹھہرنا	مِسْکٌ مشک
جَفْنٌ (ج اَجْفَانٌ) پلک	وَرٰی مخلوقات

مشق نمبر ۹۲

تنبیہ ۲۔ ذیل کے جملوں میں مبتدا اور خبر پہچانو اور دیکھو بعض جملوں میں خبر مقدم ہے اس کی وجہ معلوم کرو۔

(۱) المسلم لایخافُ الموتَ (۲) خیرالناس من ینفع الناسَ (۳) الاٰنیۃُ

تُمتَحَنُ بِالاطنانِ والانسان بالمنطق (۴) آمانِیُّ الکَسْلانِ تقتلہ فَاِنّ یدیہ تأبیانِ العملَ (۵) لکلّ فرعونٍ موسیٰ (۶) عند التلمیذ کتابٌ (۷) لِی حاجةٌ (۸) اِنّ لی حاجةً (۹) متیٰ نَصْرُ اللّٰہِ ؟ (۱۰) اَفِی اللّٰہِ شَکٌّ ؟ (۱۱) لنا علمٌ وللجُھّالِ مالٌ (۱۲) فی البُسْتان اَزْھارُھا (۱۳) کلامُ الملوکِ ملوکُ الکلام (۱۴) امّ العیوب البطالة (۱۵) البطالة اُمّ الاختراع (۱۶) حاملُ المسک لاتَخْفٰی روائِحُہ (۱۷) الجملة المرکبة من الفعل والفاعل تُسمّٰی جملةً فعلیّةً (۱۸) اِنّ مع العسرِ یُسْرًا

اشعار

ذیل کے اشعار میں فاعل، نائب الفاعل، مبتدا اور خبر پہچانو

(۱) وللّٰہ فی کلّ تحریکةٍ　　وفی کلّ تسکینة شاھدٌ
وفی کلّ شیءٍ لہ اٰیةٌ　　تدلّ علیٰ اَنّہٗ واحدٌ

(۲) [1] سُتِرَ السَّنا وتَحجّبَتْ شمسُ الضُّحیٰ　　وتَنَقَّبَتْ بعد الشُّروقِ بُدُوْرٌ

(۳) لَھفی علیٰ توحیدة الحُسْنِ التی　　قد غاب عنّی بدرُھا المستورُ

(۴) ※ قلبی وجفنی واللسانُ وخالقی　　راضٍ وباکٍ شاکرٌ وغفورٌ

---

(۵) اِنّ الاکابِرَ یحکمون علی الوریٰ　　وعلی الاکابر تَحکُمُ العُلَماءُ

(۶) یجود علینا الخَیِّرون بِمالِھم　　ونحن بمال الخَیِّرِیْنَ نجودُ

(۷) بِقَدْرِ الکَدِّ تُکْتَسَبُ المعالی　　ومَنْ طلبَ العُلیٰ سَھِرَ اللّیالی

[1] یہ تین اشعار اس مشہور مرثیہ کے ہیں جو شاعرۂ عظمیٰ سیدہ عائشہ تیموریہ (متوفاۃ ۱۳۲۰ھ) نے اپنی بیٹی توحیدۃ کی وفات پر کہا تھا۔

※ پہلے مصراع میں چار مبتدا ہیں۔ دوسرے میں چار خبریں ترتیب وار ہیں۔ اس ترتیب کو لف ونشر مرتب کہتے ہیں۔

سوالات نمبر ۲۰

(۱) مبتدا اور فاعل میں کیا فرق ہے؟

(۲) فاعل اور نائب الفاعل میں کیا فرق ہے؟

(۳) جملے میں مبتدا اور خبر کی شناخت کیسے ہوتی ہے؟

(۴) کون کون سے موقع پر خبر کو مبتدا پر مقدم کرنا ضروری ہے؟

(۵) فاعل اسم ظاہر ہو تو فاعل کے اختلاف سے فعل میں کیا تغیرات ہونگے؟

(۶) ذیل کے جملوں میں فاعل اور نائب الفاعل کو مبتدا سے اور مبتدا کو فاعل یا نائب الفاعل سے تبدیل کرو:-

يُعْرَفُ الانسانُ بالمنطِقِ

لا يَنْفعُ العلمُ بغيرِ العملِ

لا يُكرمُ البُخلاءُ ولا يُهانُ الاسخياءُ

حَضَرتِ الشهودُ وشَهِدوا بِالحقِّ

الحديدُ يوجد في المعدنِ مخلوطًا بالتُّرابِ

أُعْطِيَ السائلانِ دينارَيْنِ

الأحمق لا يجد لذة الحكمة

(۷) ذیل کے جملوں میں مبتدا کو جمع بناؤ اور حسب قاعدہ خبر کو مبتدا کے مطابق بناؤ:-

أين المنزل؟

ما اسم ولدك؟

المرءة الصالحة تَسُرُّ زوجها

الولد الذي يُحسِنُ القراءة فله الجزاء

في الدار (ج دُوْرٌ) صاحبُها وعلى الشجرة ثمرها

الابنُ الفاقدُ[1] الادبِ عارٌ[2] لابيه

(۸) پانچ جملے ایسے بناؤ جن میں خبر جملہ ہو اور پانچ میں شبہ جملہ ہو اور پانچ جملے ایسے بناؤ جن میں خبر کا مقدم کرنا واجب ہوتا ہے۔

[1] بےادب۔ [2] عارٌ کی جمع کسر اَعْیارٌ ہے یعنی عیب۔ [3] گفتگو۔

اَلدَّرْسُ السِّتُّوْنَ

المنصوبات

(۱) المفعول به

۱۔ مفعول به (جو عام طور پر محض مفعول کہلاتا ہے) وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل (کام) واقع ہو۔

۲۔ اکثر متعدّی افعال کا ایک ہی مفعول آتا ہے، بعض کے دو دو اور بعض کے تین تین مفعول به آتے ہیں۔ عَلِمَ، حَسِبَ، وَجَدَ، جَعَلَ، اِتَّخَذَ کے دو دو مفعول آتے ہیں اور اَعْلَمَ کے تین: عَلِمَ حامدٌ علیًّا عالمًا۔ اَعْلَمَ حامدٌ محمودًا علیًّا عالمًا (حامد نے محمود کو علی کو عالم بتایا یعنی محمود کو خبر دی کہ علی عالم ہے)

۳۔ مفعول به کے لئے فعل میں کوئی تغیّر نہیں ہوتا: یُکْرِمُ زَیْدٌ اُمَّهٗ واباه واَخَوَیْه وعَمَّاتِهٖ والاقربین۔

۴۔ مفعول به اسم ظاھر بھی ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثال میں لکھا گیا۔ اور اسم ضمیر بھی ہوتا ہے: ارشدنی العلمُ وایّاک وایّاھم۔ اس میں پہلا مفعول ضمیر متکلم منصوب متّصل ہے، دوسرا اور تیسرا ضمیر منصوب منفصل۔

۵۔ تم پڑھ چکے ہو کہ دراصل مفعول کی جگہ فاعل کے بعد ہے۔ اگرچہ تقدیم بھی جائز ہے لیکن جب فاعل اور مفعول میں اِلتباس (مشابہت) ہو اور شناخت کا

کوئی قرینہ بھی نہ ہو تو مفعول کو مؤخر ہی رکھنا چاہیئے۔ (دیکھو سبق ۵۸-۱۰)

۶- ذیل کی صورتوں میں مفعول کا مقدّم کرنا واجب ہے:-

(۱) جبکہ فاعل کے ساتھ ایسی ضمیر لگی ہو جو مفعول کی طرف راجع ہو: اکرم الاستاذَ تِلمیذُہٗ ۔

(۲) جبکہ مفعول کی ضمیر فعل کے ساتھ متّصل ہو: اَکْرَمَنِیَ الامیرُ ۔

(۳) جبکہ فاعل پر حصر کیا جائے: اِنّمایخشی اللّٰہَ من عبادہ العلماءُ (اللہ کے بندوں میں اللہ سے صرف علم والے ہی ڈرتے ہیں)۔ اس مفہوم کو اس طرح بھی ادا کیا جاسکتا ہے لایخشی اللّٰہَ من عبادہ اِلّا العلماءُ۔

(۴) جبکہ مفعول ایسا لفظ ہو جس کے لئے کلام کی صدارت ضروری ہو۔ اور وہ اسماء استفہام، اسماء شرط اور کَمْ خبریّہ ہیں: مَنْ رأیتَ؛ ماتُرِیْدُ؛ ماتَفْعَلْ مِنْ خَیْرٍ تُجْزَ بِہٖ (دیکھو سبق ۵۶-۲) کَمْ کتابًا قرأتَ؛ کَمْ کتابٍ قرأتُ (اس میں کَمْ خبریہ ہے)۔

اس صورت میں مفعول کو صدارتِ کلام کے لئے فعل پر بھی مقدّم کرنا پڑتا ہے۔

۷- ذیل کے تین مقاموں میں صرف مفعول بہ مذکور ہوتا ہے اور فعل وفاعل دونوں مقدّر ہوتے ہیں:-

تحذیرٌ

(۱) تحذیر (ڈرانا۔ بچانا) کے موقع پر: اَلْکَسَلَ اَلْکَسَلَ (سستی سے

سُستی سے۔ یعنی سُستی سے بچ)۔ گویا دراصل اِحْذَرِالْکَسَلَ۔ پس اِحْذَرْ جو کہ فعل با فاعل ہے یہاں مقدر ہے۔ اس صورت میں مفعول کو مکرّر لانا پڑتا ہے۔ اسی طرح اِیَّاكَ وَالْکَسَلَ (اپنے آپ کو اور سُستی کو) یعنی اپنے آپ کو سُستی سے دُور رکھ اور سُستی کو اپنے سے دُور رکھ۔ گویا اصل میں اِحْذَرْ نَفْسَكَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْکَسَلَ منك۔ اِحْذَرْ کی جگہ اِتَّقِ یا بَعِّدْ (دُور کر) بھی مقدر سمجھ سکتے ہیں۔

اِغْرَاءٌ

(۲) اِغْرَاء (اُکسانا) کے موقع پر: اَلاِجْتِهَادَ اَلاِجْتِهَادَ (کوشش کو کوشش کو، یعنی کوشش کو لازم بنالو)۔ گویا دراصل اَلْزِمِ الاجتهادَ ہے۔ اسی طرح اَلْمُرُوْءَةَ وَالنَّجْدَةَ (مروّت اور شرافت کو لازم پکڑو) یہاں بھی اَلْزِمْ جو کہ فعل با فاعل ہے مقدر ہے۔

اِخْتِصَاصٌ

(۳) اختصاص (مخصوص کرنا۔ مُراد لینا) نَحْنُ مَعَاشِرَ[1] الانبیاء لانَرِثُ ولا نُوْرَثُ (ہم یعنی پیغمبر لوگ نہ [کسی کے] وارث ہوتے ہیں نہ ہمارے مال ومتاع کا کوئی وارث ہوتا ہے)۔ اس جگہ لفظ اَخُصُّ[2] یا اَعْنِیْ[3] کو مقدر مان لیا جاتا ہے اور لفظ "معاشر" کو اس کا مفعول سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح نَحْنُ العربَ، نَحْنُ الْمُسْلِمِیْنَ وغیرہ کہا جائیگا۔

[1] مَعْشَرٌ (ج مَعَاشِرُ) گروہ۔ جماعت۔ [2] میں مخصوص کرتا ہوں۔ [3] میں مُراد لیتا ہوں۔

۸۔ مذکورہ تینوں مقامات تو قیاسی ہیں۔ جن کے قیاس پر بہتیری مثالیں بنائی جاسکتی ہیں۔ ان کے علاوہ چند مقامات سماعی ہیں۔ جن میں فعل و فاعل کو حذف کرکے صرف مفعول بہ بولا جاتا ہے: کسی آنے والے کے خیر مقدم کے وقت صاحبِ خانہ کہتا ہے أَهْلاً وَسَهْلاً وَمَرْحَبًا (= أَتَيْتَ أَهْلاً وَوَطِئْتَ سَهْلاً وَصَادَفْتَ مَرْحَبًا)[1]، اِمْرَءً ونفسَه (= أُتْرُكِ امْرَءً ونَفْسَهُ)[2]، غُفْرَانَكَ رَبَّنَا (= نَطْلُبُ غُفْرَانَكَ)[3] +

اِشْتِغَالُ الْفِعْلِ

۹۔ بعض جملوں میں مفعول کا ذکر فعل سے پہلے ہو جاتا ہے اور اس کی جگہ فعل کے بعد ایک ضمیر ہوتی ہے جو اس مفعول کی طرف لوٹتی ہے: الكتابَ قَرَأْتُهُ۔ ایسے جملوں میں اسم مقدم کو مشغولٌ عنه (جس کی طرف سے بے پروائی کی گئی ہو) کہتے ہیں۔ کیونکہ فعل کو ایک مفعول (ضمیر مفعول) مل جانے سے وہ مفعول مقدّم سے بے پروا ہو جاتا ہے +

تنبیہ ا۔ یہ مسئلہ مفعولِ مقدّم کا نہیں ہے۔ بلکہ مذکورہ مثال میں فعل کا مفعول تو وہ ضمیر ہے جو اس کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس اسم کی اعرابی حالتیں مختلف ہو گئی ہیں +

---

[1] آپ اپنے اہل میں یعنی اپنوں میں آئے اور نرم اور آسان راستہ طے کیا اور کشادہ مقام حاصل کر لیا۔ یعنی بلاتکلف بہ آرام تشریف رکھئے + [2] مرد کو اور اس کے نفس کو چھوڑ دو۔ یعنی اسے اس کی حالت پر چھوڑ دو + [3] غُفْرَانٌ مصدر ہے یعنی بخشش۔ یعنی ہم تیری بخشش چاہتے ہیں +

۱۰۔ ایسے اسم کے اعراب کی تین صورتیں ہیں :۔

(۱) جب وہ ایسے لفظ کے بعد واقع ہو جس کے بعد ہمیشہ فعل آیا کرتا ہے جیسے کلمات الشرط اور حروف التحضیض (دیکھو سبق ۵۰-۶) تو اس اسم کو نصب دینا ضروری ہے : اِنِ الْعلمَ حصّلتَہ نفعك، (اگر تو علم حاصل کرلے تو وہ تجھے نفع دیگا) ؛ هَلَّا وَلَدَكَ تُعَلِّمُهُ (تو اپنے لڑکے کو کیوں تعلیم نہیں دیتا)۔

(۲) اور جب وہ اسم حرف نفی (ما اور لا) یا حرف استفہام (أَ اور هَلْ) کے بعد واقع ہو تو اسے نصب پڑھنا بہتر ہے۔ لازم نہیں: ما زیداً لقیتُہ ولا عمرًا رأیتُہٗ۔ هَلِ الرجلین تَعْرِفُهُمَا[1]؛ مذکورہ مثالوں میں اسم مشغول عنہ کو رفع پڑھنا بھی جائز ہے مگر بہتر نہیں۔

(۳) جب وہ اسم "اِذَا" الفُجَائِيَّة (بمعنی ناگہاں) کے بعد واقع ہو۔ اس کو رفع دینا لازم ہے: دخلتُ البیتَ فاذا الغلامُ یُوَبِّخُهُ ابی[2]۔

اسی طرح جب وہ کلمات الشرط، اسماء موصولہ، لام الابتداء، ما نافیہ یا حروف مُشبّہ بالفعل کے قبل واقع ہو، تو اس پر رفع لازم ہے: العلمُ ان خدمتَہ رفعَك[3]، الولدُ الذی رأیتَہٗ ذَکِیٌّ۔

(۴) مذکورہ مواقع کے سوا باقی صورتوں میں رفع اور نصب دونوں

[1] کیا تو ان دو مردوں کو پہچانتا ہے؟ [2] میں گھر میں داخل ہوا تو ناگہاں (کیا دیکھتا ہوں) کہ اس کو میرا باپ دھمکا رہا ہے۔ [3] اگر تو علم کی خدمت کریگا تو وہ تجھے بلند کر دیگا۔

جائز ہیں : الکتبُ النافعۃُ اَقْرَأُھا دائما ۔

۱۱۔ جب اسم مشغول عنہ کو نصب پڑھا جائے تو ترکیب میں اسے فعل مقدّر کا مفعول بناتے ہیں اور اس اسم کے بعد جو فعل واقع ہوا ہے اسے فعل مقدّر کا مفسِّر (تفسیر کرنے والا) کہتے ہیں ۔ اور جب اس اسم کو رفع پڑھا جائے تو ترکیب میں اسے مبتدا کہتے ہیں اور باقی جملہ کو اس کی خبر بناتے ہیں ۔ چنانچہ ذیل کے جملوں کی تحلیل سے تم سمجھ لوگے :۔

مشق نمبر ۹۳

(۱) اِنِ الْعِلْمَ حصّلتَہٗ نَفَعَکَ (۲) اَلْعِلْمُ اِنْ حصّلتہ نَفَعَکَ

پہلی مثال میں نصب لازم ہے اور دوسری میں رفع

(اِنْ) حرفِ شرط (العلمَ) مفعول بہٖ ہے فعل مقدّر (حصّلْتَ) کا، جس کی تفسیر وہ فعل ظاہر کرتا ہے جو اس کے بعد واقع ہے ۔ اب یہ فعل و فاعل و مفعول بہ مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر مُفَسَّر ہے ۔

(حَصَّلْتَ) فعل با فاعل (ہٗ) مفعول بہٖ، محلًّا منصوب ۔ جملۂ فعلیہ ہو کر تفسیر یعنی مفسِّر ہے پہلے جملے کا ۔ مُفَسَّر اور مفسِّر دونوں جملے مل کر شرط ہے ۔

(نَفَعَ) فعل ماضی واحد غائب اس میں ضمیر مُسْتَتِر ہے جو علم کی طرف راجع ہے ۔ وہی فاعل ہے ۔

(لَكَ) مفعول بہ، محلًّا منصوب۔ فعل و فاعل اور مفعول ملکر جملۂ فعلیہ ہوکر جزا ہے۔

شرط اور جزا مل کر جملۂ فعلیہ شرطیہ ہوگیا۔

(العِلْمُ) مبتدا مرفوع } مبتدا اور
(اِنْ حَصَّلْتَهٗ) جملۂ فعلیہ ہوکر شرط ہے } شرط اور جزا مل کر } خبر ملکر جملہ
(نَفَعَكَ) فعل، فاعل اور مفعول ملکر جملۂ فعلیہ ہوکر جزا } خبر محلًّا مرفوع } اسمیہ ہوا

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۱۵

أَقْبَلَ (۱) سامنے آنا۔ متوجہ ہونا	زَبُوْنٌ (ج زَبَائِنُ) جدید محاورے میں گاہک اور خریدار کو کہتے ہیں
أَنَارَ (۱-و) روشن کرنا	شَاهِقٌ بہت اونچا
إِفْرَاطٌ (۱۔ مصدر) کسی کام میں حد سے بڑھ جانا	عُرْيَانٌ (ج عُرَاةٌ) ننگا
تَفْرِيطٌ (۲۔ مصدر) کوتاہی کرنا	قَهَرَ (ف) دباؤ ڈالنا۔ غصہ کرنا
بِضَاعَةٌ (ج بَضَائِعُ) مالِ تجارت۔ پونجی	كَسَا (ن۔و) پہنانا
جَلَبَ اور اِسْتَجْلَبَ کھینچنا۔ حاصل کرنا	لُقَطَةٌ پڑی پائی ہوئی چیز
جَائِعٌ (ج جِيَاعٌ) بھوکا	اَلْمُتَنَبِّئُ مدعیِ نبوت۔ عرب کے ایک مشہور شاعر کا تخلص ہے
جَلِيْسٌ (ج جُلَسَاءُ) ہمنشین	
دِيْوَانٌ (ج دَوَاوِيْنُ) اشعار کا مجموعہ۔ کچہری	

نَهَرَ (ف) جھڑکنا	مَحَا (ن۔د) مٹانا مَخْزَنٌ (ج مَخَازِنُ) گودام۔ دُکان

مشق نمبر ۹۴

ذیل کی مثالوں میں دیکھو کونسی جگہ مفعول مقدم ہے اور اس کی وجہ معلوم کرو۔ یہ بھی پہچانو کہ کس جگہ جوازًا مقدم ہے اور کہاں وجوبًا۔ کون سی مثالوں میں فعل اور فاعل دونوں محذوف ہیں۔ کس جگہ کونسا فعل محذوف ہے؟

(۱) کَافَأْنَا اخانا الصغیرَ (۲) کافَأَنَا اخونا الکبیرُ (۳) مارئی موسٰی عیسٰی (۴) بَنَی المحراب زَکَرِیَّا (۵) اَلْقَی العصا موسٰی (۶) اکرم اخی ابی (۷) قرء کتابی صَدیقی (۸) ایّ رجلٍ لقیتَ ؟ (۹) کم رُمَّانَةً اَکَلْتَ ؟ (۱۰) کم تُفَّاحةٍ اَکَلْتُ (۱۱) مَنْ علّمت ومِمَّنْ تعلّمتَ ؟ (۱۲) اَصَاحبًا لا عیبَ فیہ تریدُ ؟ [مراع] (۱۳) فَاَمَّا الیتیمَ فلا تَقْهَرْ واَمَّا السَّائلَ فلا تَنْهَرْ (۱۴) ما تُقَدِّمُوْا لانفسکم من خیر تجدوہ عند اللہ (۱۵) ایَّاکم والشِقاقَ (۱۶) ایّاک وجلیسَ السُّوْءِ (۱۷) الاتّحادَ الاتّحادَ (۱۸) الطّریقَ الطّریقَ (۱۹) اللہَ اللہَ عِبادَ اللہِ [یا عباد اللہ]

مشق نمبر ۹۵

ذیل میں اشتغال کی مثالیں ہیں، ان میں غور کرو کس جگہ نصب

---

[۱] اَ ہمزۂ استفہام ہے۔

واجب ہے اور کس جگہ رفع واجب ہے اور کہاں دونوں جائز ہیں ؟

(۲۰) هل ديوان المتنبّئ قرأته ؟ (۲۱) حَيْثُمَا المحسن وجدتموه فَعَظِّمُوْهُ (۲۲) لا الإفراط أريده ولا التّفريط أبتغيه والاعتدالُ هو مَذْهَبِي (۲۳) النّاس تَغُرُّهم الدّنيا فَيَهْلِكُون (۲۴) ابوك يا اباكَ أعْرِفه فقد كان رجلا صالحاً (۲۵) الجائع أَطْعِمُوه والعريان اكسوه (۲۶) اللُّقطة حيثما وجدتموه وجب عليكم ردُّها الى صاحبها (۲۷) الكتاب الذى تقرءوه نافع جِدًّا (۲۸) البضائع الجيّدة هل استجلبتَها المخزنك حتى تشتهرَ بين التجار ويكثر عليك اقبالُ الزبائن؟ (۲۹) [شعر]

وأين الوعدُ قلت لها، فقالت كلام الليل يَمْحُوه النّهارُ

مشق نمبر ۹۶

(۱) کونسی کتاب تم نے خریدی ؟ (۲) کتنے روپے تم نے مزدور کو دئے ؟ (۳) تم نے ممبئی میں کیا دیکھا اور کس سے ملاقات کی ؟ (۴) میرے باپ نے میرے بھائی کو بُلایا (۵) تم جو کچھ کرو اُس کی جزا پاؤ گے [اس کا معاوضہ تمھیں دیا جائیگا] (۶) صرف علم اور عمل ہی آدمی کو کامیاب بناتے ہیں (۷) حامد جہاں بھی مِل جائے اسے میرے پاس بھیج دو میں اسے ایک عمدہ گھڑی دونگا (۹) لیکن بچّوں کو تو نہ چھیڑا کرو اور جانوروں کو بے سبب ستایا کرو +

مشق نمبر ۹۷

ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

خرج صباح الجمعة أخوان للتفرج الى الضاحية واخذا معهما اختهما رُقَيّةَ ۔ فدخلوا فی بستان فرأوا هناك اشجارا شاهقة وازهارا طيّبة الرائحة واثمارا مختلفة الالوان والاشكال ۔ فطمعت البنت فی تفّاحة ناضجة وارادت ان تقطفها ۔ فصاح اخواها ایاكِ والثمر یا رقیّة ۔ لا تمسّی شیئا من الازهار والاثمار دُونَ[۲] اجازة البستانیّ ۔ انّما یسرق الاثمار الاولاد الشّرار ۔ فلا تکن منهم ولتکن من الکرام ۔ فان طابت لك ثمرة فاشتریها ولا تسرقی ۔ فثلٰثة من التفاح اشترتها رقیّة بستّ آنات وباقة[۱] من الورد بآنة اما اخواها فاشتریا ثمانی رمّانات بروبیة واحدة ۔ ثمّ خرجوا علی شاطئ النّهر وتفرّجوا واغتسلوا وسبحوا فی الماء وسُرّوا مسرّة عظیمة ۔ ثم رجعوا الی بیتهم وقصّوا علیٰ امّهم فتبسّمت وفرحت علی قصّة الاثمار +

---

۱ باقة = گلدستہ + ۲ دُوْنَ = سوا +

الدَّرْسُ الحَادِيْ وَالسِّتُّوْنَ

(۲) المفعول المطلق (۳) والمفعول له

۱۔ كَلَّمَ اللّٰهُ[1] مُوْسٰى تَكْلِيْمًا۔ ضُرِبَ السَّارِقُ ضَرْبًا[2] شَدِيْدًا۔ سِرْتُ[3] سَيْرَ الْبَرِيْدِ۔ دَقَّتِ[4] السَّاعَةُ دَقَّتَيْنِ

۲۔ اوپر کی مثالیں دیکھ کر تم سمجھ گئے ہوگے تکلیما، ضربا شدیدا اور دَقَّتَيْنِ میں سے ہر ایک مفعول مطلق ہے۔ کیونکہ تم نے حصہ سوم سبق ۳۴ میں پڑھا ہے کہ اگر کسی فعل کے بعد اسی فعل کا مصدر لایا جائے جس سے اس فعل کی تاکید یا نوعیت اور کیفیت یا تعداد مقصود ہو تو اس مصدر کو مفعول مطلق کہتے ہیں اور وہ منصوب ہوتا ہے +

۳۔ پہلی مثال سے تاکید، دوسری اور تیسری سے نوعیت اور کیفیت اور چوتھی سے تعداد معلوم ہوتی ہے۔

۴۔ نوعیت صفۃ سے بھی بتلائی جاتی ہے اور اضافۃ سے بھی۔ دیکھو اوپر کی مثالیں +

۵۔ جب مفعول مطلق صرف تاکید کے لئے لانا ہو تو اس کا مرادف لفظ بھی بول سکتے ہیں: قام الخطیبُ وقوفًا[5]، جَلَسْتُ قعودًا

---

[1] اللہ نے موسٰی سے کلام کیا کلام کرنا + [2] چور کو سخت مار ماری گئی + [3] میں چلا قاصد کی چال + [4] گھڑی نے بجائے دو گھنٹے + [5] قیام اور وقوف مترادف ہیں، اسی طرح جلوس اور قعود +

۶۔ کبھی مصدر کسی اسم صفۃ کا مضاف الیہ واقع ہوتا ہے اور مضاف کو نصب دیا جاتا ہے: خَاطَبَ اَفْصَحَ خِطَابٍ۔ (خِطَاب مصدر ہے خَاطَبَ کا)۔

۷۔ لفظ کُلٌّ اور بَعْضٌ، نیز صفۃ اور اسم عدد، مفعول مطلق کے قائم مقام ہو کر منصوب ہوتے ہیں: مَالَ[1] کُلَّ الْمَيْلِ، تَأَثَّرَ[2] بَعْضَ التَّأَثُّرِ، اذکروا اللّٰہ کثیرا (= ذکرا کثیرا) جُلِدَ السارقُ عشرا (= جَلْدَةً عَشْرًا یا عشر جَلَدَاتٍ)

دیکھو مَيْلٍ مصدر ہے مَالَ کا مگر وہ مضاف الیہ ہونے سے مجرور ہے اور کُلٌّ مضاف ہے اور مصدر کی بجائے اس کو نصب دیا گیا ہے۔ اسی طرح باقی مثالوں کو سمجھ سکتے ہو۔

۸۔ عربی میں بہت سی مثالیں ایسی ملتی ہیں جہاں صرف مفعول مطلق مذکور ہوتا ہے اور جملہ کا باقی حصہ محذوف ہوتا ہے: *هَنِيْئًا لَكَ (هَنَأَ هَنِيْئًا)، عَجَبًا لَكَ (= عَجِبْتُ عجبا لك)، شُكْرًا لَكَ (= اشكرك شكرا لك)، رَعْيًا (= رَعَاكَ[3] اللّٰہ رعيا)، سَمْعًا وطاعةً (= اِسْمعوا سَمْعًا وَاَطِيْعُوا طاعةً) اَيْضًا (= اٰضَ[4] اَيْضًا)، بڑے کی پکار کے جواب میں چھوٹا کہتا ہے لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ۔ لَبَّيْكَ کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ وہ اصل میں اُلِبُّ لَكَ

[1] مَالَ مائل ہوا، پورا مائل ہونا۔ یعنی پوری طرح مائل ہو گیا۔ [2] کسی قدر متأثر ہوا یعنی کچھ اثر قبول کر لیا۔ [3] رَعَى يَرْعَى رَعْيًا حفاظت کرنا، چرنا۔ [4] اٰضَ يَئِيْضُ اَيْضًا لوٹنا۔ دوبارہ وہی کام کرنا۔ اسی مناسبت سے "بھی" "پھر دی" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

* تجھے خوشگوار ہو۔ مبارک ہو۔

اِلْبَابَیْنِ ہے۔ فعل حذف کر دیا گیا اور اِلْبَابَیْن کو ضمیر مخاطب لَكَ کی طرف مضاف کر دیا گیا۔ اضافت کی وجہ سے تثنیہ کا نون ساقط ہو گیا۔ اِلْبَابَیْكَ ہو گیا۔ پھر اس میں تخفیف کر کے لَبَّیْكَ کہہ دیا گیا۔ معنی ہیں۔ میں آپ کی خدمت کے لئے (ایک ہی بار نہیں) دو بار یعنی کئی بار حاضر ہوں۔ اسی طرح سَعْدَیْكَ دراصل اُسْعِدُكَ اِسْعَادَیْنِ ہے۔ یعنی میں آپ کی مدد (ایک بار نہیں بلکہ) دو بار کرنے کو حاضر ہوں۔ اس کو بھی اِسْعَادَیْكَ سے مخفف کر کے سَعْدَیْكَ بنا لیا گیا +

تنبیہ ۔ اُردو میں مفعول مطلق کا استعمال کم ہوتا ہے۔ اس لئے عربی عبارت کے ترجمے میں ہر جگہ مفعول مطلق کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے +

المفعول له یا لِاَجْلِهٖ

۹ ۔ المفعول لہ یا المفعول لاجلہ (یعنی جس کے لئے یا جس سبب سے کام کیا گیا ہو) اس کا بیان حصہ سوم سبق ۴۳ میں ہو چکا ہے

مفعول لہ بھی ایک مصدر ہوتا ہے۔ مگر جملے میں اس کا استعمال کسی کام کا سبب بتلانے کے لئے ہوتا ہے: قُمْتُ اکراماً للاستاذ، ضربتُ الولد تأدیباً۔ ان جملوں میں اکرام اور تأدیب مفعول لہ کہلاتے ہیں اگر مصدر پر لام جارّہ لگا دیں تو اسے مفعول لہ نہیں بلکہ جار مجرور

کہینگے : ضربتُ الولد للتّادیب۔ ذیل کی تین مثالوں کا فرق اچھی طرح سمجھ لو :۔

ضربتُ ولدي تأدیبًا　　　　أدّبتُ ولدي تأدیبًا

فعل بافاعل　مفعول بہ　مفعول لہ　　　فعل بافاعل　مفعول بہ　مفعول مطلق

أدّبتُ ولدي للتّأدیب

فعل بافاعل　مفعول بہٖ　جارمجرور متعلق فعل

دیکھو لفظ تأدیب پہلے جملے میں مفعول مطلق ہے دوسرے میں مفعول لہ اور تیسرے میں مجرور متعلق فعل ہے۔ تینوں جملہ فعلیہ ہیں +

سلسلة الالفاظ نمبر ۵۲

أَبٌّ چارہ گھاس وغیرہ
اِبْتِغَاءٌ (ء۔ ي مصدر) چاہنا
أَخْذٌ (مصدر ہے) پکڑنا۔ گرفت
اِكْتَشَفَ (ء) کھوج لگانا۔ معلوم کرلینا
إِمْلَاقٌ (ا) مفلسی
تَجَرَّعَ گھونٹ گھونٹ پینا
تَدْخِيْنٌ (۲) تمباکو پینا۔ دھونی دینا
تَشْجِيْعٌ (۲) حوصلہ افزائی کرنا
تَعَمَّدَ (۴) دیدہ دانستہ کرنا

ثِقَةٌ (وَثِقَ يَثِقُ کا مصدر ہے) اعتماد کرنا۔ بھروسہ کرنا
جَائِزَةٌ انعام
جَزُوْعٌ بےصبر۔ آزردہ
خَشْيَةٌ (ض۔ ي۔ مصدر) خوف۔ ڈرنا
شُعَاعٌ (أَشِعَّةٌ) شعاع۔ کرن
شِرْكَةٌ یا شَرِكَةٌ کمپنی۔ ساجھا
شَهْمٌ ہوشیار۔ تیزفہم۔ سردار
شِيْمَةٌ (ج شِيَمٌ) خصلت۔ فطرت

صَاحِبٌ مصاحب۔ دوست۔ آقا
صَبٌّ (ن۔ مصدر) گرانا۔ اُنڈیلنا
صِلَةٌ (ج صِلَاتٌ) انعام میل جول
طَبْعٌ (ج طِبَاعٌ) طبیعت
عَاقَبَ (۳) سزا دینا۔ پیچھا کرنا
عَصْرٌ (ج عُصُوْرٌ۔ اَعْصَارٌ) زمانہ
عُنْوَانٌ پتہ۔ نشان
غُلْبٌ (جمع ہے غَلْبَاءُ کی) گھنے
قَضْبٌ اونچا شاخدار درخت۔ بانس
قَلَمُ الْحِسَابَاتِ حساب کا دفتر

كَادَ (يَكِيْدُ) تدبیر وحیلہ کرنا۔ داؤں چلنا
مَتَاعٌ (ج اَمْتِعَةٌ) فائدہ۔ اسباب
مُتَمَرِّدٌ سرکش
مَرْضَاةٌ مرضی۔ رضامندی
مُقْتَدِرٌ صاحب اقتدار۔ قدرت والا
مُقَاسَاةٌ (۳۔ مصدر) تکلیف اُٹھانا
نَعَمٌ (ج اَنْعَامٌ) چوپائے۔ پالتو جانور
نَعْمَةٌ آسودگی
نَكَالٌ عذاب۔ سزا
هَجَرَ (ن) جُدا ہونا۔ چھوڑ دینا

مشق نمبر ۹۸

تنبیہ۔ ذیل کی مشق میں مفعول مطلق اور مفعول لہ کو پہچانو۔

(۱) لقد سرّني سرورًا عظيمًا كمالُ صحّةِ ابنك بعد مقاساة مرضٍ شديد (۲) اشكرك شكرًا قلبيًا من ارسالك لي عنوانَ صاحبك (۳) يضرّ التدخين مُسْتَعْمِلِيْهِ اِضْرَارًا بليغا فاذا شئتَ السّلامة من مضارّه فاتركه تركًا ابديًّا (۴) اكتشف العلماء في هذا العصر اكتشافاتٍ كثيرةً (۵) نَأْكُلُ في النهار

اَکْلَتَیْنِ ماعدا اَکْلَةَ الصّباح (۶) اذا اکرمت اللئیم بعض الاکرام ظنّ اَنّک فی احتیاج الیه (۷) وَقَفَ اَعرابیّ بین یدَیِ المَلِك فخاطبه اَفْصَحَ خطابٍ فاعجبه وَاَمَرَله بصلةٍ -

(۸) ینبغی ان نصبر کُلَّ الصبرِ علی حوادث الایّام (۹) یُعطی الاولادُ النّاجحون فی العلم جائزةً تشجیعا لهم علی تحصیل العلم (۱۰) عیّنت شرکة السکّة الحدیدیّة احدَ شرکائها رئیسا علی قلم الحسابات اعتمادا علی خِبْرته وثِقةً بامانته ونَشاطه (۱۱) یُعاقَبُ القاتل المتعمّد بالقتل مُجازاةً علی اِثْمِه وعِبرةً لامثاله (۱۲) تُشْعَل القنادیل لیلا فی المُدُن اِنارةً للشوارع وهدایة للمارّین (۱۳) کُلّما[له] یدعونی اَبِیْ "یاسَعِیْدُ" اقولُ "لبّیك وسعدیك یا سیدی" واقوم لِاُمتثال امره قیامَ الخادم الوفِیّ[ٰه]

(۱۴) فصبرا جمیلا یا بُنَیّ ولا تکن ⁂ جزوعا فَاِنّ الصبر من شیمة الشّهم

(۱۵) هنیئا لِاَرْباب النّعیم نعیمُها ⁂ وللعاشق المسکین مایتجرّعُ

مشق من القراٰن نمبر ۹۹

(۱) انّا فتحنا لك فتحًا مبینا (۲) انّهم یَکِیدون کَیْدًا وّاَکِیْدُ کَیْدًا (۳) واصبِرْ علی مایقولون واهْجُرْهم هَجْرًا جمیلا وذَرْنی

له کُلّما = جب کبھی ⁂ ٰه وَفِیٌّ = وفادار ⁂ عه ماعدا = سوا۔ اس کے بعد اسم منصوب ہوتا ہے ⁂

والمکذبِینَ اُولِی النَّعمۃِ ومَھِّلْھم قلیلا (۴) فَلْینظرِ الانسانُ الٰی طعامہ اَنَّا صَبَبْنَا الماء صبّا ثم شققنا الارض شَقًّا فانْبتْنا فیھا حَبًّا وعِنبًا وقضبا وزیتونًا ونخلا وحدائقَ غُلْبًا وفاکھۃً وابًّا متاعًا لکم ولانعامکم (۵) ولاتقتلوا اولادکم خشیۃَ اِملاقٍ، نحن نرزقھم واِیَّاکم (۶) ومَنْ یفعل ذٰلک ابتِغَاءَ مرضاتِ اللّٰہِ فسوف نُؤتیہ اجرًا عظیمًا (۷) والسارقُ والسارقۃُ فاقطعوا اَیْدِیَھُما جزاءً بما کسبا نکالًا من اللہ (۸) فَاَخَذْنَاھم اَخْذَ عزیزٍ مُقْتَدِرٍ +

مکتوب من تلميذ الى اخته الكبيرة ذاتِ[1] الثَّرْوَة يطلب منها بعضَ ما يلزَمُه[2]

اختي المحترمةَ زينةَ السيِّدات

السّلام عليكِ ورحمة الله وبركاته - جميلُ صُنْعِكِ[3] مَعِيَ قد عَوَّدَني[4] اَنْ اَلْجَأَ[5] اليكِ في جميع اموري - واِنّي اراني اليومَ في حاجةٍ الى شِراءِ[6] بعضِ اشياءَ تَلْزَمُني في المدرسة - فَقَصَدْتُكِ راجيًا من مكارمِكِ ان تُرسلي اِلَيَّ لَدَى[7] اوّلِ فرصةٍ ما تَسْمَحُ[8] به نفسُكِ من النّقودِ لِاَقْضِيَ بها حاجتي واَحفظَ الباقِيَ تحتَ يدِ[9] اللُّزوم، وبذلك يزداد شكري لفضلكِ وتتضاعف محبّتي لك دُمْتِ لاخيكِ

اخوكِ المطيع

حامد

تنبیہ - اس خط کا جواب اگلے سبق کے آخر میں دیکھو۔

---

[1] صاحبِ ثروت - مالدار۔ [2] لَزِمَ (س) لازم ہونا ضروری ہونا۔ کسی کے ساتھ لگے رہنا۔ [3] جَمِيلُ صُنْعِكِ تیرا اچھا سلوک۔ [4] لَجَأَ (ف) التجا کرنا۔ [5] شِرَاءٌ خریدنا۔ خرید و فروخت [6] لَدَى پاس۔ بوقت۔ [7] سَمَحَ بِهٖ اجازت دینا۔ مناسب جاننا۔ [8] تَحْتَ يَدِ اللُّزُومِ ضرورت کے ہاتھ کے نیچے۔ یعنی ضروری کام کے لئے۔ ع مجھے عادی بنا دیا ہے۔

سوالات نمبر ۲۱

(۱) منصوبات کی کتنی قسمیں ہیں؟

(۲) مفعول بہ کی تعریف کرو۔

(۳) مفعول کی وجہ سے فعل میں کیا تغیرات ہوتے ہیں؟

(۴) کون کون سی صورتوں میں مفعول بہ پر فاعل کا مقدم کرنا ضروری ہے؟

(۵) کون کون سی صورتوں میں فاعل پر مفعول بہ کا مقدم ہونا ضروری ہے؟

(۶) اشتغال الفعل سے کیا مراد ہے؟

(۷) اسم مشغول عنہ کے اعراب کی مختلف صورتیں بیان کرو۔

(۸) مفعول مطلق کی تعریف کیا ہے؟

(۹) مفعول مطلق کے قائم مقام کون کون سے الفاظ ہوتے ہیں؟

(۱۰) بارہ جملے مرتب کرو جن میں سے چار میں مفعول مطلق تاکید کے لئے ہو، چار میں کیفیت اور نوع کے لئے ہو۔ اور چار میں عدد بتانے کے لئے ہو۔

(۱۱) ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:-

سَجَدَ المصلّی سَجْدَتَیْنِ، یمِیْلُ الصَّالِحُ الی الفضیلۃ کُلَّ المَیْلِ

(۱۲) مفعول لہ کی تعریف کرو۔

(۱۳) دس جملے بناؤ جن میں ذیل کے مصادر بطور مفعول لہ استعمال کئے گئے ہوں:-

رَغْبَۃً فی العلم، طَلَبًا لِلْغِنٰی، ثِقَۃً، تَوَکُّلًا عَلَی اللّٰہِ، مُکَافَاۃً، تَعْلِیْمًا، احترامًا، اِعَانَۃً، اِفَادَۃً

(۱۴) ذیل کے جملوں کی ترکیب کرو:-

یتصدّقون ابتغاءَ مَرْضَاۃِ اللّٰہِ

نُتَاجِرُ اَمَلًا بِالرِّبْحِ ٭

الدَّرسُ الثَّانِي وَالسِّتُّونَ

(۴) المفعول فیہ (۵) المفعول معہ

۱۔ قرأت الدّرس صباحًا أَمَامَ المعلِّم

تم نے سبق ۴۳ میں پڑھا ہے کہ جو اسم کام کا وقت یا کام کی جگہ بتلانے کے لئے بولا جائے اُسے مفعول فیہ یا ظرف کہا جاتا ہے۔ اس لئے تم کہہ سکتے ہو کہ اوپر کے جملے میں صباحًا اور أَمَام یہ دونوں مفعول فیہ یا ظرف ہیں، کیونکہ پہلا لفظ وقت بتاتا ہے اور دوسرا جگہ۔ یہ بھی کہہ سکتے ہو کہ پہلا ظرف زمان ہے اور دوسرا ظرف مکان +

۲۔ظرف زمان اور مکان کے بہتیرے الفاظ تو پچھلے سبقوں میں متفرق طور سے اور ضمنی طریقے سے تم نے پڑھ لئے ہیں۔ یہاں پر اکثر اسماء ظرف اکٹھا لکھ دئے جاتے ہیں :۔

ظرف زمان۔ ثانیة (سیکنڈ)، دقیقة (منٹ)، ساعة (گھنٹہ)، یوم، أُسْبوع، سَنَة، عام (سال)، قَرْن (صدی)، دَهْر (زمانہ۔ ہمیشہ)، حِیْنٌ[1]، بُكْرَة (صبح سویرے)، أَصِيل (شام)، صَبَاح، مَسَاء، لَيْل، نهار، أَبَد (ہمیشہ) وغیرہ +

ترکیب میں ظرف زمان پر حرف جرّ داخل نہ ہو تو ہمیشہ وہ منصوب

[1] حِیْنٌ (ج أَحْیَانٌ) وقت +

ہوگا۔ اور مضاف نہ ہو تو آخر میں تنوین آتی ہے: اُذکروا اللّٰہ بکرةً واصیلاً۔

مگر ظرف مکان میں سے وہی الفاظ منصوب ہونگے جو مُبْہَم (غیر معین) ہوں: فَوْقَ، تَحْتَ، اَمَامَ، قُدَّامَ (آگے، سامنے)، خَلْفَ (پیچھے)، *وَرَاءَ (پیچھے) قَبْلَ (پہلے)، قُبَیْلَ (ذرا پہلے)، بَعْدَ، بُعَیْدَ (ذرا پیچھے)، اِزَاءَ (مقابل)، حِذَاءَ (مقابل)، تِلْقَاءَ (طرف)، تُجَاهَ (طرف، مقابل)، مَعَ (ساتھ)، عِنْدَ، لَدُنْ (پاس)ع لَدٰی (پاس)، بَیْنَ (درمیان)، بَیْنَ یَدَیْ (سامنے۔آگے)، یَمِیْنًا (دائیں طرف)، شِمَالًا (بائیں طرف)، یَسَارًا (بائیں طرف)، شَرْقًا، غَرْبًا، جَنُوْبًا، شَمَالًاله، مِیْلًا، فَرْسَخًا (تین میل)، بَرِیْدًا (تقریبًا بارہ میل کا ٹپہ، ڈاک، قاصد)۔

تنبیہ ۱۔ عِنْدَ اور لَدُنْ ہم معنی ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ عِنْدَ اشیا اور معانی اور حاضر اور غائب سب کے لئے بول سکتے ہیں۔ مگر لَدُنْ صرف حاضر اشیا کے لئے کہا جاتا ہے مثلاً هٰذا القول عندي صواب کہہ سکتے ہیں۔ لَدُنِّي صَوَابٌ نہیں کہا جاتا۔ اسی طرح عندي كتاب اس وقت بھی کہہ سکتے ہیں جبکہ کتاب تمہارے پاس حاضر نہ ہو بلکہ تمہارے گھر پر یا اور کہیں ہو مگر لَدُنِّي كتاب اسی وقت کہہ سکتے ہیں جبکہ کتاب تمہارے پاس موجود ہو۔ لَدٰی اور عِنْدَ میں بھی یہی فرق ہے۔

تنبیہ ۲۔ لَدُنْ اور لَدٰی کے ساتھ ضمیریں مِنْ اور عَلٰی کی طرح

له شَمَال فتحہ شین سے = اُتر کی جہت اور شِمَال کسرہ شین سے = بایاں ہاتھ یا بائیں طرف۔

ع لَدُنْ اور لَدٰی پر کوئی اعراب نہیں آئیگا۔ * وَرَاءَ کبھی آگے اور سوا کے معنی میں آتا ہے۔

ملائی جائینگی: لَدُنْهُ سے لَدُنِّيْ اور لَدُنَّا تک۔ اور لَدَيْهِ سے

لَدَيَّ اور لَدَيْنَا تک۔ (دیکھو سبق ۱۱-۴)

۳۔ مذکورہ اسماء ظرف میں سے آخر کے دس الفاظ کے سوا باقی سب الفاظ ہمیشہ اضافت کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔

کبھی یمین، یسار، شِمال اور جہاتِ اربعہ بھی اضافت کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں: فَوْقَ الْجَبَلِ، تَحْتَ الشَّجَرَةِ، جَلَسْتُ يَسَارَهُ، جَرَيْتُ[1] مِيْلًا لَا فَرْسَخًا۔

۴۔ ظروف کے ساتھ لامِ تعریف اور حروفِ جارّہ بھی لگائے جاتے ہیں یَمِیْن اور شِمال کے ساتھ اکثر عَنْ لگایا جاتا ہے۔ باقی کے ساتھ عموماً مِنْ لگتا ہے اور جہات کے ساتھ زیادہ تر فِيْ لگاتے ہیں: عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ[2]، تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الانهارُ، البحرُ فی غَرْبِ الهند۔

۵۔ وہ ظروفِ مکان جو معیّن اور محدود جگہ بتاتے ہوں: دار، بیت، مسجد، مدرسة، مکّة وغیرہ عموماً فِيْ کے بعد واقع ہو کر مجرور ہوا کرتے ہیں: صلّیتُ فی المسجد، سکنت فی مکّةَ[3]۔

مگر دَخَلَ، نَزَلَ اور سَكَنَ کے بعد مذکورہ اسماء ظروف اکثر بغیر فِيْ کے بولے جاتے اور منصوب ہوتے ہیں: دخلت المسجدَ، نزلت قریةً، سکنتُ مکّةَ۔

[1] جَرٰی (ض) دوڑنا۔ بہنا۔ [2] بیٹھا ہوا۔ [3] مکّة غیر منصرف ہے۔ اس لئے حالتِ جرّی میں فتحہ دیا گیا ہے۔

۶۔ بعض اسماء ظرف "مبنی" ہیں:۔

الف) قَطُّ (کبھی) زمانۂ ماضی کے لئے، عَوضُ (ہرگز۔ کبھی) زمانۂ مستقبل کے لئے۔ یہ دونوں ظرف زمان ہیں اور ضمہ پر مبنی ہیں: ما شَرِبتُ الخمر قطُّ ولا اَشْرَبُها عَوضُ۔

ب) حَیْثُ (جہاں۔ جبکہ۔ اس لئے کہ) یہ ظرف مکان ہے اور زمان کے لئے بھی آتا ہے۔ ضمہ پر مبنی ہے۔ یہ لفظ جملہ کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے: ثُمَّ اَفِیْضُوا مِنْ حَیْثُ[1] اَفَاضَ النَّاسُ۔

ج) قَبْل اور بَعْد در اصل معرب ہیں، لیکن جب اُن کا مضاف الیہ حذف کر دیا جائے تو وہ ضمہ پر مبنی ہو جاتے ہیں: لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ۔ یعنی قَبْلَ کُلِّ شَیْءٍ وَبَعْدَ کُلِّ شَیْءٍ۔ لَاغیرُ بھی جب مقطوع الاضافۃ ہو تو ضمہ پر مبنی ہوتا ہے اگرچہ یہ ظرف نہیں ہے: اٰنا اٰکُلُ الفواکِہَ لاغیرُ۔ لا اٰکُلُ غیرَھا۔

تنبیہ ۳۔ بعض اوقات بَعْدُ کے معنی "اب تک" ہوتے ہیں:

لَمْ یُقْضَ الامرُ بَعْدُ (اب تک معاملہ کا فیصلہ نہیں کیا گیا)۔

د) ھٰھُنا (یہاں)، ھُنَاکَ اور ھُنَالِکَ (وہاں۔ اس وقت)، ثَمَّ یا ثَمَّۃَ (وہاں۔ اُس طرف) یہ الفاظ اسماء اشارہ ہیں اور ظرفیت کے معنی بھی

---

[1] افاض من المکان چل پڑنا۔ یعنی پھر تم چل پڑو جہاں سے سب لوگ چل پڑے ہیں۔ اس مثال میں حَیْثُ اپنے مابعد کے جملے کی طرف مضاف ہے۔

[2] حیث بمعنی چونکہ اکثر مستعمل ہے۔ اس وقت اس کے بعد أنَّ مفتوحہ لایا جاتا ہے: حیث انہ جاھل لم اخاطبہ۔

لئے ہوئے ہیں اس لئے اسماء ظرف بھی ہیں: اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ ۔ مَنْ جَالِسٌ هُنَاكَ؟ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۔ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ۔

تنبیہ ۴۔ مِنْ ثَمَّ "اسی لئے یا اسی وجہ سے" کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے: الخمرُ تُزِيلُ العَقلَ وَمِنْ ثَمَّ حُرِّمَتْ فِي الْاِسْلَامِ ۔

ھ) اَيْنَ[1]، اَنّٰى[2]، اَيَّانَ[3] اور مَتٰى[4] یہ الفاظ استفہام کے لئے بھی آتے ہیں (دیکھو سبق ۱۳) شرط کے لئے بھی آتے ہیں (دیکھو سبق ۵۶) اور ظرفیت کے معنی بھی لئے ہوئے ہیں اس لئے اسماء ظرف میں بھی شمار ہوتے ہیں۔ اَيْنَ ظرف مکان ہے، اَنّٰى زمان اور مکان دونوں کے لئے آتا ہے۔ اَيَّانَ اور مَتٰى زمان کے لئے آتے ہیں۔ کبھی اَيْنَ اور مَتٰى کے ساتھ مَا بڑھا کر اَيْنَمَا اور مَتٰى مَا کہا جاتا ہے۔

تنبیہ ۵۔ اَيَّان اور مَتٰى کے معنی ایک ہیں لیکن اَيَّانَ سے زیادہ اہم بات کا سوال کیا جاتا ہے: اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ؟ (جزا سزا کا دن کب ہے؟) اَيَّانَ ذَاهِبٌ اَنْتَ نہیں کہیں گے۔

و) كُلَّمَا (جب کبھی)، رَيْثَمَا (ذرا دیر۔ جب تک)، طَالَمَا (عرصہ دراز سے۔ اکثر اوقات)، قَلَّمَا (بہت کم۔ بعض اوقات) یہ الفاظ بھی ظرف زمان ہو جاتے ہیں: كُلَّمَا اَوْقَدُوْا نَارًا لِلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ (جب کبھی وہ [کافر]

---

[1] کہاں۔ جہاں۔ [2] کہاں سے۔ جہاں۔ جب۔ [3] کب۔ جب۔ [4] کب۔ جب۔

لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اسے بجھا دیتا ہے) وقفَ الغلام رَيثَما صَلَّينا (لڑکا اتنی دیر ٹھہرا رہا کہ ہم نے نماز پڑھ لی) طَالَمَا كُنّا نَنتَظِرُكَ (عرصہ دراز سے ہم آپ کا انتظار کر رہے تھے) قَلَّمَا رأيناه (ہم نے اسے بہت کم دیکھا ہے)۔

(ز) إذا شرطیہ (جب)، إذْ (جب)، ظرف زمان ہیں۔ إذا عموماً زمانۂ مستقبل کے لئے آتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو: إذَا السَّماءُ انشقّت (جب آسمان پھٹ جائیگا)، اور إذْ اکثر زمانۂ ماضی کے لئے آتا ہے اگرچہ مضارع پر داخل ہو: وَإذْ يَرْفَعُ ابراهيمُ القواعدَ من البيت واسمٰعيلُ (اور جب ابراہیم اور اسمٰعیل بیت اللہ کی بُنیادیں اُٹھا رہے تھے)۔

تنبیہ ۵۔ إذا شرطیہ کے بعد ہمیشہ فعل آتا ہے اور إذْ کے بعد فعل بھی آسکتا ہے اور اسم بھی: إذْ هُمَا فی الغار[1] مگر إذا فجائیہ[2] کے بعد ہمیشہ اسم ہی آئیگا: طَلَعتُ الجبلَ وإذا أسدٌ نائمٌ فی الغار[3] کبھی إذْ بھی مفاجاۃ کے لئے آجاتا ہے٭

تنبیہ ۶۔ قرآن مجید میں جہاں کہیں آیت کے شروع میں إذْ آیا ہے وہاں اُذكُرْ یا اُذكُرُوا کو مقدّر مان لیا جاتا ہے: وإذ يرفع کے معنی کئے جاتے ہیں "یاد کرو جبکہ ابراہیم الخ"۔

تنبیہ ۷۔ إذْ کے معنی "اس لئے" بھی ہوتے ہیں: اكرمته[4]

---

[1] جس وقت وہ دونوں غار میں تھے۔ [2] إذا بعض اوقات مفاجاۃ (ناگہاں) کے معنی میں آتا ہے۔ [3] میں پہاڑ پر چڑھا تو ناگہاں (دیکھتا ہوں) کہ ایک شیر غار میں سویا پڑا ہے۔ [4] میں نے اس کی تعظیم کی اس لئے کہ وہ ایک نیک آدمی ہے۔

٭ إذْ فجائیہ کے بعد فعل بھی آسکتا ہے: بَينَمَا انا جالسٌ إذْ جاءَ زيدٌ

اِذْ هُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ یعنی لِاَنَّهٗ۔ ایسے اِذْ کا شمار حروف میں ہوگا۔

۷۔ یَوْمَ اور حِیْنَ جب اِذْ کی طرف مضاف ہوں تو کہینگے یَوْمَئِذٍ (یَوْمَ اِذٍ (اس روز۔ جس روز)، حِیْنَئِذٍ (اس وقت۔ جس وقت)، اسی طرح وَقْتَئِذٍ بھی کہتے ہیں۔ ان لفظوں میں اِذْ کے بعد ایک جملہ تھا جسے حذف کر کے اس کے عوض میں تنوین لگا دی گئی ہے۔ اصل میں یوں ہے یَوْمَ اِذْ کَانَ کَذَا (جس روز ایسا ہوا تھا)۔

تنبیہ ۸۔ یَوْمَ اِذٍ کو یَوْمَئِذٍ، حِیْنَ اِذٍ کو حِیْنَئِذٍ اور وَقْتَ اِذٍ کو وَقْتَئِذٍ کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔

۸۔ مندرجۂ ذیل الفاظ مفعول فیہ (ظرف) کے قائم مقام ہو کر منصوب ہوتے ہیں:-

مصدر [۱]، کَمْ [۲]، اسم عدد [۳]، اسم اشارہ [۴] اور وہ الفاظ جو کل [۵] اور جزو پر [۶] دلالت کریں: جِئْتُ طُلُوْعَ الشَّمْسِ (میں آفتاب نکلنے کے وقت آیا)، کَمْ لَبِثْتَ؟ (= کَمْ یَوْمًا یا کَمْ سَنَةً لَبِثْتَ؟)، لَبِثْتُ اَرْبَعَةَ اَیَّامٍ، وَقَفْتُ هٰذِهِ النَّاحِیَةَ [۱]، مَشَیْتُ کُلَّ النَّهَارِ یا طُوْلَ النَّهَارِ و رُبْعَ اللَّیْلِ۔

تنبیہ ۹۔ تیسری مثال میں کَمْ اور چوتھی میں اسم اشارہ محلًّا منصوب ہونگے کیونکہ مبنی ہیں۔ ان پر لفظی اعراب نہیں آسکتا۔

[۱] نَاحِیَةٌ (ج نَوَاحٍ) جانب۔

المفعول معهٗ

۹ جو اسم واو معیّت (دیکھو سبق ۱۵-۷) کے بعد واقع ہو اسے مفعول معہ کہا جاتا ہے۔ اور وہ منصوب ہوتا ہے: سِرْتُ والشارعَ (میں سڑک کے ساتھ ساتھ چلا گیا)، سافرتُ واخاكَ (میں نے تیرے بھائی کے ساتھ ساتھ سفر کیا)، سلّمنا علیه واباه (ہم نے اس پر مع اس کے باپ کے سلام کیا)۔

۱۰۔ واو کے بعد نصب اسی ترکیب میں پڑھا جائیگا جبکہ وہاں عطف جائز نہ ہو۔ مذکورہ تینوں مثالوں میں عطف نہیں ہو سکتا۔ پہلی مثال میں اگر واو عطف مانا جائے تو معنی ہونگے "میں نے اور سڑک نے سیر کی" یہ ایک مہمل بات ہو جائیگی دوسری مثال میں اس لئے عطف جائز نہیں کہ ضمیر مرفوع متصل پر بلا کسی فاصلہ کے عطف جائز نہیں۔ البتہ اگر کہیں سافرت انا واخوك تو یہاں واو عطف ہوگا واو معیّت نہ ہوگا۔ تیسری مثال میں اس لئے کہ ضمیر مجرور پر عطف اسی حالت میں جائز ہوگا جبکہ معطوف پر بھی حرف جر کا اعادہ کیا جائے۔ مثلاً جب کہینگے سلّمنا علیه وعلی ابیه تو واو عطف ہوگا نہ کہ واو معیت (جیسا کہ عطف کے بیان میں سبق ۶۷ میں پڑھو گے)۔

بعض ترکیبوں میں واو عطف اور واو معیت دونوں جائز ہو سکتے ہیں: قَدِمَ الامیرُ وجُنْدُہ یا وَجُنْدَہٗ۔

۱۱۔ اس جملے کی تحلیل کرو: دخلتُ المدرسةَ وَاَخَاكَ یومَ الاربعاءِ[1]

(دَخَلْتُ) فعل با فاعل (المدرسة) ظرف مکان مفعول فیہ ہے اس لئے منصوب ہے۔ (وَ) واو معیت مبنی بر فتحہ۔ (اخا) مفعول معہ ہے اس لئے منصوب ہے (كَ) ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ، محلاً مجرور۔ (یوم الاربعاء) ظرف زمان مفعول فیہ۔ سب مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

[1] میں مدرسہ میں تیرے بھائی کے ساتھ بدھ کے روز داخل ہوا۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۵۳

اِرْتَدَّ (۷) واپس پھرنا۔ دین سے پھر جانا
أَرْضَعَ (۱) دودھ پلانا
أَسْرٰی (۱۔ ي) رات کے وقت سیر کرنا
بِـ کے ساتھ) سیر کروانا
آلٰی (یُوْلِیْ) قسم کھانا۔ عہد کر لینا
بَارَكَ (۳) برکت دینا
بَأْسٌ خوف۔ مضائقہ
تَفَرَّعَ (۴) شاخ در شاخ ہونا
حَبَّبَ (۲) محبوب بنا دینا۔ پسندیدہ بنا دینا
حَیَّۃٌ (ج حَیَّاتٌ) سانپ
خَرِیْطَۃٌ، خَارِطَۃٌ نقشہ (ج خَرَائِط)
دُبُرٌ (ج أَدْبَارٌ) پیٹھ۔ چوتڑ۔ پیچھے
رَضَاعَۃٌ (مصدر) دودھ پلانا
شَبَکَۃٌ (ج شِبَاكٌ) جال
عَامِلٌ (ج عَمَلَۃٌ) کام کرنے والا۔ مزدور۔ حاکم
قَضّٰی (۲) پورا کرنا مقصد کا
لَعِبُ الصَّوْلَجَانِ کرکٹ کا کھیل
المسجدُ الحرام حرمت والی مسجد جس میں خانہ کعبہ ہے
المسجدُ الاقصٰی بیت المقدس کی مسجد
مَأْرَبٌ (ج مَآرِبُ) مقصد۔ غرض۔ آرزو

مشق نمبر ۹۵

ذیل کی مثالوں میں مفعول فیہ پہچانو۔ ظرف زمان اور ظرف مکان کو دیکھو کہاں منصوب ہیں؟ آخر میں چند مثالیں مفعول معہ کی ہیں۔

(۱) اذا اردت ان تعرف الجهاتِ الاربعَ فاستقبِلْ جهةَ طلوعِ الشمس، فما كان أمامَك فهو الشّرقُ وما كان خلْفَك فهو الغربُ والى يمينك الجنوبُ والى يسارك الشّمالُ (۲) ترى خليجَ البنغالِ

فی الخارطة شرقَ الهند وبحر العرب فی غربها (۳) تُرَی السِّكَكُ الحديدیّة فی الخريطة كالشَّبَكة متفرِّعةً شرقًا وغربًا وجنوبًا وشمالًا (۴) یشتغل العَمَلةُ طولَ النّهار ویعودون الی بیوتهم غیابَ الشمس وینهضون قُبَیْلَ طلوعِ الشمس ثم یذهبون ثانیاً الی اعمالهم (۵) قُرْبَ الحیّة نَمْ وقربَ العقربِ لا تجلِس [المَثَل] (٦) كُلْ بیتَ الیهوديّ ونَمْ بیت النّصرانیّ [مَثَل] (۷) اللّهمّ احفظني بین یَدَيَّ ومن خلفي وعن یَمِینِي وعن شِمالي ومن فوقي ومن تحتي (۸) كُنْ وجارَكَ مُتوافِقَیْنِ (۹) مَالَكَ ایها التّاجر والمباحثَ الفلسفیّةَ ؟ (۱۰) كیف حالُكَ والحوادثَ ؟ (۱۱) مالَكَ وایّاه ؟ (۱۲) اَمَا تُقیمین واخاكِ ؟

اشعارٌ

وَلِي وَطَنٌ اٰلَیْتُ اَنْ لا اَبِیْعَهٗ ‏ ‏ وَاَنْ لَا اَرٰی غَیْرِي لَهُ الدَّهْرَ[۱] مَالِكًا[۲]

وَحَبَّبَ اَوْطَانَ الرِّجَالِ اِلَیْهِمُ ‏ ‏ مَاٰرِبُ قَضّٰهَا الشَّبَابُ[۴] هُنَالِكَا[۳]

(فعل، مفعول؛ فاعل، یہ جملہ صفت ہے فاعل کی)

اَحْسِنْ اِلَی النّاسِ تَسْتَعْبِدْ قلوبَهُمْ ‏ ‏ فطالَمَا استعبدَ الانسانَ احسانٌ*

[۱] الدّهر مفعول فیه ہے اس لئے منصوب ہے یعنی کبھی بھی ۔ [۲] مالِكًا وقف کی وجہ سے الف کی آواز نکالی جاتی ہے ۔ [۳] هنالِكَا = هُنالِكَ الف زائد ہے ۔ * پہلے دو شعر ابن الرومی المتوفی ۲۸۳ھ کے ہیں اور تیسرا ابو الفتح البُستی (۴۰۱ھ) کا ہے ۔ [۴] جوانی ۔

مشق　　مِنَ القراٰن　　نمبر ۹۶

(۱) يَعْلَمُ مابين ايديهم وماخلفهم (۲) سبحٰن الذي اسرٰي بعبدهٖ ليلاً من المسجدِ الحرام الى المسجد الاقصى الّذي بٰركنا حَوْلَهٗ (۳) قال كم لَبِثْتَ ؟ قال لبثتُ يومًا او بَعْضَ يَوْمٍ (۴) والوالداتُ يُرْضِعنَ اولادَهنّ حَوْلَيْنِ كامِلَين (۵) يا قوم ادخلوا الارضَ المقدسةَ التي كتب الله لكم ولا ترتدّوا على اَدْبارِكُم (۶) قالوا يا موسٰى اِنّا لن ندخلها ابدًا ماداموا فيها فاذْهبْ انت وربُّكَ فقاتِلا اِنّا هٰهُنا قاعدون (۷) واذا لَقُوا الذين اٰمنوا قالوا اٰمنّا واذا خَلَوْا اِلٰى شَيَاطِينِهم قالوا اِنّا مَعَكُمْ اِنّما نحن مُسْتَهْزِءُوْنَ +

مشق　　عربی میں ترجمہ کرو　　نمبر ۹۷

(۱) جب تم نقشہ میں چاروں طرفیں پہچاننا چاہو تو نقشہ سامنے رکھو، پس جو [جہت] اوپر کو ہوگی وہ شمال ہوگی اور جو نیچے ہوگی وہ جنوب اور جو دائیں طرف ہے وہ مشرق اور جو بائیں طرف ہے وہ مغرب ہے (۲) ہندوستان کے نقشہ میں کلکتہ مشرق میں اور کراچی مغرب میں اور کوہ ہمالیہ کا سلسلہ شمال میں اور سیلون جنوب میں ہے (۳) میرے گھر کے شمال میں بازار ہے اور جنوب میں مدرسہ ہے اور مشرق میں سڑک ہے اور مغرب میں ایک باغیچہ ہے (۴) ہمارا مدرسہ مشرق کی طرف تقریباً تین

میل کے فاصلے پر ہے (۵) ہم دن بھر علم حاصل کرنے میں مصروف رہتے ہیں اور نمازِ عصر کے ذرا بعد کرکٹ کھیلنے چلے جاتے ہیں (۶) اس تصویر میں دیکھ میرے دائیں طرف میرا بھائی بیٹھا ہے اور میرے بائیں جانب میرا چھوٹا بھائی کھڑا ہے اور میرے پیچھے میرا خادم کھڑا ہے (۷) صبح شام ورزش کرنا تیری صحت کے لئے ضروری ہے (۸) میرے دوستو! مسجد میں داخل ہو جاؤ اور عشا کی نماز پڑھو، اس کے بعد اپنے گھروں میں چلے آؤ اور رات کے وقت گھر سے باہر نہ نکلو۔

الجواب من اختٍ الٰی اخیها

آخِي الحبيب

وعليك السّلام ورحمة الله وبركاته. بَيْنَمَا[1] اَنَا في شوقٍ اِلٰى اخبارك وناضِر[2] ازهارك[3] اِذْ[4] وقد[5] ت عَلَيَّ رسالتك المؤرخة بكذا التي ابدت مافي قلبك المخلص من حسن الظنّ الٰى اختك. يا اُخَيَّ[6] لقد سُرِرتُ على طلبك مِنّي ما انت محتاج اليه. وحيثُ اِنّك نَشيطٌ في دروسك حريصٌ على واجباتك، قد بعثت اليك بكذا وكذا من النقود. واِذا[7] بلغني عنك ما يسرّني اَجزتُكَ بِاَكْثَرِ مما تريد.

هذا وارجوا الّا توخّرَ عنّي رسالتك، حتى اكونَ دائما على بَيِّنَةٍ[8] من امرك، ارشدك الله الى ما فيه كمالك والسّلام اختك راشدة

۱ بَيْنَمَا درمیان اس حال کے ۲ ناضر تروتازہ ۳ پھل یعنی تیری تروتازہ صحت وعافیت کی خبریں ۴ اِذْ اس جگہ بغتًا کے لئے ہے۔

۵ وَقَدَ آنا ۶ اُخَيَّ اخی کا مصغر ہے یہاں حرف ندا محذوف ہے یعنی اے میرے چھوٹے بھائی ۷ اذا شرطیہ ہے جس کے بعد ماضی سے مضارع کے معنی لئے جاتے ہیں ۸ بَيِّنَة حق ثبوت۔

سوالات نمبر ۲۲

(۱) مفعول فیہ کی تعریف اور اس کے اقسام بیان کرو۔

(۲) کون سی قسم کے اسماء ظرف ہیں جو ظرفیت کی بنا پر منصوب ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں؟

(۳) ظرف کے قائم مقام کون سے الفاظ ہو سکتے ہیں؟

(۴) دس جملے مرتب کرو جن میں ذیل کے الفاظ شامل ہوں:۔

ذِرَاعَيْنِ، مِيْلَيْنِ، جَنُوْبًا، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، حَوْلًا كَامِلًا، نصفَ النَّهارِ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ۔

(۵) ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:۔

قُمْتُ [۱] نصفَ اللّيل، نِمْتُ [۲] بَعْدَ العِشاءِ اِزاءَ الشُّبّاكة (کھڑکی) فوقَ السّرِيْرِ

(۶) مفعول معہ کی تعریف کرو۔

(۷) واو کے بعد کون سی صورت میں نصب پڑھنا ضروری ہے؟

(۸) ذیل کے جملوں میں کہاں کہاں واو کے بعد نصب پڑھنا ضروری ہے اور کیوں؟

[۱] كُلْ مِن هذا الطعامِ واخاكَ

[۲] سافرتُ الى الشام انا واخوكَ

[۳] ما لكم واياه؟

[۴] سافر ابراهيمُ وخالدٌ

[۵] سلّمت عليه واقاربه

[۶] سلّمنا عليك وعلى عمّك

(۹) مذکورہ جملوں میں سے [۱] دو جملوں کی تحلیل کرو یعنی [۱] اور [۵] کی۔

الدَّرْسُ الثَّالِثُ وَالسِّتُّوْنَ

(۶) الحال

۱۔ اُذکُرُوا اللہَ قِیامًا[1] وقعُودًا[2]۔ شربنا الماءَ صافیًا۔ کلّمَ زیدٌ عَمرًا راکِبَیْنِ۔ دخلتُ المسجدَ مُمتَلِأً من الناس۔ اغتسلتُ فی الحوض مملوءً من الماء ؞

کیا تم کہہ سکتے ہو کہ مذکورہ جملوں میں قیامًا، قعودًا، صافیًا، راکبین وغیرہ کس لئے منصوب ہیں؟

ہمیں امید ہے کہ تم جواب دے سکو گے کہ وہ سب الفاظ حال واقع ہوئے ہیں اس لئے منصوب ہیں۔ کیونکہ تم نے (سبق ۱۰-۲ اور سبق ۳۴-۹ میں) پڑھا ہے کہ جو "اسم" فاعل یا مفعول یا دونوں کی ہیئت (حالت) بتلائے اسے حال کہا جاتا ہے اور وہ منصوب ہوتا ہے۔

یہاں نئی بات یہ ہے کہ ممتلأً ظرف (مسجد) کی حالت بتلاتا ہے اور مَملُوءً مجرور (حوض) کی حالت بتلاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حال ظرف کا اور مجرور کا بھی آتا ہے ؞

۲۔ صاحبِ حال کو ذوالحال کہتے ہیں۔ پہلی مثال اذکروا میں فاعل کی ضمیر یعنی واو بمعنی (انتم) ذوالحال ہے۔ دوسری میں "الماءُ"

[1] کھڑے کھڑے ؞ [2] بیٹھے بیٹھے ؞

تیسری میں "زید اور عمرو" چوتھی میں "مسجد" اور پانچویں میں "حوض" ذوالحال ہیں ؛

۳۔ جملے میں حال کی شناخت یہ ہے کہ "کس حالت میں" یا "کس طرح" کے جواب میں واقع ہو۔ جیسا اوپر کی مثالوں میں سمجھ سکتے ہو ؛

۴۔ حال عموماً اسم مشتق اور نکرہ ہوتا ہے۔ اور ذوالحال معرفہ (دیکھو اوپر کی مثالیں)۔ مگر کبھی حال اضافت کی وجہ سے معرفہ بھی ہو جاتا ہے: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ[1] اس مثال میں وَحْدَهٗ لفظ جلالہ [= اللّٰه] کا حال ہے۔ اسی لئے منصوب ہے۔ یہاں لفظ وَحْدَ اضافت کی وجہ سے معرفہ ہو گیا ہے ؛

۵۔ اسم جامد بھی کبھی حال واقع ہو سکتا ہے۔ جبکہ وہ تشبیہ پر دلالت کرے: كَرَّ عَلِيٌّ اَسَدًا[2]۔ یا ترتیب پر دلالت کرے: اُدْخُلُوْا رَجُلًا رَجُلًا[9] یا اسم عدد ہو: جَاءُوْا مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ[10] یا نرخ بتلائے: بِيْعَ الزَّيْتُ رِطْلًا بِدِرْهَمٍ[3] یا وہ موصوف ہو: اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا[4] یا جانبین کے معاملے پر دلالت کرے: بِعْتُ الْقَمْحَ يَدًا بِيَدٍ[5] ؛

---

[1] میں ایمان لایا اللہ پر جبکہ وہ ایک اکیلا (خدا) ہے ؛ [2] علی شیر کی حالت میں (شیر کی طرح) لوٹ پڑا یعنی دوبارہ حملہ کر دیا ؛ [3] تیل فی رطل ایک درم میں بیچا گیا ؛ [4] ہم نے اس (کتاب) کو قرآن عربی کی صورت میں نازل فرمایا ؛ [5] میں نے گیہوں ہاتھوں ہاتھ (نقد) بیچے ؛ [9] اندر آؤ ایک ایک آدمی ؛ [10] وہ آئے دو دو تین تین چار چار ہو کر ؛

۶۔ جملہ (اسمیہ ہو یا فعلیہ) بھی حال واقع ہوتا ہے۔ اس وقت حال اور ذوالحال کے درمیان ایک رابط (جوڑنے والے) کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ رابط واو حالیہ ہوتا ہے: أُطْلُبِ الْعِلْمَ وانت فَتًى یا ضمیر غائب: جاء رشید یضحك[1] یا دونوں: جاءَ رشیدٌ وهو یَضْحَكُ (دیکھو سبق ۴۳-۱۱)۔

تنبیہ ۱۔ اگر جاءَ رجلٌ یَضْحَكُ کہیں تو ترکیب میں یَضْحَكُ (جملہ فعلیہ ہوکر) رجل کی صفۃ ہوگا۔ اسے حال نہیں کہا جائیگا کیونکہ رجل نکرہ ہے اور جملہ بھی نکرہ مانا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں ذوالحال معرفہ نہ ہو تو اسے موصوف کہینگے۔ مگر ترکیب کے بدلنے سے معنی میں کوئی خاص فرق نہ ہوگا۔

۷۔ حال متعدد بھی ہوتے ہیں: رجع موسٰی الٰی قومہ غضبانَ[1] أَسِفًا[2]۔

۸۔ قرینہ ہو تو حال کے ماقبل کا جملہ حذف کر دیتے ہیں۔ چنانچہ کوئی سفر کو روانہ ہوتا ہے تو کہتے ہیں سالِمًا غانِمًا یعنی اِذْهَبْ سالِمًا وَارْجِعْ غانِمًا (سلامتی میں جا اور نفع حاصل کرتا ہوا واپس آ)۔

[1] یضحك صیغہ واحد غائب ہے۔ اس میں ضمیر غائب (هُوَ) مستتر رہتی ہے۔ اس جملہ میں وہی رابط ہے۔

مشق نمبر ۹۸

ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو:۔

(۱) اٰتَیْنَاہُ الحکمَ صبیًّا (۲) جآءُوا اباھم عِشاءً یبکون

(اٰتَیْنَا) فعل بافاعل (ہٗ) مفعول بہ، ذوالحال، (الحکم) دوسرا مفعول (صَبِیًّا) حال ہے پہلے مفعول کا۔ سب مِل کر جملۂ فعلیہ ہوا +

(جَاءُوْا) فعل بافاعل۔ اس میں واو ضمیر فاعل ہے وہی ذوالحال ہے

(اَبَاھُمْ) مضاف ومضاف الیہ مل کر مفعول بہ

(عِشَاءً) مفعول فیہ

(یَبْکُوْنَ) فعل وفاعل مِل کر جملۂ فعلیہ ہو کر حال ہے اس میں ضمیر رابط ہے

پہلا فعل اپنے فاعل ومفعول وغیرہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا +

سلسلۃ الالفاظ ۵۴

اٰذٰی (یُؤْذِیْ) ایذا دینا	حَلَقَ (۲) سر مُنڈانا
تَبَسَّمَ (۴) مسکرانا	فِجَّۃٌ کچا
تَرَصَّدَ (۴) انتظار کرنا ناگوار بات کا	قَصَّرَ (۲) کوتاہ کرنا۔ سر کے بال کتروانا
جُنُبٌ جس شخص کو نہانے کی حاجت ہو	مُسْرَجٌ زین کسا ہوا
	قَلَبَ (۲) الٹ پلٹ کرنا

ہم نے اسے بچپن کی حالت میں حکم یعنی پیغمبری دیدی۔ وہ آئے اپنے باپ کے پاس عشا کے وقت روتے ہوئے +

مشق نمبر ۹۹

تنبیہ ۲۔ ذیل کے جملوں میں حال اور ذوالحال اور ان کے اقسام پہچانو۔

(۱) اذا اجتهد الطالبُ صغيرًا ساد كبيرًا (۲) عِشْ عزيزًا أو مُتْ كريمًا (۳) ولّى العدوُّ مُدْبِرًا (۴) لا تأكل الفواكه فِجّةً ولا الطّعامَ حارًّا (۵) ركبنا الفرس مُسْرَجًا (۶) قلّبنا الكتاب صفحةً صفحةً وقرأناه بابًا بابًا (۷) السُّعداءُ يشاهدون الله في الجنة وجهًا الى وجهٍ (۸) إصطفّ التّلامذة اربعةً اربعةً (۹) يموت التّقيُّ وقلبُهُ مُطْمَئِنٌّ والسعادة تنتظره ويموت الشّقي وضميره يُعذِّبُه والشّقاوة تترصّدُه (۱۰) لا تخرج لَيْلًا وَحْدَكَ (۱۱) رضيتُ بالله ربًّا وبالاسلام دِيْنًا وبمحمّدٍ رسولًا (صلی اللہ علیہ وسلم)

اشعار

انت الذي وَلَدَتْكَ أُمُّكَ باكِيًا ❊ والنّاسُ حولك يضحكون سُرورا

فاحرِصْ على عملٍ تكون اذا بكوا ❊ في يومِ موتِكَ ضاحكًا مسرورا

مشق نمبر ۱۰۰

من القرآن

(۱) يٰاَيُّها الّذين اٰمنوا لا تقربوا الصّلوٰة وانتم سُكارٰى حتّٰى

تغلوا ما تقولون ولا جُنُبًا (۲) تراهم رُكَّعًا سُجَّدًا يبتغون فضلًا من الله ورضوانا (۳) لَتَدْخُلُنَّ المسجدَ الحرامَ اِنْ شاءَ الله اٰمنينَ مُحَلِّقينَ رُءُوْسَكم ومُقَصِّرِينَ لا تخافون (۴) فتبسّم ضاحكًا من قولها (۵) واذا قاموا الى الصلوٰة قاموا كُسالٰى يُراءُوْنَ الناسَ (۶) اِهْبِطُوا[1] بعضُكم لبعضٍ عدوٌّ (۷) ماكان الله لِيُعَذِّبَهم وانت فيهم وماكان الله معذِّبَهم وهم يستغفرون (۸) واذ قال لُقمانُ لِابْنِهٖ وهو يَعِظُهٗ يابُنَيَّ لا تُشْرِكْ بِاللهِ - اِنَّ الشركَ لَظُلْمٌ عظيمٌ (۹) فما لهم عن التذكرة مُعْرِضِيْنَ ؟ (۱۰) واذ قال موسٰى لقومه يا قَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِي وقد تعلمون اَنِّي رسولُ الله اليكم (۱۱) وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلّا وانتم مسلمون (۱۲) واذ قال عيسى ابنُ مريمَ يابني اسرائيل اِنِّي رسول الله اليكم مصدّقًا لما بين يديّ من التوراة و مبشّرًا برسول يأتِي مِن بعدی اسْمُهٗ اَحْمَدُ[2]

مشق　　عربی میں ترجمہ کرو　　نمبر ۱۰۱

(۱) لڑکے جب چھوٹے پن کی حالت میں محنت کرتے ہیں تو بڑے پن میں سردار ہوتے ہیں (۲) گرم گرم چائے مت پی کیونکہ وہ دانتوں کے لئے مُضر ہے (۳) میں مدرسہ میں داخل ہوا حالانکہ میری کلاس میں سب لڑکے حاضر

[1] هَبَطَ (ض) اُتر جانا ÷ [2] حضرت محمدؐ کا دوسرا نام احمد بھی ہے ÷

ہو چکے تھے (۴) میں اور میرا باپ مسجد میں آئے جبکہ خطیب منبر پر کھڑا ہو کر خطبہ دے رہا تھا (۵) منافق نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو سُست اور ریاکار ہو کر کھڑا رہتا ہے (۶) میرے بھائیو تم مدرسہ ہرگز نہ چھوڑو مگر اس حال میں کہ تم علوم دینی اور عقلی میں کامل ہو جاؤ (۷) میں نے اس کتاب کا ایک ایک ورق اُلٹا اور ایک ایک باب پڑھ ڈالا (۸) اے شریف عورت تو مجھے کیوں ایذا دیتی ہے حالانکہ تو جانتی ہے کہ میں تیری بھلائی کا طالب ہوں (۹) اللہ تعالیٰ کسی بندے کو عذاب نہیں دیتا جبکہ وہ مغفرت چاہتا ہو +

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ

(۷) اَلتَّمْيِيْزُ

(۱) اشتریت رطلا سمنًا (۴) عندي عشرون فرسًا

(۲) زکوٰۃ الفطر صاعٌ[1] شعیرًا[2] (۵) علی التمرۃ مثلها زُبدًا[3]

(۳) بعت عشرۃ ذراعٍ حریرًا (۶) ما فی السماء قدر راحةٍ[4] سحابا

---

(۱) اِمْتَلَأَ الْإِنَاءُ لَبَنًا (۳) خیرُ النّاسِ اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا

(۲) طابَ المکانُ هواءً (۴) انا اَکْثَرُ مِنْكَ مالًا

---

[1] صَاعٌ پائلی کی مانند ایک پیمانہ ہے + [2] شعیر: جَو + [3] زُبْدٌ: مکھن + [4] رَاحَةٌ: ہتھیلی آرام

۱۔ تم کہہ سکتے ہو کہ مذکورہ دس مثالوں کے آخر میں جو اسم منصوب ہیں، قواعد نحو کی اصطلاح میں ان میں سے ہر ایک کو تمییز یا مُمَیِّز کہا جائیگا۔

کیونکہ تم نے حصۂ سوم (سبق ۴۳-۱۱۲) میں پڑھ لیا ہے کہ جو اسم کسی مبہم معنی والے اسم سے یا جملے کے معنی سے ابہام کو دُور کر کے مطلب کو صاف کر دے اسے تمییز یا مُمَیِّز کہتے ہیں۔ تمھیں یہ بھی معلوم ہے کہ جس اسم یا معنٰی سے ابہام دور کیا جائے اسے مُمَیَّز کہتے ہیں۔

۲۔ پہلے گروہ کی چھ مثالوں میں مُمَیَّز مختلف مقداروں کے نام ہیں۔ چنانچہ رِطْلٌ وزن کی ایک مقدار ہے، صاعٌ کَیْل (= ماپ) کی ایک مقدار ہے، ذِراعٌ مساحت (= پیائش) کی ایک مقدار ہے، عِشرون ایک عدد ہے، مثل اور قدر کسی قسم کی مخصوص مقدار کے نام تو نہیں ہیں مگر اپنے مضاف الیہ سے مِل کر ایک اندازہ (قیاس) بتلاتے ہیں الغرض مذکورہ تمام اسموں میں ابہام پایا جاتا ہے، جو تمییز کے بغیر دور نہیں ہو سکتا

دوسرے گروہ کی چار مثالوں میں کوئی اسم مبہم تو نہیں نظر آتا، بلکہ خود جملوں کے معانی میں ابہام پایا جاتا ہے: امتلأ الإناءُ ایک جملہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ برتن بھر گیا، مگر یہ نہیں معلوم ہوتا کس چیز سے بھرا۔ پانی سے؟ دودھ سے؟ شہد سے؟ یا کسی اور چیز سے بھرا؟ جب کہا گیا لَبَنًا تو مطلب

کی تعیین ہو گئی +

۳ - کبھی اسم غیر مقدار کی بھی تمییز آتی ہے جبکہ اس میں ابہام پایا جائے : خَاتَمٌ[3] حَدِیدًا (ایک انگوٹھی لوہے کی) +

۴ - یہ بھی یاد رکھو کہ مُمَیَّز ہمیشہ اسم تامّ ہوتا ہے ۔ یعنی ایسا اسم جس پر تنوین آئی ہو یا اس کے ساتھ تثنیہ یا جمع کا نون لگا ہو یا مضاف ہو، مگر معرّف باللام کو اسم تامّ نہیں کہتے ہیں +

۵ - مُمَیَّز بھی نکرہ ہی ہوتا ہے ۔ مگر جب اس پر مِنْ داخل ہو تو معرّف باللام ہو سکتا ہے : رِطْلٌ من لَبَنٍ یا من اللَّبَنِ +

۶ - وَزْن، کَیْل اور مِساحۃ کی تمییز اکثر منصوب ہوتی ہے ۔ کبھی اضافۃ سے یا مِنْ لگانے سے مجرور بھی ہوتی ہے ۔ دیکھو نیچے کی مثالیں :-

شَرِبْتُ رِطْلًا لَبَنًا — رِطْلَ لَبَنٍ — رِطْلًا مِنَ اللَّبَنِ یا مِنْ لَبَنٍ

اشْتَرَیْتُ کِیْسًا[1] قَمْحًا - کِیْسَ قَمْحٍ — کِیْسًا من القمح یا من قَمْحٍ

عِنْدِي فَدَّانٌ[2] أَرْضًا - فَدَّانُ أَرْضٍ — فَدَّانٌ من الارض یا من أَرْضٍ

۷ - عدد کی تمییز کا مفصّل بیان سبق ۴۴ اور ۴۵ میں لکھا جا چکا ہے +

۸ - تمییز کی شناخت یہ ہے کہ "کیا چیز" یا "کس چیز میں سے" یا "کس حیثیت سے" یا "کس لحاظ سے" کے جواب میں واقع ہو +

---

[1] کِیْسٌ (ج أَکْیَاسٌ) تھیلا ۔ بوری + [2] پیمائش کی ایک مقدار ہے جو چار سو مربع بانس کے برابر ہے +
[3] خَاتَمٌ انگوٹھی ۔ مہر ۔ اس لفظ میں بھی ابہام ہے ۔ معلوم نہیں انگوٹھی چاندی کی یا سونے کی یا کسی اور چیز کی +

كِنايات العَدَدِ

۹۔ کَمْ (کئی، بہتیرے)، کَأَيِّنْ (بہتیرے)　　کَذَا (ایسا ایسا، اتنا اتنا)،

اِن الفاظ سے غیر معیّن عدد کا کِنایہ (اشارہ) معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے ان کو اسماء کنایہ کہتے ہیں اور یہ مبنی ہوتے ہیں۔ ان الفاظ میں بھی اِبہام ہے جس کو دُور کرنے کے لئے مُمَیِّز کی ضرورت پڑتی ہے۔

تمھیں معلوم ہے کَمْ استفہامیہ کی تمییز منصوب اور مفرد ہوتی ہے: کم کتاباً قرأت؟ اور کَمْ خبریہ کی مجرور ہوتی ہے، کبھی مفرد: کم کتابٍ قرأتُ کبھی جمع: کَمْ کُتُبٍ قرأتُ (دیکھو سبق ۱۲-۶-۷)

جبکہ کم استفہامیہ خود ہی حالتِ جرّی میں ہو اس وقت اس کی تمییز بھی حالت جری میں ہو سکتی ہے: بِکَمْ دِرْهَمٍ[1] اشتریتَ؟ اگرچہ بِکَمْ دِرْهَماً بھی کہہ سکتے ہیں۔

کَأَيِّنْ کی تمییز پر ہمیشہ مِنْ آیا کرتا ہے اس لئے وہ مجرور ہی ہو سکتی ہے: وَكَأَيِّنْ[2] مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ۔

کذا کی تمییز مفرد اور منصوب ہوتی ہے: أَنْفَقْتُ کذا درهما، عندي کذا دینارا، اشتریتُ الکتاب بِکذا رُبِّيَّةً۔

کذا اکثر مکرّر بولا جاتا ہے: أَنْفَقْتُ[3] کذا وکذا دِرْهَمًا۔ کَمْ اور کَأَيِّنْ

---

[1] کتنے درم میں تو نے خریدا۔ [2] بہت سے پیغمبر ہو چکے جن کی ہمراہی میں بہتیرے اللہ والوں نے لڑائیاں لڑی ہیں۔ [3] میں نے اتنے اتنے درم خرچ کئے۔ [4] اس حالت میں (ب) کی وجہ سے کَمْ حالتِ جری میں ہے۔

ہمیشہ صدر کلام میں واقع ہوتے ہیں، کذا کے لئے یہ ضروری نہیں ۔

تنبیہ ۱۔ کذا سے صرف عدد کی طرف کنایہ نہیں ہوتا بلکہ کام یا بات چیت کی طرف بھی ہوتا ہے: فَعَلَ یا قالَ زَیْدٌ کذا وکذا (زید نے ایسا ایسا کیا یا کہا) اگر اس مطلب کے لئے اکثر کَیْتَ وَذَیْتَ بھی بولتے ہیں۔

فَعَلَ یا قالَ زیدٌ کَیْتَ وذَیْتَ ۔

تنبیہ ۲۔ کَمْ خبریہ اور کَاَیِّنْ سے کثیر کا کنایہ ہوتا ہے اور کذا سے قلیل کا ۔

مشق نمبر ۱۰۲

ذیل کی مثالوں میں وزن، کیل، مساحت اور عدد کی اور جملے کی تمیز پہچانو:-

(۱) مثقالٌ ذهبًا ارفعُ قیمةً من ثلٰثة اَرْطالٍ نُحاسًا (۲) زکٰوة الفطر صاعٌ شعیرًا ونصف صاعٍ قمحًا (۳) زَرَعْتُ فَدّانًا اَرُزًّا (۴) خمسةُ امدادٍ قمحًا جیّدًا یبلغ ثَمَنُها اِثْنَتَيْ عشْرَةَ قرشًا (۵) شربتُ فِنجانَ قهوةٍ ورِطْلَيْ لَبَنٍ (۶) اللَّیْمُوْنُ البرتقالُ من اَلَذِّ الفواکه طُعْمًا واَحْسَنِها منظرًا واطولها بقاءً (۷) اِشْرَبْ فنجانًا قهوةً بعد الطعام ولا تشربنّ خمرًا ابدًا فانّها اقلّ نفعًا واکثر ضررًا واکبرُ اِثْمًا (۸) جَرَّةٌ[1] ماءً تکفی یومًا لِشُرْبِ عَیْلَةٍ[2]

---

[1] جَرَّةٌ مٹکا۔ [2] عَیْلَةٌ کنبہ۔

صغيرةٍ (۹) الانسان اعدل الحيوانِ مزاجا واكمله افعالًا والطفه حِسًّا (۱۰) صحا[1] الجوُّ فما ترٰى فيه قدر راحةٍ[2] سحابا (۱۱) عندي ذراعان حريرا وثلثةُ اَذْرُعٍ ثوبًا من الصُّوف (۱۲) فاض[3] قلب الوالد سرورا لمّا بلغه اَنّ اولاده ناجحون (۱۳) طاب رئيس المدرسة نفسا اذا رءى التلامذةَ ناجحين (۱۴) خير الاعمال اَعْجَلُها عائدةً[4] واكثرها فائدة۔

(۱۵) بُنَيَّ اقتدٰى بالكتاب العزيز   فَزِدْتُ سرورا وزاد ابتهاجًا[5]
فما قال لي اُفٍّ في عمره   لِكَوْنِي ابًا ولِكَوْنِي سِراجا[6]

مشق من القراٰن نمبر ۱۰۳

(۱) فالله خَيْرٌ حافظا وهو ارحم الراحمين (۲) فَجّرنا[7] الارض عُيُوْنًا (۳) لاتَدْرُوْنَ اَيُّهُم اَقْرَبُ لكم نفعًا (۴) اِنّ الذين يأكلون اموال اليتامٰى ظُلمًا اِنّما يأكلون في بُطونهم نارًا وسَيَصْلَوْنَ[8] سَعِيرًا[9] (۵) قل هل نُنَبِّئكم بِالْاَخْسَرِين اعمالًا، الّذين ضَلَّ[10]

---

[1] صَحَا يَصْحُو فضا کا صاف ہوجانا۔ نشہ اُترجانا۔ [2] راحة ہتھیلی۔ [3] فَاضَ يَفِيضُ پُر ہو کر اُبل پڑنا۔ [4] انجام۔ نتیجہ۔ [5] اِبتہاج خوشی۔ [6] سِرَاجٌ چراغ کو بھی کہتے ہیں اور اس شاعر کا تخلص بھی ہے جس نے یہ رباعی کہی ہے۔ ماں باپ کو اُف کہنا قرآن میں منع آیا ہے۔ چراغ کو اُف کریں تو بجھ جائیگا۔ شاعر کہتا ہے میں باپ بھی ہوں اور چراغ بھی ہوں اس لئے میرے بیٹے نے مجھے کبھی اُف تک نہیں کہا۔ [7] فَجَّرَ (۲) شگاف ڈالنا۔ زمین میں پانی کے راستے کھول دینا۔ [8] دَرٰی يَدْرِيْ جاننا۔ [9] صَلِيَ يَصْلٰى جھلسنا۔ جلنا۔ [10] سعير دہکتی ہوئی آگ۔ دوزخ۔ [11] بھٹک جانا۔ کھو جانا۔

سَعْیُھُمْ فِی الحیٰوۃ الدنیا وھم یَحْسَبُوْنَ اَنّھم یُحْسِنُوْن صُنْعًا[۱]
(۶) فسیعلمون من ھو شرٌّ مکاناً واَضْعَفُ جُنْدًا (۷) والْاٰخرۃُ
اکبرُ دَرَجاتٍ واکبر تَفْضِیلاً (۸) یٰاَیُّھا الذین اٰمنوا لِمَ تقولونَ
ما لا تفعلون ؛ کَبُرَ مَقْتًا[۲] عند اللہ اَنْ تقولوا ما لا تفعلون۔
انّ اللہ یُحِبّ الّذین یقاتِلون في سبیلہٖ صَفًّا[۳] کَاَنَّھُم بُنْیَانٌ
مَرْصُوْصٌ (۹) قل ربِّ زِدْنی عِلْمًا (۱۰) وَکَاَیِّنْ مِنْ قریۃٍ
عَتَتْ[۴] عن امر ربِّھا ورُسُلہٖ فحاسَبْناھا حسابًا* شدیدًا وعَذَّبْناھا
عذابًا* نُکْرًا[۵]۔

مشق　　　　عربی میں ترجمہ کرو　　　　نمبر ۱۰۴

(۱) ہم نے ایک تولہ سونا ایک سو روپے میں خریدا (۲) آج کل بمبئی میں ایک من عمدہ گیہوں پندرہ[۶] روپے میں مِل جاتے ہیں (۳) ابھی میں نے دو پیالی[۷] کافی پی ہے (۴) دو رطل گھی چھ رطل گوشت کے لئے کافی ہے (۵) محمود عمر کے لحاظ سے خالد سے چھوٹا ہے لیکن علم کے لحاظ سے اس سے بڑا ہے (۶) اونٹ جسامت، فرمانبرداری اور قناعت کے لحاظ سے سب جانوروں میں زیادہ مشہور ہے (۷) ہند اور پاکستان میں مزہ، خوشبو اور رنگ کے لحاظ سے آم [اَنْبَۃٌ] بہت ہی مشہور میوہ ہے (۸) میں نے جب

---

[۱] صُنْعٌ کام۔ کاریگری۔ [۲] مَقْتٌ سخت ناراضی۔ [۳] صَفًّا اس جگہ حال ہے تمیز نہیں۔ [۴] عَتَا یَعْتُوْ (عَنْ) سرکشی کرنا۔ [۵] نُکْرًا بہت ناگوار۔ [۶] ... [۷] فنجانٌ۔

* یہ الفاظ تمیز نہیں ہیں بلکہ مفعول مطلق ہیں۔

تمہارے چھوٹے بھائی کی کامیابی کی خبر سُنی تو میرا دل خوشی سے بھر گیا (۹) بڑا وہ ہے جو علم و عقل میں بڑا ہو (۱۰) یہ گھر طول میں [طُولاً] بیس گز ہے اور عرض میں پندرہ گز ہے ✦

مشق نمبر ۱۰۵ ذیل کے جملوں کی تحلیل کرو

(۱) بِعْتُ مَتَّيْنِ سُكَّراً (۲) خيرالنّاس أَحْسَنُهُم خُلُقًا [الحديث]

(بِعْتُ) فعل با فاعل (مَنَّيْنِ) مفعول به ہے اس لئے منصوب ہے تثنیہ ہے اس لئے اس کا نصب ـيْنِ سے آیا ہے۔ مُمَيَّز ہے۔ (سُكَّراً) تمییز ہے اس لئے منصوب ہے۔ سب مِل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا ✦

—— ✦ ——

(خَيْرٌ) اسم صفت ہے اسم تفضیل کے معنی میں بھی آتا ہے (دیکھو سبق ۲۴-۶) مبتدا ہے اس لئے مرفوع ہے۔ مضاف ہے۔ (الناس) مضاف الیہ مجرور۔ (أَحْسَنُ) اسم تفضیل ہے۔ خبر ہے اس لئے مرفوع ہے۔ (هُمْ) ضمیر مجرور مضاف الیہ۔ چونکہ اس جملہ میں ابہام ہے اسلئے (خُلُقاً) تمییز ہے اور منصوب ہے۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا ✦

مشق نمبر ۱۰۶

تنبیہ۔ اب سے اکثر مشقوں کا عنوان عربی زبان میں لکھا جائیگا ✦

أَكْمِلِ الْجُمَلَ الْآتِيَةَ بِوَضْعِ الفاظ التمييزِ المناسِبَةِ فِي الاماكِنِ الخالِيَةِ[1]

[1] خالی مقامات میں تمیز کیلئے مناسب الفاظ رکھ کر آنے والے (ذیل کے) جملوں کو پورا کر دو ✦

(۱) الفِضَّةُ اَرْفَعُ .... من النُّحاسِ

(۲) الكُمَّثْرٰى اَلَذُّ مِن التُّفّاحِ ....

(۳) الانبياء اَصدَقُ الناسِ ....

(۴) الشمس اكبر .... من القمرِ واَسْطَعُ ....

(۵) دخلتُ حديقةَ الحَيَوانات وشاهدتُ ما فيها مِن صُنوفِ[ع] الحَيَوانِ فوجدتُ الزَّرافَةَ اَطْوَلَها .... والطاؤُسَ[عه] اَجْمَلَها .... والفيلَ اَضْخَمَها .... والاسدَ اَشَدَّها ....

مشق نمبر ۱۰۷

اِجْعَلْ[1] كُلَّ اسمٍ من الاسماء الآتية تمييزًا في جملةٍ مناسِبَةٍ

سُكَّرًا بأسًا طُوْلًا اَخلاقًا رِطْلًا هَواءً

مِنْ بُنٍّ لاعِبًا ثَمَنًا مِن الكُتُب مِنْ عَسَلٍ تِلْمِيذٍ

مشق نمبر ۱۰۸

غَيِّرِ[2] التَّمييزَ في الجُمَلِ الآتيةِ مِنْ صُوْرَتِهِ الَّتي جاءَ عليها اِلٰى كلِّ صورةٍ اُخْرٰى مُمْكِنَةٍ له، وَرَاعِ[3] ما يَسْتَدْعِيْهِ[4] ذٰلك من التغيير في المميِّز

[1] آنے والے اسموں میں سے ہر ایک اسم کو مناسب جملے میں تمییز بناؤ۔ [2] آئندہ جملوں میں ہر ایک تمییز کو اس کی اس صورت سے جس پر وہ آئی ہے (یعنی موجودہ صورت سے) دوسری ہر ممکن صورتوں سے بدل دو اور اس تبدیلی کی وجہ سے ممیَّز میں جس تغییر کی ضرورت پیش آئے اس کو ملحوظ رکھو۔ [3] رَاعِ امر ہے رَاعٰی یُرَاعِیْ (۲) سے یعنی رعایت کر اور ملحوظ رکھ۔ [4] اِسْتَدْعٰی (۱۰) تقاضا کرنا۔ چاہنا۔

[ع] صِنْفٌ (ج صنوف اور اصناف) قسم۔ [عه] طاؤُس (ج طواویس) مور۔

(۱) رأیت البنت تحمل جرّة ماءٍ　　(۴) هل اشتریت سلّتيْ عنبٍ ؟

(۲) مثقالٌ ذهبًا خیرٌ من رطل نحاسًا　　(۵) باع التاجرُ قنطارًا[1] صابونًا

(۳) اشتریت مائتيْ ذراعٍ كتّانًا[5]　　(۶) زكاةُ الاسطر نصفُ صاعٍ برًّا

مشق نمبر ۱۰۹

مَيِّزِ[2] الاَعْدادَ المذكورةَ فی الجُمل الاٰتِيَةِ بمعدودات تُناسِبُها

(۱) فی السنة اثنا عشر ..... وفی الشهر ثلاثون ..... وفی الیوم اربع وعشرون .....

(۲) طول الطریق مِائَةٌ ..... وعرضُهٗ عشرون .....

(۳) فی المدرسة خمسة وستون ومِائتا ..... وتسعةَ عشرَ .....

(۴) یقطع القطار فی الساعة خمسین .....

(۵) یشتمل المنزل علی بَهْوَيْنِ[3] وتسعٍ .....

مشق نمبر ۱۱۰

(۱) كوِّنْ ثلاثَ جُمَلٍ یكون التمییز فیها منصوبًا والمميَّز اسمًا من اسماء الكیل

(۲) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 مجرورًا 〃 〃 〃 〃 الوزن

(۳) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 منصوبًا 〃 〃 〃 〃 المساحة

(۴) 〃 〃 〃 〃 〃 〃 جمعًا مجرورًا 〃 〃 〃 〃 العدد

---

[1] سو رطل کا ایک وزن ہے۔ بہت سا مال۔　[2] یعنی تمیز بیان کرو۔　[3] بَهْوٌ (ج اَبْهَاءٌ۔ بُهُوٌّ) مکان کے سامنے آنے جانے والوں کے لئے جو جگہ بنائی جائے۔　[5] كتّانٌ لینن سے بنا ہوا کپڑا۔

(۵) کوّن ثلاث جُملٍ یکون التمییز فیھا مفرداً منصوباً والممیّز اسماً من اسماء العدد

(۶) " " " " " " مجروراً " " " " " " "

(۷) " " " " " الممیّز " ملحوظاً فی الجملة

الدرس الخامس والستون

(۸) المستثنٰی بِاِلّا (اِلّا کے ذریعے استثنا کیا ہوا)

۱۔ حصہ سوم سبق ۴۳۔۸ میں مستثنٰی بہ اِلّا کا بیان پڑھ لیا ہے یہاں اس کے متعلق کچھ اور معلومات لکھی جاتی ہیں:۔

۲۔ استثنا کے معنی ہیں کئی چیزوں میں سے ایک یا کئی چیز کو الگ کر دینا۔ نحو کی اصطلاح میں استثنا سے یہ مراد ہے کہ حرف استثنا کے ماقبل کے جملے میں جو حکم اثبات یا نفی کا ہو اس حکم سے مابعد کو خارج کر دینا، یعنی یہ بتلانا کہ مابعد کا حکم ماقبل کے خلاف ہے: اکلتُ الفواکه اِلّا عِنَباً (میں نے سب میوے کھائے مگر انگور) یعنی انگور نہیں کھایا۔ ما اکلت الفواکه الّا عنبا (میں نے میوے نہیں کھائے مگر انگور) یعنی صرف انگور کھائے)؛

۳۔ مستثنٰی کی دو قسمیں ہیں (۱) مستثنٰی متّصل جو مستثنٰی منہ کی جنس سے ہو: جاءَ القومُ اِلّا زیداً (۲) مستثنٰی منقطع جو مستثنٰی منہ کی جنس سے نہ ہو: جاءت الافراس الّا حِماراً +

تنبیہ ا۔ مستثنٰی منقطع کا استعمال بہت کم ہوتا ہے ۔

۴۔ تم پڑھ چکے ہو کہ مستثنٰی بِاِلَّا کا شمار منصوبات میں کیا جاتا ہے۔ مگر یہ ہمیشہ منصوب نہیں ہوتا، بلکہ اس کے اعراب کی تین قسمیں ہیں :۔

(۱) مستثنٰی منہ مذکور ہو اور اِلَّا سے پیشتر کلام مُوجَب تام ہو[1] یعنی اس جملے میں نفی اور استفہام نہ ہو۔ یا مستثنٰی منقطع ہو تو مستثنٰی کو نصب پڑھا جائیگا، جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں سمجھایا گیا ہے ۔

(۲) مستثنٰی منہ مذکور ہو مگر اِلَّا سے پیشتر کلام غیر مُوجَب (غیر مُثْبَت) ہو تو مستثنٰی کو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور ماقبل کے اعراب کی متابعت بھی کر سکتے ہیں: لَمْ تَتَفَتَّحِ[عہ] الازھارُ اِلَّا وَرْدًا بھی کہہ سکتے ہیں اور وَرْدٌ بھی۔ مَا سَلَّمْتُ علی القَادِمِیْنَ[عہ] اِلَّا الاوّلَ یا اِلَّا الاوّلِ ۔

(۳) مستثنٰی منہ مذکور نہ ہو بلکہ اِلَّا سے پیشتر "کلام ناقص" ہو، تو حالتِ ترکیبی کے مطابق مستثنٰی کا اعراب ہوگا۔ وہاں اِلَّا کا کوئی اثر نہ ہوگا: ماجاءَ اِلَّا زیدٌ. ما رأیتُ اِلَّا زیدًا، لم اُسافِرْ اِلَّا مَعَ زیدٍ۔ ایسے مستثنٰی کو مستثنٰی مُفَرَّغ کہتے ہیں ۔

۵۔ اِلَّا کے سوا وہ الفاظ استثنائیہ بھی ہیں: غَیر، سِوٰی، خَلَا، عَدَا، ماخلا، ماعدا اور حاشا۔ اِن سب کے معنی ہیں "مگر" یا "سوا" ۔

عہ تفتح (ت) کھلنا۔ کھل جانا ۔ عہ قادِمٌ سفر سے آنے والا ۔

[1] کلام مُوجَب یعنی کلام مثبت۔ اور تام یعنی پورا جملہ۔ جملہ میں استفہام ہو تو وہ بھی کلام موجب نہیں رہتا ۔

۶۔ غیر اور سِوٰی اسم ہیں، اِن کے بعد مستثنٰی مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔

خود لفظ غَیْر کا اعراب مستثنٰی بہ اِلّا کی مانند تین طور سے ہوگا:

(۱) اِتَّقَدَتِ المصابیحُ غیرَ واحدٍ

(۲) سلّمتُ علی القادمین غیرَ سعیدٍ

---

(۳) ماعادَ[1] المریضَ عائدٌ غیرَ الطبیب یا غیرُ الطبیبِ

(۴) لاتعتمِدْ علٰی احدٍ غیرَ اللّٰہ یا غیرِ اللّٰہِ

---

(۵) لاینالُ المجدَ غیرُ العاملینَ

(۶) لم یَفْتَرِسِ الذِئْبُ[2] غیرَ شاذّةٍ[3]

(۷) لاتَعْتَمِدْ عَلٰی غیرِ اللّٰہِ

۷۔ خَلَا اور عَدَا دراصل فعل ماضی ہیں مگر کلامِ عرب میں اِن کے بعد اسم کو مجرور بھی پایا گیا ہے اس لئے نحویوں نے ان کو حروف جارّہ میں بھی شمار کرلیا ہے۔ حاشا کو حرفِ جرّ بھی مانا جاتا ہے کبھی فعل بھی سمجھا جاتا ہے۔ ان کے بعد مستثنٰی کو نصب بھی پڑھ سکتے ہیں اور جرّ بھی مگر مَاخَلَا اور مَاعَدَا ہمیشہ فعل ہی رہتے ہیں اس لئے ان کے

[1] عَادَ (ن) عیادت کرنا۔ بیمار پرسی کو جانا۔ [2] تو ڑنا۔ [3] گلّہ یا ریوڑ سے الگ ہوجانے والی (بھیڑ بکری)۔

بعد مستثنٰی ہمیشہ مفعول بہ ہوگا اور منصوب ہوگا۔ دیکھو ذیل کی مثالیں:-

(۱) قَطَفْتُ الازهارَ خلا الوردَ یا الوردِ

(۲) زُرْتُ مساجدَ المدینة عدا واحدًا یا واحدٍ

(۳) قطعت الاشجار حاشا النخیلَ یا النخیلِ

(۴) قرأت الکتاب ما خلا (یا ما عدا) صفحةً

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۵۵

اِسْتَطَبَّ (۱۰) علاج کرنا	سَیِّئٌ بُرا
اَعْیٰی (یُعْیِیْ) تھکا دینا۔ عاجز کر دینا	صَحِبَ (س) ساتھی ہونا
تَدَارَکَ (۵) تلافی یا اصلاح یا علاج کرنا	ضَلَالٌ* گمراہی * (مصدر۔ ض)
جَرِیْحٌ (ج جَرْحٰی) زخمی	عَمِهَ (ف) بے راہ بھٹکنا۔ متحیر ہونا
حَاقَ (یَحِیْقُ) گھیر لینا۔ لپیٹ میں لے لینا	غَزَلٌ عورتوں کے متعلق عاشقانہ کلام
خَلَا (یَخْلُوْ) خالی ہونا۔ تنہائی میں ملنا	لَامُحَالَةَ ضرور
دَاوٰی (۳) علاج کرنا	نَیِّرٌ روشنی دینے والا ستارہ
دَاءٌ (ج اَدْوَاءٌ) مرض۔ بیماری	نَیِّرَانِ چاند سورج

مشق نمبر ۱۱۱

تنبیہ۔ ذیل کی مثالوں میں مستثنٰی کی قسمیں اور اعراب پہچانو +

(۱) قَدِمَ الجُنُودُ اِلَّا القائدَ فَاِنَّهٗ مشغول فی تَدَارُکِ المَرْضٰی

والجرحٰی وسَيَقْدَمُ غدًا اوبعد الغَدِ (۲) يعيشُ الناسُ براحة الّا الكسلان وسَيِّئَ الاخلاقِ (۳) اِنْتَبَهَ المسلمون الّا المنافقين منهم الذين يتّخذون الكفّارَ اولياء بعد ما ظهر وامافى قلوبهم من العَدَاوة والبَغْضَاءِ وقتلوا كثيرا من المُسلِمِين ويأبَوْنَ[1] الّا استعبادَ المسلمين وتذليلَهم (۴) صادقتُ كُلَّ الجيران[2] الّا المتكبّرين (۵) لم يَصْحَبْكَ عند موتك اِلّا عَمَلُكَ (۶) لايقعُ الحالُ الّا نكرةً مشتقّةً الّا فى بعض الامثلة يكون الحال معرفة واسما جامدًا (۷) لم تَخْلُ منظومات الشُّعراء من الغَزَلِ سِوى ديوانِ ابنِ العَتَاهِيَةِ والخنساءِ (۸) مالى انيسٌ سوى الكتاب (۹) ماساد الّا ذوالعزم [يا ذا العزم] المُجِدُّ المُجْتَهِدُ المؤثِرُ صاحِبُ العلم والعقل وماذَلّ الّا الجاهلُ الكسلانُ البخيلُ ابنُ الغَرَضِ (۱۰) لا يأكُلُ مالَكَ الّا تقِىٌّ ولا تأكُلْ الّا مالَ تَقِيٍّ (۱۱) لن اَتّبِعَ غيرَ الحقِّ ولن اَخْشٰى غيرَ اللّٰهِ

اشعار

لِكلّ داءٍ دواءٌ يُسْتَطَبُّ به	الّا الحماقةَ اَعْيَتْ مَنْ يُداويها
اَلَا كلُّ شيءٍ ما خلا اللّٰهَ باطلٌ	وكلُّ نعيمٍ لامُحالَةَ زائِلٌ

---

[1] اَبٰی یَأبٰی انکار کرنا (تمام باتوں سے) انکار کرتے ہیں سوا مسلمانوں کے ... اور انھیں ذلیل کرنے کے یعنی وہ مسلمانوں کو غلام بنانے کے سوا کچھ نہیں چاہتے ۔ [2] جمع ہے جارٌ — پڑوسی ۔

مشق من القرآن نمبر ۱۱۲

(۱) واِذْ قلنا لِلْمَلٰئِكَة اسجدوا لِاٰدم فَسَجَدُوْا اِلّا اِبْلِيْسَ (۲) ما هٰذِهِ الحَيٰوةُ الدُّنيا اَلّا لَهْوٌ ولَعِبٌ (۳) لايَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلّا بِاَهْلِهٖ (۴) فما وجدنا فيها غيرَ بيتٍ من المسلمين (۵) فماذا بعدَ الحقِّ اِلّا الضَّلالُ (۶) لايعلم الغيبَ اِلّا اللّٰهُ (۷) هل جزاءُ الاحسانِ اِلّا الاحسانُ +

مشق اردو سے عربی بناؤ نمبر ۱۱۳

(۱) سب لڑکے کامیاب ہو گئے مگر سست لڑکا (۲) مسلمان عورتیں حجاب کے ساتھ نکلتی ہیں مگر خالدہ (۳) میں نے ان پھلوں میں سے کچھ نہ لیا مگر ایک نارنگی (۴) مسلم کسی سے نہیں ڈرتا مگر اللہ سے (۵) میں نے سب سے دوستی کی مگر متکبر سے (۶) ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں کرتے (۷) آج ہمارے مدرسہ میں سب لڑکے حاضر ہیں مگر محمود۔ (۸) سب لڑکیاں کامیاب ہوئیں مگر ایک سست لڑکی جس نے اپنے اوقات کھیل کود میں ضائع کر دئے تھے +

مشق نمبر ۱۱۴

أَكْمِلِ الجُمَلَ الآتِيةَ بِوَضْعِ مستثنىً بِإِلَّا فى الاماكن الخالية [1] * وَاشْكُلْه وبَيِّن مايجوز وجهان فى اعرابه

(۱) قَدِمَ الحاجّ . . . .
(۲) قرأتُ الكتابَ . . . .
(۳) لم يَنْجَحْ اَحَدٌ . . . .
(۴) لا تَنْمُو [2] الثَّرْوَةُ . . . .
(۵) صام الغلام رمضانَ . . . .
(۶) لم يُسَلِّمْ اخوكَ على احد . . . .
(۷) لا ينفع الانسانَ . . . .
(۸) اكلتُ الفواكِهَ . . . .
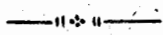
اِسْتَثْنِ [3] بِغَيْر من الجُمَل الآتية واشكُلِ المستثنى و اَدَاةَ [4] الاستثناء

(۹) ماقطعتُ الازهارَ . . . .
(۱۰) لا يبقى للانسان بعد الموت . . . .
(۱۱) تَصْدَءُ [5] المعادنُ . . . .
(۱۲) لم يَصِدِ الصيّادُ . . . .
(۱۳) حضر الوليمةَ [6] جميعُ الاصدقاء . . . .
(۱۴) عاد الجنودُ . . . .

---

[1] خالی جگہوں میں مستثنیٰ بِاِلَّا رکھ کر آنے والے جملوں کو کامل کر دو اور اعراب لگاؤ اور جس مقام میں دو صورتیں اعراب کی جائز ہیں اس کی تفصیل لکھو۔ [2] نَمَا يَنْمُوْ بڑھنا، ترقی کرنا۔ [3] ذیل کے جملوں میں لفظ غَیْر کے ذریعے استثنا کرو یعنی کسی مستثنیٰ پر غیر لگا کر خالی جگہ کو پُر کر دو اور مستثنیٰ اور لفظ استثنا (یعنی غیر) کو اعراب لگاؤ۔ [4] اَدَاةٌ (ج اَدَوات) حرف، لفظ، آلہ۔ [5] صَدِأَ (ف) زنگ کھانا۔ * شَكَلَ (ن) اور اَشْكَلَ اعراب لگانا۔

[6] وليمة، خوشی کا کھانا۔

أَتِمِّ الجُمَلَ الآتية بِوَضْعِ المحذوف منها فی الاماکن الخالیة

(۱۵) ... علی غیر نفسك (۱۸) ... غیر اللَّبَن

(۱۶) ... الّا قَلَمًا (۱۹) ... ماعدا قائدهم

(۱۷) ... اِلّا العاملون (۲۰) ... خلا اثنین

مشق نمبر ۱۱۵

اجْعل[1] کُلَّ اسمٍ من الاسماء الآتیة مستثنًی منه فی جملةٍ مفیدةٍ

الابواب التُّجّار المُدُن الاشجار البُقُول[2]

الازهار التلامیذ الطیور اللیل المُسَافرون

مشق نمبر ۱۱۶

(۱) کَوِّنْ[3] ثلاثَ جُمَلٍ یکون المستثنٰی بِالّا فی کُلٍّ منها واجبًا نَصْبُهٗ +

(۲) کَوِّنْ ثلاثَ جُمَلٍ یکون المستثنٰی بِالّا فی کُلٍّ منها یجوز صورتین فی الاعراب +

(۳) کَوِّنْ[4] ثلاثَ جُمَلٍ یکون المستثنٰی بِالّا فی کلّ منها مُعْرَبًا عَلٰی حسبِ ما یَقْتَضِیْهِ مَوْقِعُهٗ فی الجملة +

---

[1] آنے والے (یعنی نیچے لکھے ہوئے) اسموں میں سے ہر ایک اسم کو کسی جملہ میں مستثنٰی منہ بناؤ ؛ [2] بُقُوْلٌ جمع بَقْلٌ کی = سبزی (کھانے کی) ؛ [3] تین جملے ایسے بناؤ کہ ہر ایک میں مستثنٰی بہ اِلَّا واجب النصب ہو ؛ [4] تین جملے ایسے بناؤ کہ ہر ایک میں مستثنٰی بہ اِلَّا کو وہ اعراب دیا گیا ہو جو جملے میں اس کے اقتضا کے مطابق ہو ؛

اَلدَّرْسُ السَّادِسُ وَالسِّتُّوْنَ

(۹) الْمُنَادٰی

۱۔ حصہ سوم سبق ۴۳ (۹) میں تم نے مُنَادٰی کا مختصر بیان پڑھ لیا ہے کہ منادٰی بھی منصوبات میں شامل ہے۔ لیکن وہ حالت نصبی میں اسی وقت ہوتا ہے جب کہ وہ مضاف ہو۔ خواہ واحد ہو یا تثنیہ یا جمع: یَا سَاکِنَ الْهِنْدِ، یا سَاکِنِیْ مَکَّةَ، یا سَاکِنِیِ الْمَدِیْنَةِ یا وہ مُشابہ بِالمُضاف ہو: یَا طَالِعًا جَبَلًا (اے پہاڑ کے چڑھنے والے) اور یا نکرۂ غیر مقصود ہو: یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ (اے آدمی میرا ہاتھ تھام لے)۔

تنبیہ ۱۔ طَالِعًا مضاف تو نہیں ہے لیکن معنی میں طالعَ الجبلِ کے ہے۔ اس لیے اسے مشابہ بالمضاف کہا جاتا ہے۔ یَا رَجُلًا میں کوئی مخصوص آدمی مراد نہیں ہے جیسے اندھا بغیر دیکھے سوچے پکارا کرتا ہے۔

۲۔ اگر منادٰی مُفْرَد یعنی مضاف نہ ہو تو وہ حالتِ رفعی پر مبنی سمجھا جائے گا، پھر وہ واحد ہو یا تثنیہ یا جمع: یَا مُحَمَّدُ، یَا رَجُلُ، یَا رَجُلَانِ، یَا مُسْلِمُوْنَ۔

تنبیہ ۲۔ لفظ مفرد کے تین معنٰی ہوتے ہیں (۱) واحد (۲) غیر مرکب (۳) غیر مضاف۔ یہاں تیسرے معنٰی کے لیے آیا ہے۔

زَیْدُ ابْنُ عَمْرٍو جیسی ترکیب جب منادٰی ہو تو اس میں کئی باتیں خاص توجہ کے قابل ہوتی ہیں (۱) زید کو منصوب بھی پڑھ سکتے ہیں اور مرفوع بھی، لیکن نصب بہتر

ہے: یَازَیْدَ بْنَ عَمْرٍو اور یَازَیْدُ بْنَ عَمْرٍو (۲) اس میں لفظ ابن اگرچہ زید کی صفت ہے لیکن اس کو منصوب ہی پڑھا جائے گا کیونکہ وہ مضاف ہے (۳) ایسی مثالوں میں لفظ ابن کا ھمزۃ الوصل کتابت سے بھی ساقط ہو جائے گا۔

۴۔ کبھی حرف ندا حذف بھی کر دیا جاتا ہے: یُوْسُفُ[1] اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا۔ یَارَبِّیْ کو صرف رَبِّ کہتے ہیں: رَبِّ اغْفِرْ لِیْ۔

۵۔ تم نے سبق ۱۱۔۵ میں پڑھا ہے کہ منادیٰ جب معرّف باللام ہو تو یَا کے بعد لفظ اَیُّھَا یا اَیَّتُھَا بڑھانا چاہیے۔ کبھی اسم اشارہ بڑھا دیتے ہیں: یا اَیُّھا[2] الرسولُ بَلِّغْ، یا ایّتھا النفس المطمئنة، یا ھٰذا الرَّجُلُ اٰمِنْ بِاللّٰہِ۔ کبھی یا کے بغیر ہی کہتے ہیں: اَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ۔

مگر لفظ جلالہ یعنی لفظ اللہ کو اگرچہ معرّف باللام سمجھا جاتا ہے لیکن اس پر بلا واسطہ حرف ندا لگا کر یا اَللہ کہتے ہیں۔ اس کی جگہ عموماً اَللّٰھُمَّ بھی کہتے ہیں۔

۶۔ منادیٰ یائے متکلم (ی) کی طرف مضاف ہو تو اس کو کئی طرح سے بولتے ہیں: یا غُلَامِیْ، یا غلامِیَ، یا غلامِ، یا غلامَا، یا غلامَاہ۔

یا اَبِیْ اور اُمِّیْ میں یہ صورتیں بھی جائز ہیں یا اَبَتِ، یا اَبَتَ، یا اَبَتَا۔ یا اُمَّتِ، یا اُمَّتَ اور یا اُمَّتَا۔

---

[1] اے یوسف تم اس بات سے منہ موڑ لو۔

[2] اے پیغمبر (ہمارا پیغام) پہنچا دو۔

14

۷۔ اُمّی اور عَمّی کی طرف لفظ ابن مضاف ہو تو کہہ سکتے ہیں یَا ابْنَ اُمَّ (اے میری ماں کے بیٹے) یا ابْنَ عَمَّ۔ یہ صورت کسی اور لفظ میں جائز نہیں ہے۔

۸۔ تم نے سبق ۴۳ تنبیہ ۷ میں پڑھا ہے کہ منادیٰ کے بعد ایک جملہ آتا ہے جسے جوابِ ندا کہتے ہیں۔ منادیٰ اور جواب ندا مل کر جملہ انشائیہ ہوتا ہے۔ (دیکھو اس کی ترکیب کے لیے سبق ۴۳ صفحہ ۲۱۶)۔

ترخیم

۹۔ کبھی تخفیف کے لیے منادیٰ کے آخر کا حرف گرا دیتے ہیں: یَا مَالِکُ سے یَا مَالِ یا مَالُ۔ اَفَاطِمَةُ سے اَفَاطِمَ یا اَفَاطِمُ کہا جاتا ہے۔ اس عمل کو ترخیم کہتے ہیں اور ایسے مُنادیٰ کو مُنادیٰ مُرَخَّم۔

تنبیہ ۳۔ سبق ۴۹ (ھ) میں لکھا جا چکا ہے کہ حروف ندا پانچ ہیں: یَا، اَیَا، ھَیَا، اَیْ اور اَ۔ ان میں سے یَا قریب و بعید دونوں کے لیے، اَیْ اور اَ قریب کے لیے، اَیَا اور ھَیَا بعید کے لیے آتا ہے۔

نُدْبَہ

۱۰۔ میّت کو غم سے پکارنے کو نُدْبَہ کہتے ہیں اور جسے پکارا جائے اُسے مندوب کہا جاتا ہے۔ مندوب پر اکثر یَا کی بجائے وَا لگایا جاتا ہے اور آخر میں الف اور ہ بڑھا کر پکارتے ہیں: وَا اُمَّاہ، وَا بِنْتَاہ (اے میری بیٹی)۔

توابعُ المنادٰی

۱۱۔ منادٰی مبنی (جو کہ مضموم ہوتا ہے) کے بعد کوئی اسم اس کی صفۃ واقع ہو تو دیکھا جائے کہ اگر وہ مضاف ہے اور اَلْ سے خالی ہے تو اس کو نصب پڑھنا واجب ہے: یا خالدُ صاحبَ الشجاعةِ، یا زیدُ بْنَ خالدٍ۔ اور اگر وہ معرّف باللام ہو خواہ مضاف خواہ مفرد تو اس پر نصب بھی جائز ہے اور رفع بھی: یا رشیدُ الکریمَ الابِ (اے شریف باپ والے رشید)، یا رشید الظریفُ (اے خوش طبع رشید)۔

منادٰی پر جو اسم معطوف ہو اس کا اعراب منادٰی کی مانند ہوگا لیکن معطوف پر اَلْ لگا ہو تو نصب اور رفع دونوں جائز ہیں: یا عبدَ اللہ واَمَتَہٗ، یا جِبالُ اَوِّبِی مَعَہٗ والطَّیْرَ[۱]۔

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۵۶

اَبْشَرَ (۱) خوشخبری پانا، خوشخبری دینا	تَغَانٰی تَغَانِیًا باہم بے نیاز ہو جانا
اِسْفَارٌ (۱۔ مصدر) صبح کا اُجالا کھل جانا	تَکَلَّفَ تَکَلُّفًا تکلیف برداشت کرنا
اَفْتٰی (۱۔ و) فتوٰی دینا	جَدٌّ عزت، درجہ، مال و دولت، دادا، نانا
بَغِیٌّ بدکار عورت، باغی	خَلْفٌ پیچھے رہنے والا، جانشین، بیٹا
تَدَلَّلَ (۴) ناز و انداز سے چلنا، بتلانا	دَنَا یَدْنُوْ دُنُوًّا قریب ہونا

[۱] اے پہاڑو اور پرندو! اس (داؤد ؑ) کے ساتھ (تسبیح و تہلیل میں) جوابی بن جاؤ یعنی تم بھی اس کا ساتھ دو۔ اَوِّبِی امر حاضر مؤنث کا صیغہ ہے۔ کیونکہ جبال اور طیر غیر عاقل کی جمع ہے۔ [۲] اے اللہ کے بندے اور اس کی بندی

رَعٰی (ف) رعایت کرنا، چرانا	لِحْیَۃٌ (ج لِحًی اور لُحًی) ڈاڑھی
رَفَثٌ گالی گلوج، ہمبستری	اِمْرَءُ سَوْءٍ بُرا مرد
سَمِیْنٌ (ج سِمَانٌ) فربہ، موٹا	مَھْلًا (مفعول مطلق ہے) (دراصل اِمْھَلْ مَھْلًا) ٹھہر جا۔ چھوڑ دے
مؤنث سَمِیْنَۃٌ کی جمع بھی سِمَانٌ ہے	نَأیٰ یَنْأیٰ نَأْیًا دور ہونا
سُنْبُلَۃٌ (ج سَنَابِلُ) خوشہ	نَاءٍ (اسم فاعل ہے) دور ہونے والا
صَفْوٌ صاف دِلی۔ صفائی۔ اخلاص	نَجَا (ن۔و) نجات پانا
ظَلَامٌ اندھیرا۔ اندھیرا چھا جانا	نَزَعَ (ض) چھین لینا۔ نکال لینا۔ خالی کرنا
عَنَّ (ض) پیش آنا۔ آڑے آنا	وِدٌّ دوستی۔ گہرا دوست (مصدر بھی ہے اور
عَجْفَاءُ (ج عِجَافٌ) دُبلی۔ کمزور	اسم الصفۃ بھی ہے) ج أَوْدَادٌ
فَاتِحَۃُ الکتاب سورۃ اَلْحَمْدُ (قرآن کا دیباچہ)	وِدَادٌ دوستی۔ محبت کرنا (مصدر۔س)
فُسُوْقٌ گناہ کا کام، بدکلامی	یَابِسٌ خشک

مشق نمبر ۱۱۷

تنبیہ۔ ذیل کی مثالوں میں ہر قسم کے منصوبات کی تمیز کرو خصوصًا منادیٰ اور لائے نفیِ جنس کے اسم کو غور سے دیکھو۔

(۱) یا عبدَ الرحمٰنِ احْفَظْ درسك واسْعَ دائمًا أنْ تكون أوّلًا في فَصْلِكَ[1] (۲) یا أبا سعیدٍ هلّا تُعَلِّمُ ولدكَ اللغةَ العربیةَ كي یَسْهُلَ له فهمُ القرآن (۳) أیا ساعیًا في الخیرِ أبْشِرْ بالفوزِ

[1] فَصْلٌ کے معنی جماعت (کلاس) بھی ہوتے ہیں۔

العظیم (۴) هَيَا اَخذاً بِيَدِ الضَّعِيفِ سَتُجْزٰی بِمَا يُرْضِيكَ (۵) اَیْ زَيْنَبُ تَعَلَّمِی القُراٰنَ وعَلِّمِيهِ بَنَاتِكِ واوْلادِكِ (۶) اَفَاطِمَ مَهْلاً بعضَ هذا التدلُّلِ (۷) يا ايها الشُّبَّانُ من المسلمين تخلَّقوا باخلاقِ الرّسولِ واهتدُوا بهَدْيِ الخلفاءِ الراشدين فَاِنَّكم لَمْ تكونوا صالحين للسِّيادةِ والحكومةِ مالَم تُحْسِنوا اخلاقَكم (۸) السلام عليك اَيُّها النبیُّ ورحمةُ اللهِ وبَرَكَاتُهٗ (۹) لاطاعةَ لمخلوقٍ فی معصيةِ الخالقِ (۱۰) لاصلوةَ اِلّا بفاتحةِ الكتاب (۱۱) اَللّٰهُمَّ لامانعَ لِمَا اَعْطَيْتَ ولامُعْطِیَ لما مَنَعْتَ ولاينفع ذاالجَدِّ منك الجَدُّ (۱۲) اِشعارٌ

فصبراً جميلاً مُعِيْنَ[۱] الملكِ اِنْ عَنَّ حادثٌ = فعاقبةُ الصبرِ الجميلِ جميلُ

الم تراَنَّ الليلَ بعدَ ظلامِهٖ = عليهِ لِاِسفارِ الصَّباحِ دليلُ

—— ॥ + ॥ ——

اِذا[۲] المرءُ لايرعاكَ اِلّا تَكَلُّفًا　　فَدَعْهُ ولاتُكْثِرْ عليهِ التَّاَسُّفا*

اذا لم يكن صَفْوُ الوِدادِ طبيعةً　　فلاخيرَ فی وِدٍّ يجیءُ تكلُّفا

—— ॥ + ॥ ——

فَاِنْ تَدْنُ[۳] مِنّی تَدْنُ مِنْكَ مَوَدَّتی　　واِنْ تَنْاَ عَنّی تَلْقَنی عنك نائيًا

---

[۱] معینَ الملکِ منادیٰ ہے، حرفِ ندا محذوف ہے، دراصل یا معینَ الملکِ ہے۔ یہ اشعار طُغرائی (المتوفی ۵۱۴ھ) کے ہیں، معین الملک کو تسلی دے رہا ہے ۔ [۲] یہ اشعار امام شافعیؒ کے ہیں [۳] پہلا تَدْنُ، دَنَایَدْنُو مضارع واحد مذکر حاضر اور دوسرا تَدْنُ واحد مؤنث غائب ہے۔ دونوں حالت جزمی میں ہیں اس لئے آخر کا حرفِ علّت گرادیا گیا ہے۔ [۴] ما ظرفیہ ہے یعنی جبتک۔ * الف اشباع ہے جو ترنم کے لئے بڑھایا گیا ہے

[1]كِلَانَا غَنِيٌّ عَنْ اَخِيْهِ حَيَاتَهٗ[2]　　وَنَحْنُ اِذَا مِتْنَا اَشَدُّ تَغَانِيَا

مشق　من القراٰن　نمبر ۱۱۸

(۱) رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (۲) قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ، بِيَدِكَ الْخَيْرُ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۳) يَا بَنِيْ اِسْرَاءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ (۴) يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً (۵) قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ (۶) يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ! اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ، وَسَبْعِ سُنْبُلٰتٍ خُضْرٍ وَاُخَرَ يَابِسَاتٍ (۷) يَا اُخْتَ هٰرُوْنَ! مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَءَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا (۸) قَالَ يَا ابْنَ اُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْيَتِيْ وَلَا بِرَاْسِيْ (۹) قَالَ يَا اَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصَّابِرِيْنَ (۱۰) ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ (۱۱) قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ (۱۲) فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِى الْحَجِّ ۔

---

[1] ہم دونوں یعنی میں اور میرا بھائی یعنی دوست اپنی زندگی میں ایک دوسرے سے بے نیاز ہیں اور جب ہم مرجائیں گے تو زیادہ بے نیاز ہوجائیں گے ۔ [2] حَيَاتَهٗ مفعول فیہ ہے یعنی فی مدّة حیاتہٖ ۔

مشق اردو سے عربی نمبر ۱۱۹

(۱) اے عبدالکریم تم کوشش کیوں نہیں کرتے کہ سالانہ امتحان میں کامیاب ہوجاؤ (۲) اے میرے چچا کے بیٹے! ہر روز صبح سویرے اُٹھ اور میرے ساتھ نماز کو چلا کر (۳) اے حاجی اسمٰعیل کے بیٹو! [یا بنِی الحاجّ اسمٰعیلَ] تم اپنے نیک باپ کی پیروی کرو اور اُن کے ٹھیک جانشین بن جاؤ (۴) نوجوانو! قرآن حکیم کو سمجھو اور اس کی ہدایت پر عمل کرو، اسی میں تمہاری اور تمہاری قوم کی فلاح ہے (۵) اے طالبِ علم! اگر تو اس کتاب کو پڑھیگا اور یاد رکھیگا تو وہ علمِ صرف و نحو میں تیرے لئے کافی ہوگی (۶) کوئی کتاب قرآن حکیم سے زیادہ مفید نہیں ہے (۷) میرے پاس نہ کوئی کتاب ہے نہ کوئی کاغذ (۸) اللہ کی توحید سے بڑھ کر کوئی وسیلۂ نجات نہیں ہے۔

الدَّرْسُ السَّابِعُ وَالسِّتُّوْنَ

المجرورات

(۱) المجرور بالحروف (۲) المجرور بالاضافة

۱۔ کسی اسم کو جرّ دو ہی صورتوں میں آتا ہے (۱) یا تو وہ کسی حرفِ جارّہ کے بعد واقع ہو: خاتمٌ[۱] من فِضَّةٍ (۲) یا تو وہ مضاف الیہ ہو:

[۱] ایک انگوٹھی چاندی سے۔ یعنی چاندی کی انگوٹھی۔

خاتَمُ فِضَّةٍ (چاندی کی انگوٹھی) +

۲ - حروف جارّہ کی تفصیل درس ۴۹ میں لکھی جاچکی ہے۔ اور اضافت کا بیان درس ۷ اور درس ۱۱ میں لکھا جاچکا ہے۔ یہاں اس کے بارے میں کچھ اور ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں +

اَقْسَامُ الاضافَةِ

۳ - اِضافة کی دو قسمیں ہیں (۱) لفظیّة (۲) معنویّة

اضافة لفظیّة اس ترکیب اضافی میں ہوگی جس میں مضاف اسماء الصفة (اسم فاعل، اسم مفعول اور صفةِ مُشَبَّهه) میں سے کوئی لفظ ہو: سَالِكُ[1] الطريقِ، مقطُوعُ[2] اليَدِ، حَسَنُ[3] الوجه۔ اور اضافةُ مَعْنوِيَّةٌ اس ترکیب میں سمجھی جائیگی جس میں مضاف اسماء الصِّفة کے علاوہ کوئی اور اسم ہو: نورُ القمرِ، طريقُ السّالك، وَجْهُ الحَسَنِ (یہاں حَسَن خاص نام ہے یعنی حَسَن کا منھ) +

۴ - اضافة معنویّة میں مضاف اَلْ کے بغیر ہی معرفہ بن جاتا ہے، اس لئے اس پر اَلْ داخل نہیں ہوسکتا۔ البتہ اضافة لفظیّة سے مضاف معرفہ نہیں بنتا اس لئے اس میں بوقتِ ضرورت اَلْ داخل ہوسکتا ہے۔ جبکہ وہ تثنیہ یا جمع مذکر سالم کا صیغہ ہو اور مفرد پر بھی اس وقت داخل ہوسکتا ہے جبکہ اس کا مضاف الیہ معرّف بِاللّام

[1] چلنے والا + [2] ہاتھ کا کٹا ہوا یعنی کٹے ہوئے ہاتھ والا + [3] منھ کا اچھا یعنی اچھی صورت والا +

ہو یا اس کی طرف مضاف ہو : اَلْمُتَّبِعُ الْحَقِّ مَنْصُوْرٌ، السَّالِكُ طَرِيقِ الباطل مخذولٌ ، افاتحا بلادِ الشام خالدٌ وابو عبيدةَ (رضی اللہ عنہما)، السّاکنو مَكَّةَ والحُجّاجُ كُلُّهم آمِنُوْنَ اليوم فی عهد السلطان ابن السّعود (ايده الله بنصره المبين - مادام مُتَّبِعَ السُّنَّةِ و مُحافِظَ حرمةِ البلد الامين)

مذکورہ بیان کے مطابق النّاصِرُ الرّجلِ تو کہہ سکتے ہیں مگر النّاصِرُ زیدٍ نہیں کہہ سکتے۔ اگر اس کا موصوف معرفہ ہو تو بجائے النّاصِرُ زیدٍ کے النّاصِرُ زیدًا کہینگے : خالدٌ النّاصِرُ زیدًا (زید کو مدد کرنے والا خالد)۔ اس صورت میں زید مضاف الیہ نہیں بلکہ مفعول ہوگا اس کی تفصیل آئندہ درس ۷۰ میں ملیگی ◆

تنبیہ ا۔ اسم الصّفۃ کی اضافۃ کا بیان درس ۲۳ میں بھی لکھا گیا ہے۔ ضرور دوبارہ دیکھ لو ◆

۵ - یائے مُتَكَلِّم (ی) کی طرف کوئی اسم مفرد مضاف ہو تو ی کو جزم بھی پڑھ سکتے ہیں اور فتحہ بھی : كتابِيْ یا كتابِيَ، ایسا لفظ جملہ کے آخر میں واقع ہو تو اس کے ساتھ ھ بھی بڑھا دینا جائز ہے : کتابِيَهْ (میری کتاب)، حسابِيَهْ (میرا حساب)

اگر یائے متکلّم کی طرف اسم مقصور یا منقوص (دیکھو درس ۸)

لہ محفوظ، مامون ؟

مضاف ہو تو اس ی کو فتحہ ہی پڑھا جائیگا: عَصَایَ، قَاضِيَّ (میرا قاضی) یا تثنیہ اور جمع سالم مذکر اس کی طرف مضاف ہو تو بھی فتحہ پڑھنا چاہیے: کتابانِ، کتابَیْنِ اور محبّونَ، مُحِبِّینَ کو کتابایَ، کتابَيَّ اور مُحِبُّوِيَ اور مُحِبِّيَّ کہینگے۔ قاضونَ سے قاضُوِيَ، قاضِینَ سے قاضِيَّ۔ چاروں مثالوں میں اضافت کی وجہ سے نون اعرابی گرادیا گیا ہے۔

سلسلة الالفاظ نمبر ۵۷

اِبْتَذَلَ (۷) حقیر ہونا

اَحْرَقَ (۱) جلانا

اَعْوَزَ (۱) حاجتمند ہونا۔ کسی چیز کی کمی محسوس کرنا

اَقْرَنَ (۱) دو چیزوں کو باہم ملا دینا

اِنْبَسَطَ (۶) پھیل جانا۔ کھل جانا۔ خوش ہونا

اِنْقَبَضَ (۶) سکڑ جانا۔ ناخوش ہونا

اِنْفَرَدَ الگ ہوجانا (۔ لَهُ) سب چھوڑ چھاڑ کر کسی کام میں لگ جانا (۔ بِهِ) یکتا ہوجانا

اِنْكَبَّ (علی شيءٍ) کسی کام میں منہمک ہوجانا

تَحَسَّسَ (۴) تلاش کرنا

تَرَهَّبَ دنیاوی لذائذ و خواہشات ترک کردینا

ثَبَاتٌ (مصدر ہے) ثابت قدمی

جَزَعٌ سخت پریشانی

حَاذَرَ (۳) بچتے رہنا۔ چوکنا رہنا

حَدِيثٌ بات۔ دلی خیالات۔ نیا

حَلَّ (ن) داخل ہونا۔ گرہ کھل جانا

حِجَّةٌ (ج حِجَجٌ) برس

حَمِيمٌ (ج اَحِمَّاءُ) گہرا دوست۔ رشتہ دار

خُيِّلَ (اِلَيْهِ) کسی بات کی خیالی تصویر سامنے آجانا

دَخَلٌ اُپرا اُپری طور پر

رَاهِبٌ (ج رُهْبَانٌ) تارکِ دنیا

اَلرُّبَا جمع ہے رَبْوَةٌ کی ٹیلہ۔ اونچی زمین

رَوْحٌ رحمت۔مدد۔راحت
سَكَبَ (ن) اُنڈیلنا۔بہانا
سُلْطَانٌ (مصدر بھی) غلبہ۔حکومت
شَوْطٌ (ج اَشْوَاطٌ) ایک دوڑ کا فاصلہ
شَاوَرَ (۳) باہم مشورہ کرنا
صَاغَ (يَصُوْغُ) بنانا۔گھڑنا
صَوَّرَ (۲) تصویر بنانا
عَزَاءٌ مصیبت میں ہمدردی کرنا۔تسلی دینا
عَنَفَ (س) تشدد کرنا۔دباؤ ڈالنا
عِيْشَةٌ زندگی
غَابَ (يَغِيْبُ غِيَابًا) غائب ہونا
غَالٰى (يُغَالِيْ بِالشَّيْءِ) کسی چیز کو قیمت بڑھا کر خریدنا
غَدَرَ (س) بے وفائی۔وعدہ خلافی کرنا
فَطِنَ (ن۔لِلْاَمْرِ) معاملہ کو سمجھ جانا
قَائِدٌ (ج قُوَّادٌ) سالارِ لشکر
لَغِيَ (يَلْغٰى) بیہودہ بکواس کرنا
لَقِّيْ (يُلَقِّيْ) کسی کو کوئی چیز دے دینا۔

مُبْتَذَلٌ حقیر چیز۔حقیر آدمی
مَسْعَاةٌ کوشش
مُشْمِسٌ سورج نکلا ہوا دن
مُقْمِرٌ چاندنی رات
مَلِيٌّ طویل عرصہ مَلِيًّا کافی عرصہ تک
مَعَاشٌ زندگی۔زندگی گذارنے کی جگہ۔ اسبابِ زندگی
نَزَغَ (ف) فساد ڈالنا
نَزْغٌ وسوسہ۔فاسد خیال
نَسَأَ (ف) تاخیر کرنا۔طول دینا
نَكَحَ (ض) نکاح کرنا (۱) نکاح کروا دینا
نَهَضَ (ف) اُٹھنا (بِهٖ) اُٹھا دینا
نَوْرٌ (ج اَنْوَارٌ) پھول سفید پھول
وَجَّهَ (اِلَيْهِ) کسی کے سامنے کوئی چیز پیش کرنا
وُجْهَةٌ توجہ کا مرکز۔جانب
وَهْدَةٌ (ج وِهَادٌ) گہرا گڑھا
وَلِيْدٌ (ج وِلْدَةٌ اور وِلْدَانٌ) بچہ
هَا (ج هَاؤُمْ) ہاں یہ لے۔ہاں یہ لو

مشق نمبر ۱۲۰

ذیل کی مشق میں مرفوعات، منصوبات و مجرورات پہچانو خصوصاً اضافۃ کی قسموں اور مضاف و مضاف الیہ کی قسموں میں غور کرو۔

من القرآن

(۱) وقال الّذین کفروا لا تَسْمَعُوا لِهٰذا القرآن وَالْغَوْا فیہ لعلّکم تَغْلِبُوْنَ (۲) وَمَنْ اَحْسَنُ قولًا مِمَّنْ دَعا الی اللہ و عمل صالحا وقال اِنَّنِي من المسلمین ۝ ولا تَسْتَوِی الحَسَنَةُ ولا السَّیِّئَةُ ۗ اِدْفَعْ بالّتی ھی اَحْسَنُ ۗ فَاِذَا[1] الّذی بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عداوةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ[2] ۝ وما یُلَقّٰها[3] الا الذین صَبَرُوا وما یُلَقّٰهَا الا ذو حَظٍّ عظیمٍ ۝ واِمَّا[4] یَنْزَغَنَّكَ من الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فاسْتَعِذْ باللہ ۗ اِنّهٗ هو السمیع العلیم ۝ (۳) فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کتابه بیمینه فیقول هاؤُمُ اقْرَءُوا کتابِیَهْ [= کتابِی] اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنّی مُلٰقٍ حسابِیَهْ ۝ فهو فی عِیْشَةٍ راضِیَةٍ (۴) واَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کتابَه بِشِمالِه فیقول یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ کتابِیَهْ ولَمْ اَدْرِ ما حِسابِیَهْ [= حسابِیْ] یا لَیْتَهَا[5] کانَتِ الْقاضِیَةَ، ما اَغْنٰی

---

[1] یہاں اِذَا فجائیہ ہے یعنی ناگہاں۔ [2] حمیم گہرا دوست۔ گرم پانی۔ [3] ھا کی ضمیر حیٰوۃ الدنیا کی طرف راجع ہے۔

[4] اِمَّا = اگر۔ در اصل اِنْ مَا ہے۔ اس میں مَا زائدہ ہے دیکھو سبق ۵-۱۳۔

[5] اے کاش کہ وہ (دنیا کی زندگی) فیصلہ کن ہوتی یعنی اسی پر خاتمہ ہو جاتا اور دوبارہ زندہ نہ ہونا پڑتا۔

عَنِّی مَالِیَهْ [= مَالِیْ]، هَلَكَ عَنِّی سُلْطَانِیَهْ [سُلْطَانِی] (۵) قَالَ إِنِّی أُرِیْدُ اَنْ أُنْكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَیَّ هَاتَیْنِ عَلٰی اَنْ تَأْجُرَنِیْ ثَمَانِیَ حِجَجٍ (۶) یَا بَنِیَّ اذْهَبُوا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُوْسُفَ وَاَخِیْهِ وَلَا تَیْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ۔ اِنَّهٗ لَا یَیْأَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ۔

مشق نمبر ۱۲۱

کَتَبَ امیر المؤمنین سیّدُنا ابو بکر الصّدّیق رضی اللہ عنہ الٰی بعض قُوّادہ

اذا سِرْتَ فلا تَعْنَفْ علٰی اصحابك فی السَّیر ولا تُغْضِبْ قَوْمَكَ وشاوِرْهم فی الامر واستعمِلِ العدلَ، وباعِدْ عنك الظُّلم والْجَوْرَ فاِنَّهٗ ما اَفْلَحَ قومٌ ظَلَموا ولا نُصِروا علٰی عدوّهم۔ واذا نُصِرْتم فلا تقتلوا وَلِیْدا ولا شیخا ولا امرءۃ ولا طِفلاً وَلَا تقربوا نخلا ولا تُحْرِقوا زرعا ولا تقطعوا شجرا مُثْمِرا۔ وَلَا تَغْدِروا اذا عاهدتم ولا تَنْقُضوا اذا صالحتم۔ وستَمُرُّوْن علٰی قومٍ فی الصَّوامِعِ رُهبانٍ تَرَهَّبُوْا لِلّٰهِ فَدَعُوْهم وما[1] انفردوا له وارْتَضَوْهُ لِاَنْفُسِهم، فلا تَهْدِموا صوامعهم ولا تقتلوهم

والسَّلام

[1] ان کو اور اس چیز کو جس کے لئے وہ سب سے الگ ہو گئے ہیں اور جس چیز کو انھوں نے اپنے لئے پسند کر رکھا ہے (اپنے حال پر) چھوڑ دو۔

مشق اشعار (للطغرائی ۵۱۴ھ) نمبر ۱۲۲۱

غالی بِنَفسی عِرفانی بِقِیمتِها فَصُنتُها عن رخیصِ القدرِ مُبتذَلِ

اَعدی عدوِّكَ اَدنیٰ[1] مَن وَثِقتَ به فحاذِرِ النّاسَ وَاصحبہم علیٰ دَخَلِ

فی وصف الربیع لابی تمّام حبیب بن اَوسٍ (۲۳۱ھ)

یا صاحِبَیَّ تقصّیا نَظَرَیکُما تَرَیا وُجوهَ الارضِ کیف تُصَوَّرُ

تَرَیا نهاراً مُشمِسًا قد زانَهُ زَهرُ الرُّبا فکأنّما هو مُقمِرُ

اَضحت تَصُوغُ بُطُونُها لِظُهورِها نَوراً تکاد له القلوبُ تَنَوَّرُ

دُنیا معاشٌ للوریٰ حتّی اِذا حَلَّ الرّبیعُ فَاِنّما هِیَ مَنظَرُ

مشق (من ابنة الی اُمّها بعد وصولها الی المدرسة) نمبر ۱۲۳۱

سیّدتی الوالدة

سلامٌ وتحیّةٌ طیّبةٌ من ابنتكِ ۔ وبعدُ فاُخبِرُكِ اَنَّ قلبی لم یَغِب عنكِ بِغیابی ۔ فاِنّكِ لم تَزالی حدیثی ووُجهة اَفکاری ۔ یا اُمّاه لمّا وصلتُ الی المدرسة ضاق صدری واَظلَمَتِ الدّنیا فی عینی حتّی خُیّل الیَّ اَنّی لن اعودَ اَنَسُ[2] بمُشاهدتِكِ ۔

فَفَطِنَت لحالی المعلّماتُ فلاطَفنَنی ووجّهنَ الیَّ فوائدَ

---

[1] اَدنیٰ بمعنی قریب ۔ [2] اَنِسَ یَأنَسُ (س) اُنس حاصل کرنا، تسکین پانا۔

العلوم والآداب وعرّفتنی أنّ البنت لاتکمل تربیتها بدونهما فتذکّرتُ أنّه لاتبتغی أُمّی إلّا أن ترانی ابنةً کاملةً تسرّ الناظرین۔ فکان فی ھٰذا وذاك جمیلُ العزاء والسّلوانِ فنهضت بی همّتی من وهدة الجزع والأحزان۔ وانبسط قلبی بعد الانقباض۔ فسِرتُ بحمد الله شوطًا بعیدًا فی میدان التعلیم والتهذیب۔ ولم یُعوِزنی سوی أدعیتكِ الصالحة حتی تُقرَنَ مَسعاتی بالنّجاح وأکونَ جدیرة للقائكِ۔ نسألُ الله فی بقاءكِ ، والسّلام ابنتكِ فلانةُ

مشق نمبر ۱۲۴ الجواب

عزیزتی۔ وعلیكِ السلام ورحمة الله وبرکاته۔ قد اتّصلت بنا رسالتكِ المؤرّخة فی کذا ، وبها اطمأنّ قلوبنا بعض الاطمئنان فإنّ فراقكِ کان حوّل فرحنا ترحًا وهناءنا عناءً۔ ولاسیّما أنا والدتكِ فإنّی مکثت ملیًّا أسکب الدموع الغزار آناءَ اللیل وأطرافَ النهار ، ولم نزل ھٰکذا حتّی وردت علینا رسالتكِ تصفُ أحوالكِ السّارّة وتُبیّنُ ماصِرتِ إلیه من جمیل الصبر والانکباب علی اشغالكِ المدرسیّة۔

له یہ لفظ اختصاص کی وجہ سے منصوب ہے۔ یہ مفعول بہ ہے فعل مقدّر أخصّ یا أعنی کا۔ دیکھو سبق ۶۰-۷ (۳) ؀

عه صلوانٌ تسلّی ؀ عه یعنی ایسے یا فلاں دن میں ؀

نَحمِدنا اللّٰہَ تعالٰی وسألناہ ان یُدِیْمَ علیكِ حُلَّةَ العافیۃ ویرزقكِ حُسْنَ الثَّبات ویُبَلِّغكِ مقصودَكِ فی اقرب الاوقات ویحفظكِ من جمیع الآفات ، والسلام ۔　　امَتُكِ فلانۃ

اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ وَالسِّتُّوْنَ

اَلتَّوَابِعُ

تنبیہ ۱۔ اسم کے رفع، نصب اور جر کے مواقع تم اچھی طرح سمجھ چکے۔ اب وہ مواقع بتائے جاتے ہیں جہاں کوئی اسم اعراب میں اسم سابق کا تابع ہوتا ہے ۔

۱ ۔ توابع جمع ہے تابع کی۔ تابع سے مراد وہ لفظ ہے جو حالت اور اعراب میں اپنے سابق کا پیرو ہو۔ سابق کو متبوع کہتے ہیں ۔

۲ ۔ تابع کی چار قسمیں ہیں (۱) نعت یعنی صفة (۲) توکید (یا تاکید) (۳) بدل (۴) معطوف ۔

(۱) النّعت (الصِّفة)

۳ ۔ نَعت یا صفة وہ تابع ہے جو متبوع کی ذات کا یا اس کے متعلق کا کوئی وصف بتائے : الرجل الکریم (شریف مرد) الرجل الکریم ابوہ (وہ مرد جس کا باپ شریف ہے)۔ پہلی مثال میں کریم مرد کا وصف بتلاتا ہے

اور دوسری میں اس کے متعلق (باپ) کا۔ مگر ترکیب میں دونوں جگہ الرجل کی صفة کہا جائیگا۔

پہلی قسم کی نعت کو النَّعتُ الحقیقیُّ اور دوسری کو النَّعتُ السَّبَبِیُّ کہتے ہیں ؎

۴۔ نعت حقیقی اعراب، تعریف وتنکیر، تذکیر و تانیث، وحدت وتثنیہ وجمع میں اپنے متبوع (منعوت) کے تابع ہوتی ہے جیسا کہ تم نے حصہ اول کے تیسرے، چوتھے اور پانچویں سبق میں پڑھ لیا ہے، لیکن نعت سببی صرف اعراب اور تعریف وتنکیر میں منعوت کے مطابق ہوتی ہے۔ خاص بات یہ ہے کہ منعوت چاہے تثنیہ ہو چاہے جمع یہ نعت ہمیشہ مفرد ہی آتی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ نعت تذکیر و تانیث میں بجائے اس کے کہ اپنے منعوت کے مطابق ہو اپنے مابعد کے مطابق ہوا کرتی ہے (جیسا کہ درس ۲۳ میں تم پڑھ چکے ہو)۔ ذیل میں اور بھی مثالیں دی جاتی ہیں تاکہ بخوبی سمجھ لو :-

النّعتُ الحقیقیُّ	(منعوت واحد)	النعتُ السّببیُّ
جاءَ الرَّجُلُ المهذَّبُ		جاء الرجل المهذَّبُ اخوه
حضَرتِ السیّدۃُ العاقلۃُ		حضرت السیّدۃُ العاقِلُ زوجُها
تَسَلَّقْتُ[1] شجرۃً غلیظۃً[3]		تَسَلَّقْتُ شجرۃً غلیظاً جِذْعُها[2]
تعلَّمْتُ فی المدرسۃ العالیۃ		تعلمتُ فی المدرسۃ المعروفِ نظامُها

[1] چڑھ جانا ۔ [2] جِذْعٌ (ج جُذُوعٌ) تنہ درخت کا ۔ [3] غلیظ = موٹا۔ کثیف۔ گاڑھا ۔

النعت الحقیقی	منعوت تثنیہ	النعت السببی
هاتان صورتانِ جَمِيْلَتانِ		هاتانِ صورتانِ جميلٌ إِطَارُهُمَا
اِشْتَرَيْتُ بِسَاطَيْنِ شَرْقِيَّيْنِ		اشتريتُ بساطين شرقِيًّا نَفْسُهُمَا
أَبْصَرْتُ بِطَائِرَيْنِ غَرِيْبَيْنِ		إبصرت بطائرين غريبٍ شَكْلُهُمَا

	منعوت جمع	
هٰؤلاءِ بناتٌ عاقلاتٌ		هٰؤلاء بناتٌ عاقلٌ آباءُهُنَّ
عاشرتُ إِخوانًا مُوْسِرِيْنَ		عاشرتُ اخوانا مُوْسِرًا آباءُهم

النعت الحقیقی مُفْرَدَةٌ	النعت الحقیقی جملةٌ فعليّةٌ
هٰذا عَمَلٌ نافعٌ	هٰذا عملٌ يَنْفَعُ
ابصرت رجلا سابِحًا	ابصرت رجلًا يَسْبَحُ
نظرتُ الىٰ عينٍ جارِيَةٍ	نظرتُ الىٰ عينٍ تَجْرِي

النعت مُرَكَّبٌ إِضافِيٌّ	النعت جملةٌ اسميةٌ
مضٰى يومٌ شديدُ الحَرِّ	مضٰى يومٌ حَرُّهُ شديد
أَوْقَدْتُ مِصْباحًا قَوِيَّ النُّورِ	اوقدتُ مصباحًا نُورُهُ قويٌّ
نَصِيْدُ فِي بِرْكَةٍ كثيرةِ السَّمَكِ	نصيد في بركةٍ سَمَكُهَا كثيرٌ

۱ إِطَارٌ فریم ÷ ۲ بِسَاطٌ فرش ÷ ۳ أَبْصَرَ (ا) دیکھنا۔ کبھی اس کے بعد ب زیادہ کردیتے ہیں ÷ ۴ مُوْسِرٌ غنی ÷ ۵ سَبَحَ (ف) تیرنا ÷ ۶ صَادَ (يَصِيْدُ) شکار کرنا ÷ ۷ بِرْكَةٌ (ج بِرَكٌ) تالاب۔ حوض ÷ ۸ عینٌ چشمہ ÷ ۹ أَوْقَدَ (ا) سلگانا۔ جلانا ÷

۵ - پچھلے اسباق میں تم پڑھ چکے ہو کہ صفۃ اور خبر میں بہت کم فرق ہوتا ہے (دیکھو حصہ اول درس ۶، تنبیہ ۱) ۔ اسی طرح صفۃ، خبر اور حال میں بھی باہم بہت مشابہت ہوتی ہے ۔ یہاں پھر سے ایسی مثالیں لکھی جاتی ہیں جن سے ان تینوں کا امتیاز تم بہ آسانی سمجھ سکو گے :-

خبر	نعت	حال
هٰذا الولدُ ضاحكٌ	هٰذا ولدٌ ضاحكٌ	جاء الولد ضاحكًا
هٰذا الولدُ يَضْحَكُ	هٰذا ولدٌ يَضْحَكُ	جاء الولد يَضْحَكُ
هٰذا الولد ضاحكٌ اخوه	هٰذا ولدٌ ضاحكٌ اخوه	جاء الولد ضاحكًا اخوه
هاتان الصّورتان جميلٌ مَنْظَرُهُما	هاتان صورتان جميلٌ منظرُهُما	اَعْجَبَتْنِىْ هاتانِ الصّورتانِ جميلاً منظرُهما

اب ہر ایک مثال کے فرق میں غور کرو ۔ اوپر کی سطر کی پہلی مثال میں هٰذا الولد اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ مل کر مبتدا ہے ۔ اب ضاحك جو کہ نکرہ ہے خبر کے سوا کیا ہو سکتا ہے ؟ دوسری مثال میں ولد اور ضاحك دونوں نکرہ ہیں ۔ اس لئے ظاہر ہے کہ یہ باہم موصوف اور صفت ہی ہو سکتے ہیں ۔ تیسری مثال میں الولد معرفہ ہے اور جاءَ کا فاعل ہے اس کے بعد ضاحك نکرہ ہے ۔ اس لئے وہ صفت تو ہو نہیں سکتا البتہ حال ہو سکتا ہے ۔ کیونکہ فاعل کی حالت بتلاتا ہے اس لئے

منصوب ہے۔

اسی طرح دوسری سطر کی پہلی مثال میں یَضْحَكُ اپنی ضمیر مستتر کے ساتھ جملۂ فعلیہ ہو کر خبر ہی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ جملہ ہمیشہ نکرہ مانا جاتا ہے پس وہ معرفہ کی صفت کیسے بن سکتا ہے؟ اِن دوسری مثال میں ولد نکرہ ہے اس لئے یضحك اس کی صفت ہو سکتا ہے۔ اور تیسری مثال میں الولد فاعل ہے اور معرفہ ہے اس لئے یضحك جملہ فعلیہ ہو کر فاعل کا حال ہی بن سکتا ہے۔

تیسری اور چوتھی سطروں میں ضاحك اخوہ اور جمیل منظرھا جملۂ اسمیہ ہو کر (دیکھو درس ۲۳-۸) پہلی جگہ خبر ہے، دوسری جگہ صفۃ ہے اور تیسری جگہ حال ہے۔

۶۔ یاد رکھو کہ نعت (صفۃ) کے لئے عموماً اسم مشتق ہی لایا جاتا ہے۔ صرف چند مقامات میں اسم جامد بھی نعت واقع ہوتا ہے: زَیْدُ بْنُ عَمْرٍو، خَالِدُنِ الْبَرمَکِیُّ، ھٰذَا الرجل، زَیْدٌ ھٰذا، ابْنُ الملك ھٰذا، اَبْنَاءُ نا ھٰؤلاء۔

مذکورہ ہر ایک مثال میں ترکیب کے لحاظ سے دوسرا لفظ پہلے کی صفۃ ہے، حالانکہ وہ اسم جامد ہے۔

مشارٌ الیہ (دیکھو درس ۱۲-۲) کو اسم اشارہ کی صفۃ سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح خود اسم اشارہ کو اسم معرفہ کی یا اس کے مضاف کی

صفۃ بنایا جاسکتا ہے۔ دیکھو تیسری مثال میں الرَّجُلُ مشارٌ الیہ ہے اسے اسم اشارہ کی صفۃ سمجھا جاتا ہے۔ چوتھی میں اسم اشارہ اسم عَلَم کی صفۃ ہے اور پانچویں اور چھٹی میں اسم اشارہ مضاف کی صفۃ ہے۔

تنبیہ ۲۔ پہلی مثال زَیْدُ بْنُ عَمْرٍو میں یہ تو معلوم ہو چکا کہ زیدٌ موصوف ہے اور اِبْنُ عَمْرٍو اس کی صفۃ۔ اس میں دو باتیں تمھیں انوکھی نظر آئینگی پہلی بات یہ کہ زید کی تنوین بلا وجہ حذف کر دی گئی ہے، دوسری یہ کہ اِبْن کا ہمزۃ الوصل کتابت سے بھی ساقط کر دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسی ترکیب کا استعمال بکثرت ہوا کرتا ہے اس لئے اس میں یہ تخفیف ضروری سمجھی گئی ہے۔

تنبیہ ۳۔ تمھیں پھر یاد دلایا جاتا ہے کہ جملے نکرہ کے بعد صفۃ اور معرفہ کے بعد حال سمجھے جاتے ہیں، اسے بھولنا نہیں ؛

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۵۸

أَبْصَرَ (۱) دیکھنا۔ کبھی اس کے بعد ب زائد کرتے ہیں

أَدِیمٌ کسی چیز کی سطح۔ چمڑا کمایا ہوا

أَرْشَدَ (۱) راہ بتانا

اِزْدَحَمَ (۷۔ دراصل اِزْتَحَمَ) بھیڑ ہونا

اِزْدِحَامٌ (مصدر) بھیڑ بھاڑ۔ ہجوم

اِطَارٌ (ج اِطَارَاتٌ) فریم

أَطْفَأَ (۱)۔ بجھا دینا۔ افسردہ خاطر کر دینا

أَطْرَبَ (۱) خوش کرنا

اِقْتَلَعَ (۷) اکھڑ جانا۔ (۱) اکھیڑ دینا

بَاخِرَةٌ دخانی جہاز۔ آگبوٹ

بِرْكَةٌ (ج بِرَكٌ) تالاب۔ حوض

بَاسِلٌ جوانمرد۔ بہادر
بِسَاطٌ فرش
بَعْثَرَ (رباعی مجرّد) پراگندہ کرنا۔ بکھیر دینا
بَلَّلَ (۲) تر کر دینا
ثَبَّطَ (۲) پراگندہ کرنا
جَلَبَةٌ شور و غل
حِذَاءٌ (ج اَحْذِيَةٌ) جوتا۔ بُوٹ
اَلْحَانِي (از حَنَى يَحْنُو) محبت اور پیار کرنے والا
حَيٌّ (ج اَحْيَاءٌ) محلہ۔ قبیلہ۔ زندہ
سُيَّاحٌ (جمع سَائِحٌ کی) سیر و سیاحت کرنے والے
سَبَحَ (ف) تیرنا
سُكْنَى گھر۔ رہنے کی جگہ
شَعْبٌ (ج شُعُوبٌ) قوم۔ قبیلہ۔ عوام
صَادَ (يَصِيدُ) شکار کرنا
ضَارَعَ (۳) مشابہ ہونا
ضَوْضَاءُ چیخ پکار
عَالَ (يَعُولُ) پرورش کرنا

غَنَّاءُ (مونث ہے اَغَنُّ کا) گھنا۔ گھنی
قَارِسٌ سخت سردی
قُبَّةٌ (ج قِبَابٌ) قبہ۔ گنبد
لَوَّثَ (۲) آلودہ کرنا
لَهَثَ (ف) زبان باہر لٹکا دینا پیاس سے
مَارٌّ (از مَرَّ يَمُرُّ) راستے سے گذرنے والا
مَزْهَرِيَّةٌ یا زَهْرِيَّةٌ گلدان
مُمْطِرٌ (از اَمْطَرَ) برسانے والا
مُنْعِشٌ (از اَنْعَشَ) تازگی بخشنے والا
مُوسِرٌ (از اَيْسَرَ) غنی۔ خوشحال
مُسْرَجٌ (از اَسْرَجَ) زین کسا ہوا
مُزْدَحَمٌ بھیڑ والی اور گنجان جگہ
مُعْتَدِلٌ درمیانی حالت۔ حد سے زیادہ نہ کم
نَزَحَ (ف) دور جانا۔ سفر کرنا
هَابَ (يَهَابُ) ڈرنا
هَادِئٌ خاموش۔ پُرسکون
هِنْدَامٌ وضع قطع۔ لباس

مشق نمبر ۱۲۵

مَيِّزِ النَّعتَ الحقيقيَّ مِنَ السَّبَبِيِّ فى العبارة الآتيةِ [1]

القاهرةُ مدينةٌ عظيمةٌ تُضارِعُ كثيرًا من المدن الاوربية* في جمالها ورَونَقِها۔ وقد زاد سُكَّانها فى الايام الاخيرة زيادةً عظيمةً۔ وفيها كثيرة من الميادين الواسعة والحدائق الغنّاء واذا طُفتَ فى أنحائها وجدتَ قصورًا شامِخًا بُنيانُها ومساجدَ عاليةً قِبابُها واحياءً مُتَّسِعةً شوارعُها۔ ووجدتَ مصانعَ ومَتاجِرَ، وعملًا وعُمّالًا۔ وفى كُلِّ شِتاءٍ يَنزَحُ اليها السُّيّاحُ المُوسِرون من الاقطار القارِسِ بردُها، فيقيمون ما شاءوا تحت سَمائِها الصّافي أدِيمُها ويتمتّعون بهوائها المُعتَدِل الجميل +

[2] عَيِّنْ فى الجُمَل الآتية النُّعوتَ والأخبارَ والاحوالَ [3]

(۱) لا تَزُر احدًا والسّماءُ مُمطِرةٌ حتّٰى [4] لا تدخلَ عليه مُبَلَّلَ الثِّيابِ، مُلَوَّثَ الحِذاءِ، فإنّ ذٰلك عيبٌ كبيرٌ

(۲) الامام العادل كالأبِ الحاني على وُلدِه، يَعُولُهم صِغارًا، ويُرشِدهم كِبارًا

(۳) البُرتقال [5] فاكهة لذيذٌ طعمُها، طيّبةٌ رائحتُها، وهو من

---

[1] آنے والی عبارت میں نعتِ حقیقی کو نعتِ سببی سے الگ کرو۔ یعنی دونوں کو پہچانو + [2] آنے والے جملوں میں نعتوں، خبروں اور حالوں کی تعیین کرو۔ یعنی ہر ایک کو پہچانو + [4] اس جگہ ما ظرفیہ ہے، یعنی جب تک +

* یوروپین + [5] سنگترہ +

فاکهة الشتاء الطويلةِ البقاء -

(۴) الاماكنِ الهادئةُ خيرٌ للسكنى من المساكن المملوءة بالجلبة والضوضاء -

مشق (ضَعْ فى كلّ مكانٍ خالٍ نعتًا مناسبًا) نمبر ۱۲۷

(۱) الهواء ... مُنعِشٌ للاجسام

(۲) الماء ... مُضِرٌّ شُرْبُهُ

(۳) المناظر ... تُشَرِّحُ النفوسَ

(۴) الاشجار ... تُظَلِّلُ المارّةَ

(۵) يَثِقُ الناس بالتاجر ...

(۶) الهواء ... يُثَبِّطُ القُوَى البدنيةَ

(۷) الحذاء ... يَضُرُّ القَدَمَ

(۸) يُسَرُّ الآباء بالابناء ...

(۹) لاتَسْكُنِ الاماكنَ ...

(۱۰) تُكَرِّمُ الشعوبُ رجالَها ...

مشق نمبر ۱۲۸

ضَعْ فى كلّ مكانٍ خالٍ منعوتًا مناسبًا

(۱) ... الباسلون لايَهابون الحربَ

(۲) الذهب ... نفيس

(۳) ... الكثيرُ يُطغِئُ صاحِبَهُ

(۴) ظهرت فى السماء ... كثيفة

(۵) هَبّت ... واقْتَلَعَتِ الاشجارَ

(۶) نزل من السماء ... غزيرٌ

مشق نمبر ۱۲۹

كَوِّنْ جُمَلًا تكون فيها الاوصافُ الآتيةُ نعتًا

كريمةٌ طِباعُهم، باسقةٌ فُروعها، سخيٌّ: مُؤثِّرٌ كلامُه،

لہ ذیل کے جملے میں ہر ایک خالی جگہ میں مناسب نعت کرو یعنی مناسب نعت سے پر کرو۔ ؎ کَوِّنْ (۲) بنانا۔

نظیفةٌ ملابِسُه، حَسَنٌ هِندامُه، ساطعٌ نورُه، عالياتٌ.

مشق نمبر ۱۳۰

كَوِّنْ[1] جُملاً تكون فيها الاوصاف الآتية نعوتا سببيّة

عاقل شاهق جميل واسع المسافر المحسن

مشق نمبر ۱۳۱

حَوِّلْ[2] النعتَ المفردَ الى المثنّى والجمع مذكّرا ومؤنّثا في الجملة الآتية

عدوٌّ عاقلٌ خيرٌ من صديقٍ جاهلٍ

حَوِّل النعوتَ المفردة في الجُمَلِ الآتية الى جُمَل وصفيّة

(۱) مررتُ بِحيٍّ مُزدَحِمٍ بِالسُّكّانِ (۴) سَقَيتُ كلبا لاهِثًا

(۲) سمعت صوتا مُطرِبا (۵) قليلٌ مُدَبَّرٌ خيرٌ من كثيرٍ مُبَعثَرٍ

(۳) نالتْ مصرُ منزلةً عاليةً (۶) اِقْبَلْ نُصْحانافعامِن اَخٍ مُخْلِصٍ

حَوِّل الجُمَلَ الوصفيّةَ الى النعوت المفردة

(۱) قابلتُ ولدًا يَصِيحُ (۴) شاهدتُ قطارا سيرُه سريع

(۲) سمعت خطيبا يؤثِّر في سامعيه (۵) عَطَفتُ على فقيرٍ نفسُه عفيفةٌ[3]

(۳) اُحِبُّ كلَّ عاملٍ يُتقِنُ عَمَلَهُ (۶) رَكِبتُ باخرةً غُرَفُها جميلةٌ

---

[1] ایسے جملے بناؤ جن میں آنے والے (مندرجۂ ذیل) اوصاف (اسماء صفۃ) نعت سببی واقع ہوں۔ [2] حَوِّلْ پھیر دینا۔
[3] عَفِیْفٌ برائی سے بچا ہوا۔ پاکدامن۔

حَوِّلِ الاحوالَ الّتی فی الجمل الاٰتیۃ الی النّعوت

(۱) جاءت البنت تضحک (۳) ظهر النُّورُ ساطِعًا

(۲) رکبْتُ الحصان مُسْرَجًا (۴) ابصرنا البرق یَلْمَعُ

غَیِّرْ[1] کلّ جملة من الجمل الاٰتیة لتجعل الاخبارَ الّتی بها نُعُوتًا

(۱) الحجرة نظیفةٌ جُدرانُها (۳) الدرس مفهوم مَعْناهُ

(۲) الحدیقة ناضرةٌ ازهارُها (۴) الزهرة ناصِعٌ[2] بَیاضها

مشق نمبر ۱۳۲

(۱) کوّنْ سِتَّ جُمَلٍ تَشْتَمِلُ کلُّ واحدٍ منها علی نعت حقیقیٍّ مَعَ اخْتلاف النعوت فی التذکیر والتانیث والْاِفْراد و التثنیة والجمع ۔

(۲) کوّن سِتَّ جملٍ تشتمل کلّ واحد منها علی نعت سَبَبِیٍّ مع اختلاف النعوت فی التذکیر والتانیث والْاِفْراد و التثنیة والجمع ۔

(۳) کوّن سِتَّ جُمَلٍ یکون النعت فی الثلاث الاولیٰ منها جُمْلةً اسمیةً وفی الثلاث الاُخریٰ جملةً فعلیّة ۔

(۴) کوّن ستّ جمل یکون الحال فی الثلاث الاولیٰ منها جملةً

---

[1] غَیِّرْ (۲) بدل دینا ۔ [2] ناصع خوب صاف کھلے رنگ کو کہتے ہیں ۔

اسميةً وفى الثلاث الأُخرٰى جملة فعليةً -

(۵) رکّب[1] ستَّ جُملاتٍ يكون الخبر فى الثلاث الأولٰى منها جملةً اسميةً وفى الثلاث الثانية جملة فعلية -

مشق نمبر ۱۳۳

میرا کمرہ

تنبیہ - ذیل کی عبارت کا عربی میں ترجمہ کرو۔ ترکیب میں زیادہ سے زیادہ نعت سببی لانے کی کوشش کرو +

میرا ایک کمرہ ہے۔ میرا کمرہ تنگ[2] نہیں ہے بلکہ وہ ایک کشادہ اور خوبصورت کمرہ ہے جس کی دیواریں رنگی ہوئی ہیں اور اس کی چھت اونچی[3] ہے اس میں چار کھڑکیاں ہیں جن میں سے ہر ایک کا طول دو گز اور عرض ڈیڑھ گز ہے۔ ہر ایک کھڑکی میں شفاف کانچ کے ٹکڑے لگے ہوئے ہیں۔ تاکہ جب وہ بند کی جائے تو روشنی کو داخل ہونے سے نہ روکے۔ میرے کمرے کا ایک کشادہ دروازہ ہے جس کی بلندی تین گز ہے۔ اس کے دونوں کواڑ[4] بڑے خوبصورت ہیں۔ میرے کمرے میں ایک بڑی مستطیل میز ہے جس کے چاروں کنارے منقوش ہیں۔ اس پر میں اپنی کتابیں ٹھیک ترتیب سے رکھتا ہوں۔ اور اسی کے پاس بیٹھ کر اپنے اسباق کا

---

[1] رَکِّبْ (۲) مرکب کرنا۔ بنانا + [2] تنگ۔ ضَيِّقٌ + [3] مُرْتَفِعٌ + [4] کواڑ۔ مِصْرَاعٌ +

مطالعہ کیا کرتا ہوں۔ دو کرسیاں ہیں جن کی بَناوٹ[1] اور بُناوٹ[2] بے حد[3] خوبصورت ہے۔ ایک خوبصورت پلنگ ہے جس کے پائے[4] منقوش ہیں۔ اس پر ایک ستھرا بچھونا ہے جس کا منظر (بڑا) پُرلطف ہے۔ ایک طرف ایک بڑا آئینہ ہے جس کا فریم[5] سُنہری[6] ہے۔ مذکورہ اشیا کے علاوہ میرے کمرے میں ایک چھوٹی گول میز ہے جس کا منظر دیکھنے والے کو مسرور کر دیتا ہے۔ اس کے بیچوں بیچ کانچ کا ایک نہایت خوبصورت گلدان رکھا رہتا ہے جس کے کنارے سُنہری ہیں۔ ہر صبح مالی مختلف رنگ کے خوشبودار پھول[7] لایا کرتا[عہ] اور اس میں سجاتا[8] ہے۔ لٰہذا میرا کمرہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گویا جنّت کے کمروں میں سے ایک کمرہ ہے جس میں مَیں باآرام رہتا ہوں اور پُرسکون نیند لیتا ہوں پس اللہ ہی کے لئے حمد ہے اور اسی کے لئے شکر ہے۔

[1] بَناوٹ = صُنعٌ۔ [2] بُناوٹ = نَسْجٌ۔ [3] بے حد = جِدًّا۔ غایةً۔ [4] پلنگ یا کرسی وغیرہ کے پایوں کو قائمة (ج قوائِمُ) کہتے ہیں۔ [5] فریم = اِطارٌ (ج اِطاراتٌ)۔ [6] سُنہری = مُذَهَّبة [7] خوشبودار پھول = رَيْحَان (ج رَيَاحِينُ)۔ [8] سجانا = رَتَّبَ، زَيَّنَ۔ عہ البُسْتَانِيُّ

عہ یعنی لاتا ہے اور ۔۔۔ سے کا تھا۔

الدَّرسُ السَّابِعُ وَالسِّتُّونَ

(۲) اَلتَّوکید یا التّاکید

۱۔ توابع میں دوسرا تابع تاکید ہے، جو متبوع کے متعلق سامع کے وہم اور شک کو رفع کرنے کے لئے بولا جاتا ہے۔ ذیل کی مثالیں پڑھو:۔

(۱) حَادَثَنِی الوزیرُ نَفْسُهٗ[1]　　(۴) اِمْتَلأَ الحوضُ کُلُّهٗ[4]

(۲) قَابَلْتُ الوزیرَ عَیْنَهٗ[2]　　(۵) قرأتُ الکتابَ کُلَّهٗ

(۳) کَتَبْتُ الی الوزیرِ نَفْسِهٖ[3]　　(۶) فَرَغْتُ من الاعمال کُلِّها[5]

---

(۷) نَجَحَ الاَخَوانِ کِلَاهُمَا[6]　　(۱۰) نَجَحَتْ اُخْتَایَ کِلْتَاهُمَا

(۸) عَظِّمِ الوالِدَیْنِ کِلَیْهِمَا　　(۱۱) اُحِبُّ اُخْتَیَّ کِلْتَیْهِمَا

(۹) سَکَنَّا فی المنزلینِ کِلَیْهِمَا　　(۱۲) رَضِیتُ بِاُخْتَیَّ کِلْتَیْهِمَا[7]

---

(۱۳) رأیتُ التِّمْساحَ التِّمْساحَ[8]　　(۱۵) لا! لا اَخُوْنُ[9] العهدَ

(۱۴) ظَهَرَ ظَهَرَ الهلالُ　　(۱۶) انتَ الملومُ[10] انتَ الملومُ

۲۔ دیکھو اگر تم نے کہا حَادَثَنِی الوزیرُ تو چونکہ وزرا سے گفتگو کرنا معمولی نہیں ہے اس لئے سامع کو شک ہو سکتا ہے کہ تم سے وزیر کے نائب یا سکرٹری

---

[1] مجھ سے وزیر نے بذاتِ خود گفتگو کی۔ [2] میں نے خود وزیر سے ملاقات کی۔ [3] میں نے خود وزیر ہی کو لکھا ہے۔ [4] حوض پورا کا پورا بھر گیا۔ [5] میں تمام کاموں سے فارغ ہو گیا۔ [6] دونوں بھائی کامیاب ہو گئے۔ [7] میں اپنی دونوں بہنوں سے بہت خوش ہوں۔ [8] تِمْساح (ج تَمَاسِیح) مگرمچھ۔ [9] خَانَ (یَخُوْنُ) خیانت یا بدعہدی کرنا۔ [10] مَلُوْمٌ (اسم مفعول از لَامَ یَلُوْمُ) ملامت کیا ہوا۔

وغیرہ نے گفتگو کی ہوگی۔ لیکن تم نے مجازی طور پر وزیر کہہ دیا ہے۔ تم جب کہتے ہو نَفْسُہٗ (خود اُس نے) تو سُننے والے کا شک دُور ہو کر تمھارے مقصد کی تاکید ہو جاتی ہے۔ اس لئے ایسے الفاظ کو تاکید اور جس کی تاکید کی جائے اُسے مُؤَکَّد کہا جاتا ہے ؎

تنبیہ ۱۔ نَفْس کی جگہ عَیْن بھی بولا جاتا ہے۔ کُلٌّ کی جگہ جَمِیْعٌ بھی آسکتا ہے۔ کِلَا اور کِلْتَا تثنیہ کی تاکید کے لئے مخصوص ہیں۔ یہ سب چھ لفظ ہوئے۔ ان الفاظ کے ساتھ ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مؤکَّد کے موافق ہو۔ دیکھو مذکورہ مثالیں ؎

۳۔ آخر کی چار مثالوں میں تاکید کی غرض سے لفظوں ہی کو دُہرا دیا گیا ہے پہلی مثال میں اسم کو، دوسری میں فعل کو، تیسری میں حرف کو اور چوتھی میں پورے جملہ کو دُہرایا گیا ہے ؎

۴۔ جو تاکید لفظوں کے دُہرانے سے حاصل کی جاتی ہے اسے تاکید لفظی کہتے ہیں اور جو تاکید ایسے الفاظ بڑھانے سے حاصل کی جائے جو لفظ میں مؤکَّد سے الگ ہیں لیکن معنٰی میں اس کے موافق ہیں تاکید معنوی کہلاتی ہے۔ پس اوپر کی بارہ مثالوں میں تاکید معنوی ہے اور آخر کی چار مثالوں میں تاکید لفظی ہے ؎

۵۔ نعت کی مانند تاکید کا اعراب بھی اپنے متبوع کے مطابق

ہو تا ہے۔

۶۔ ضمیر متصل بارز یا مُستَتِر کی تاکید ضمیر مرفوع مُنفصِل سے کی جاتی ہے خواہ ضمائر مؤکَّدہ مرفوعہ ہوں یا مَنصُوبہ ہوں یا مجرورہ۔ دیکھیے یہ مثالیں :-

(۱) قُمْتُ[1] انا بالواجب　　(۴) أُسْرِجُ[4] انا الفرسَ
(۲) ما رأك[2] انت احدٌ　　(۵) اِفْتَحْ[5] انت النافذة
(۳) سَلَّمتُ[3] عليه هُوَ　　(۶) فريدٌ قرأ[6] هو الكتابَ

دائیں جانب میں ضمائر متصلہ بارزہ ہیں اور بائیں جانب ضمائر مستترہ ہیں۔ دیکھو دوسری مثال میں مؤکَّد تو ضمیر منصوب ہے اور تیسری میں مجرور لیکن تاکید کے لئے ضمیر مرفوع منفصل ہی لائی گئی ہے۔ ضمائر کی یہ تاکید لفظی تاکید میں شمار ہو گی۔

۷۔ اگر ضمیر متصل کی تاکید معنوی نفس یا عین سے کرنی ہو تو پہلے ضمیر مرفوع منفصل سے حسب سابق تاکید کر لی جائیگی اس کے بعد نفس یا عین سے تاکید کی جائیگی۔ دیکھو ذیل کی مثالیں :-

(۱) قمتُ[7] انا نفسِی بالواجب　　(۲) قاما هما اَنْفُسُهُما

[1] میں خود ضروری کاموں کی ادائیگی میں لگا رہا۔ [2] تجھے ہی کسی نے نہیں دیکھا۔ [3] میں نے اسی کو سلام کیا۔ [4] میں خود گھوڑے پر زین کستا ہوں۔ [5] تو ہی کھڑکی کھول دے۔ [6] فرید نے ہی کتاب پڑھی۔ [7] میں بذاتِ خود ادائے فرائض میں لگا رہا۔

(۳) جاءوا هم انفسهم (۵) اِفْتَحْ انت نفسُكَ النافذةَ

(۴) اُسْرِجُ انا نفسِى الفرسَ (۶) فريدٌ قرأ هو نفسُه الكتابَ

مذکورہ مثالوں میں نفس کی جگہ عین بھی لگا سکتے ہیں ؛

تنبیہ ۲۔ یاد رکھو نفس اور عین سے تثنیہ کی تاکید کرنی ہو تو ان کی جمع سے کرینگے : جاء الرجلان انفسهما یا اَعْيُنُهُمَا کہینگے، نَفْسَاهُمَا نہیں کہینگے ؛

مشق نمبر ۱۳۴

عيّنْ فى العبارات الآتية التوكيدَ والمؤكَّدَ واشْكُلْهما وميّزِ التوكيدَ اللفظيَّ من المعنوىّ

(۱) يُثْنِي[1] الناسُ جميعُهم على العاملِ[2] المجِدِّ

(۲) الملكُ كلُّه للّٰه

(۳) كنتَ انتَ الرّقيبَ[3] عليهم

(۴) تَفَقَّدْتُ[4] انا نفسى اشجارَ البستان كلَّها فوجدتها جميعها مُثْمِرَةً[5]

(۵) اَطِعْ والِدَيْكَ كِلَيهما واعْطِفْ[6] على اخوتك جميعهم

---

[1] اَثْنٰى عليه تعریف کرنا۔ یعنی کوشش سے کام کرنے والے کی سب لوگ تعریف کرتے ہیں ؛ [2] نگہبان ؛ ع۔ کام کرنے والا ۔ مزدور ؛ [3] تفقّد (۴) جانچنا۔ تلاشی لینا ؛ [4] مُثْمِرَۃٌ پھلدار ؛ مہ دل لگا کر کام کرنے والا ؛ [5] عَطَفَ (ض۔ علیہ) مہربانی کرنا ؛

(۶) اِیَّاكَ اِیَّاكَ والنَّمِیْمَةَ[1]

(۷) عادالرسولُ عینُه یَتَحَمَّلُ البُشْریٰ

(۸) رکبتُ الزَّورقَ[2] عینَه مع صدیقَیَّ کِلَیهِما

(۹) اَجَلْ، اَجَلْ سَیَلْقَی الجَانِیْ[3] جزاءَه

(۱۰) وَاسَیْتُهُ[4] انا نفسی اکثرَ مِمَّا واساه اَخَوَاهُ اَنْفُسُهُما

(۱۱) حَذَارِ[5] حَذَارِ مِن الاِهْمَالِ[6]

(۱۲) قد قامت الصّلوٰةُ قد قامت الصّلوٰةُ

(۱۳) اِنَّ المعلِّمَ والطبیبَ کلیهِما　لاینصَحان[7] اذا هما لم یُکرَمَا (شعر)

(۱۴) اذا کان ربُّ الدارِ بالدَّفِّ ضارِبًا　فشیمةُ اهلِ الدارِ کُلِّهِم الرَّقصُ (شعر)

من القراٰن

(۱۵) فسجد الملٰئکةُ کُلُّهم اجمعون اِلّا ابلیسَ۔ اَبٰی اَنْ یکونَ مع الساجدین (۱۶) کَلَّا [بےشک] اذا دُکَّتِ الارضُ دَکًّا دَکًّا وجاء ربُّك والْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا (۱۷) وما تُقَدِّمُوا لِاَنْفسکم من خیرٍ تجدوه عند الله هو خیرا واَعْظَمَ اجرًا (۱۸) فلمّا توَفَّیتَنی کُنتَ انتَ الرَّقیبَ[8] علیهم۔

[1] نمیمة چغلی ۔ [2] کشتی ۔ [3] مجرم، گناہگار ۔ [4] وَاسٰی (۳) غمخواری کرنا ۔ [5] حَذَارِ (اسم الفعل ہے) بچ، دور رہ ۔ [6] وقت ضائع کرنا ۔ [7] نَصَحَ (ف) خیرخواہی کرنا، نصیحت کرنا ۔ [8] نگہبان ۔ ع خوشخبری اٹھائے ہوئے یعنی لئے ہوئے ۔

مشق نمبر ۱۳۵

ضع فی کلّ مکان خالٍ توکیدا معنویّا مُناسبًا

(۱) بِعتُ ثمر البستان ...　　(۴) اخوك ... هو الذی نَقَلَ الخبرَ

(۲) ابوه واخوه ... یعطفان علیه　　(۵) العقلاءُ ... یکرهُون الشِقاق

(۳) احفظ عینیك ... من وَهَجِ[1] الشمس　　(۶) زارنا المدیر ...

ضع فی کلّ مکانٍ خالٍ مؤکّدا مناسبًا

(۱) ... انفسهم لا یُحبّونه　　(۵) ... الصدقَ یا فتیٰ

(۲) ... کُلُّها نظیفة　　(۶) اَحْسِن الی ... کِلَیهِما

(۳) ... لا اُفْشِیْ[2] سِرّ الصّدیق　　(۷) عَاوَدَ[3] المریضَ ... عینُه

(۴) ... کِلتاهُما مُلوّثتان بالمداد　　(۸) نُثْنِی ... انفُسنا علی المجد

کوِّن جُملاً تجیءُ فیها الالفاظ الاٰتیة مؤکّدةً توکیدًا معنویا بِحَیْثُ[4] تقعُ الالفاظ مرّةً مرفوعةً ومرّةً منصُوبةً ومرّةً مجرُورةً

الحاکم　المسافرون　البُسُطُ[5] الشرقیّة　الفتاة المُهذّبة

الجوادان　الشجرتان　الرجال الموسرون　القاضی

صُغْ[6] من الجُملة «لا ینجحُ الکَسْلانُ» اربعةَ امثلة لتوکید الاسم والفعل والحرف والجُملةِ توکیدا لفظیّا

---

[1] تیز چمک ۔ [2] اَفْشیٰ (ا) ظاہر کرنا ۔ [3] عَاوَدَ بیمار کی خبر لینا ۔ [4] بِحَیْثُ اس طرح کہ ۔
[5] بُسُط جمع ہے بِساط (= فرش) کی ۔ [6] صَاغَ (ن) گھڑنا۔ بنانا۔ صُغْ یعنی بنا لے گھڑ لے ۔

مشق نمبر ۱۳۶

اَكِّدْ ما فی الجمل الاٰتیة من الضمائر المتصلة البارزة او المستترة توکیدًا لفظیًا[1]

(۱) اکتبوا .... (۵) رَتِّبْنَ ... المائدة

(۲) اِذهبا ... الی البستان (۶) اَتَتْنَا ... الاَخْبَارُ

(۳) من اَنبأکم ... بهٰذا؟ (۷) لَمْ یُسَلِّمْ علیه ... احدٌ

(۴) سَاُسافر ... الی لُبْنَانَ (۸) دَعْ ... المزاحَ

مشق نمبر ۱۳۷

اَكِّدْ ضمائرَ الرفعِ المتصلةَ البارزة والمستَتِرَةَ توکیدًا معنویًّا بالنفس والعین

(۱) اِجلِسْ ... حیث اَجلِسُ (۵) اشتریت ... اثاث المنزل

(۲) عُوْدُوا[2] ... المریضَ (۶) اسرجا .... الخیل

(۳) تعودی .... الحِلْمَ (۷) خرج محمد وعاد ... بعد ساعة

(۴) اُدْرُسْنَ ... التدبیرَ المنزلیَّ (۸) هل سمعتم ... هٰذه القصة

مشق نمبر ۱۳۸

(۱) کَوِّنْ ثلاث جمل یجیئ فیها المثنّٰی مؤکّدًا بِکِلا او کِلْتا بحیث یکون فی الاولٰی مرفوعًا وفی الثانیة منصوبًا وفی الثالثة مجرورًا۔

---

[1] ذیل کے جملوں میں جو ضمائر متصلہ بارزہ یا ضمائر مستترہ ہیں ان کو تاکید لفظی سے مؤکد کردو۔ [2] عَادَ یَعُوْدُ عیادت کرنا، لوٹنا۔

(۲) كوِّنْ ثلاثَ جُملٍ تَشْتَمِلُ كُلٌّ منها على توكيدٍ بالنفس او العينِ، ويكون المؤكَّدُ فى الأولى جمعَ مذكرٍ سالمًا، وفى الثانيةِ جمعَ مؤنثٍ سالمًا، وفى الثالثة جمعَ تكسيرٍ +

(۳) كوِّنْ ثلاثَ جملٍ تشتمل كلٌّ منها على توكيدٍ بكُلٍّ او جميع، ويكون المؤكَّدُ فى الأولى مفردًا وفى الثانية الجمعَ المذكرَ السالمَ وفى الثالثةِ الجمعَ المؤنثَ السالمَ +

(۴) كوِّنْ أربعَ جملٍ تشتمل كلٌّ منها على ضميرِ رفعٍ مؤكَّدٍ بالنفس او العين ويكون الضمير فى الأُولَيَيْنِ متصلًا، و فى الأخيرتَيْنِ مُسْتَتِرًا +

مشق نمبر ۱۳۹

أَعْرِبْ[1] الجُمَلَ الآتية

(۱) نَظُفَتْ يداه كِلْتَاهُمَا (۲) هل زارك انت احدٌ اليومَ؟

(نَظُفَتْ) نَظُفَ فعلٌ ماضٍ مَبْنِيٌّ على الفتح۔ والتاء علامة التأنيث

(يَدَاهُ) يَدَا فاعلٌ مرفوعٌ بِالألِف لانّه مثنًّى، وهو مضافٌ والضمير مضاف اليه مَبْنِيٌّ على الضّم، فى محلّ جرّ

(كِلْتَاهُمَا) كِلْتَا توكيدٌ للمثنّى قبلَه، مرفوعٌ بالالف وهو مضافٌ، والضمير بعدَه مضاف اليه، مبنيّ على الالف، فى محلّ جرّ +

---

[1] أَعْرِبْ اعراب بیان کرنا یعنی تحلیل کرنا +

تنبیہ ۳۔ عربی میں زیادہ تر اسی طریق سے جملوں کی تحلیل کیا کرتے ہیں

(هَلْ) حرفُ اِستفهامٍ مبنيٌّ على السكون

(زَارَ) فعلٌ ماضٍ مبنيٌّ على الفتح

(كَ) ضميرٌ منصوبٌ متصلٌ مبنيٌّ على الفتح منصوب محلًّا لانّه مفعولٌ به

(اَنْتَ) ضميرٌ مرفوعٌ منفصلٌ مبني على الفتح منصوب محلًّا لانّه توكيدٌ تابعٌ للضمير المنصوب

(اَحَدٌ) فاعلُ زَارَ، مرفوع

(اليوم) ظرفُ زمانٍ منصوبٌ لانّه مفعولٌ فيه لِفعلِ "زَارَ"

اَلدَّرْسُ السَّبْعُوْنَ

(۳) البَدَلُ

۱۔ بدل ایک تابع ہے جو جملہ میں درحقیقت وہی مقصود بالذات ہوتا ہے اس کا متبوع (مُبْدَل مِنْه) تو صرف تمہید کے طور پر بولا جاتا ہے۔ اس کی چار قسمیں ہیں (۱) بَدَلُ الكُلِّ (۲) بَدَلُ البَعْضِ (۳) بَدَلُ الاِشْتِمالِ (۴) اور بدل الغَلَطِ۔ ذیل میں ہر ایک کی مثالیں پڑھو اور غور کرو :۔

(۱) بَدَلُ الكُلِّ	(۲) بَدَلُ البَعْضِ
۱) قالَ الامامُ عَلِیٌّ	۱) قُطِعَتِ الشجرةُ فروعُها
۲) عاملتُ التاجرَ خليلاً	۲) قَضَيْتُ الدَّيْنَ[1] ثُلُثَهُ
۳) هٰذا كتابُ اخيكَ حُسَيْنٍ	۳) نظرتُ الى السفينةِ شِرَاعِها[2]

(۳) بَدَلُ الاشْتِمالِ	(۴) بَدَلُ الغَلَطِ
۱) تَضَوَّعَ[3] البستانُ اَرِيجُهُ[4]	۱) قدمَ الاميرُ الوزيرُ
۲) سمعتُ الشاعِرَ اِنْشادَهُ[5]	۲) اَعْطِ السائلَ رغيفاً دِرْهَماً
۳) عجبتُ من خالدٍ شجاعتِهِ	۳) اشتريتُ الكتابَ بِرِبْعِ قِرْشٍ رِيالاتٍ[6]

۲۔ مذکورہ تمام مثالوں میں تم یہ ایک بات مشترک پاؤ گے کہ ہر جملے میں پہلا اسم مقصود بالذات نہیں بلکہ دوسرا ہے جسے بدل کہا جاتا ہے۔ دیکھو سب سے پہلی مثال میں اگر صرف قال الامام کہا جائے تو متکلم کا مقصد سمجھ میں نہیں آئیگا۔ البتہ اگر قال علیؓ کہا جائے تو اصل مقصد سمجھ میں آسکتا ہے۔ الامام کہنے سے فائدہ یہ ہوا کہ اصل مقصد سمجھنے سے پہلے ہی مخاطب اس کے سمجھنے کے لئے آمادہ ہو جاتا ہے۔

بقیہ تمام مثالوں میں غور کرنے سے یہ بات تمھاری سمجھ میں آسکتی ہے۔ البتہ بدل الغلط میں متبوع کو تمہید کے طور پر عمداً نہیں کہا جاتا ہے بلکہ غلطی سے وہ زبان پر آجاتا ہے۔ تصحیح کے لئے اس کا بدل بولا جاتا

[1] دَیْن قرض ۔ [2] بادبان ۔ [3] مہک گیا ۔ [4] خوشبو ۔ [5] شعر سنانا ۔ [6] ترکی کا چاندی کا بڑا سکہ ہے جو تقریباً ڈھائی روپے کے برابر ہوتا ہے ۔

ہے۔جیسا کہ ابھی سمجھو گے۔

۳۔ اچھا اب چاروں قسم کی مثالوں کے فرق کو جانچو پہلے بدل الکلّ کی مثالوں میں غور کرو۔معلوم ہوگا کہ ان میں تابع عین متبوع ہے۔ یعنی علی اُسی کو کہا گیا ہے جسے الامام کہا گیا ہے۔اسی طرح خلیل کُلّیۃً وہی ہے جسے التاجر کہا گیا ہے۔ اخیك وہی ہے جسے حُسَین کہا گیا ہے پس یہ کُل کا بدل کُل سے ہے اس لئے اسے بَدْل الکُل[1] کہتے ہیں۔

بَدَل البعض کی مثالوں میں غور کرو گے تو معلوم ہوگا کہ ان میں بدل اپنے مُبْدَل مِنْہ کا ایک جُزو ہے کُل نہیں ہے۔ دیکھو پہلی مثال میں فروع شَجَرۃ کا ایک جُزو ہے۔لہٰذا ایسے بدل کو بدل البعض کہا جاتا ہے۔

بدل الاشتمال کی مثالیں دیکھو۔معلوم ہوگا کہ بدل اپنے مبدل منہ کا نہ کُل ہے نہ جُزو، بلکہ اس سے تعلق رکھنے والی ایک چیز ہے۔دیکھو تَضَوَّعَ البستانُ اَرِیجُہ (باغ مہک اُٹھا یعنی اس کی خوشبو) اصل مقصد تو یہ ہے کہ باغ کے پھولوں کی خوشبو مہک اُٹھی، جو باغ کا کُل ہے نہ جُزو بلکہ ایک تعلق اور شمولیت رکھنے والی چیز ہے۔ باغ کی زمین تو کوئی مہکنے والی چیز نہیں ہے، بطور تمہید کے باغ کا نام لے لیا۔پس ایسے بدل کو بدل الاشتمال کہنا چاہئے۔

[1] اس کو بدل مطابق بھی کہتے ہیں۔

بَدَل الغَلَط کی مثالیں پڑھ کر سمجھ سکتے ہو کہ پہلا اسم (مبدل منه) غلطی سے مُنہ سے نکل گیا ہے، بدل سے وہ غلطی دور کر دی جاتی ہے: قدم الامیرُ الوزیرُ میں الامیر غلطی سے نکل گیا ہے، مقصد تو قدم الوزیر کہنا تھا۔ اس لئے ایسے بدل کو بدل الغلط کہا جاتا ہے +

۴ - بدل البعض اور بدل الاشتمال کے ساتھ ایک ضمیر ہونی چاہئے جو متبوع کی طرف عائد ہو۔ جیسا کہ گذشتہ مثالوں سے تم سمجھ سکتے ہو +

۵ - بدل کبھی نکرہ ہوتا ہے اور مبدل منه معرفه، اسی طرح اس کے برعکس بھی +

۶ - مبدل منه معرفه ہو اور بدل نکرہ تو بدل کے ساتھ اس کی کوئی صفة بھی ہونی چاہئے: لَنَسْفَعًا (= لَنَسْفَعَنْ۔ دیکھو سبق ۲، تنبیهٔ [۲]) بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ [۱]۔ اس مثال میں پہلا النّاصية مبدل منه ہے اور دوسرا بدل جو نکرہ موصوفه ہے +

مشق نمبر ۱۴۰

مَيِّزِ البدلَ والمبدلَ منه وعَيِّنْ نوعَ البدل فی کلِّ جملة اٰتیةٍ

(۱) كانت أُمّ المؤمنين عائشةُ رضی الله عنها حُجّةً فی رِوایة الحدیث

(۲) كان ابوحامدٍ الغزالیُّ من اکبر رجال الدّین فی القرن الخامسِ

[۱] ہم ضرور (اس کو) پیشانی کے بل کھینچیں گے وہ پیشانی جو جھوٹی گنہگار ہے +

من الهجرة

(۳) تهدّم البيعةُ منارتُه

(۴) ذهب السّيّاح[1] اكثرُهم لزيارة وادى الملوك مقابرِه

(۵) اعجبتنا المدينةُ اَبْنِيَتُها وسرّتنا الشوارعُ نظافتُها

(۶) تمزّقَ الكتابُ غِلافُه

(۷) قطعنا الكَرْمَ[2] عِنَبَه واغلقنا البستانَ بابَه -

من القراٰن

(۱) اِهدنا الصّراط المستقيمَ صراط الذين انعمت عليهم

(۲) اِنّ المتّقين في مقامٍ امينٍ في جنّاتٍ وعيونٍ (۳) واقيموا الصلٰوة ولا تكونوا من المشركين من الّذين فرّقوا دينَهم وكانوا شِيَعًا[3] (۴) اِلّا مَنْ تاب وٰامَنَ وعمل صالحًا فاولٰئك يدخلون الجنّةَ ولا يُظلمون شيئًا جنّاتِ عدْنٍ[4] اِلّتي وعد الرحمٰنُ عبادَه بالغيب (۵) جزاءً من ربّك عطاءً حسابًا ربِّ السّمٰوات والارض وما بينهما الرحمٰنِ ٭

---

[1] جمع ہے سَائِحٌ کی ۔ [2] کَرْمٌ انگور کا درخت ۔ [3] شِيَعٌ جمع ہے شِيْعَةٌ کی یعنی فرقہ فرقہ ۔ [4] ہمیشگی کے باغات ۔

مشق نمبر ۱۴۱

ضع بدلا مناسبا فی الاماکن الخالیة من الجمل الآتیة

(۱) بِعْتُ الشجرةَ	(۵) نفعنا الواعظ ....
(۲) أَنْعَشَتْنا[1] القريةُ	(٦) تَمَتَّعْتُ بالبستان ....
(۳) شَجَانا[2] البُلْبُلُ ....[9]	(۷) تلَألَأَتِ[3] السماء ....
(۴) أَعْجَبَنا البحرُ	(۸) لَقِيْتُ الشَّيْخَ

مشق نمبر ۱۴۲

ضع مُبْدَلًا منه مُلَائِمًا[4] فی الاماکن الخالیة من الجمل الآتیة

(۱) جَفَّ[5] .... مداده	(٦) أَعْجَبَنِي .... فَيَضَانُه[6]
(۲) جفّت .... مدادها	(۷) إِتَّسَعَتْ .... شوارعها
(۳) خرج .... اكثرهم	(۸) سرّتْنی .... صفاؤُها
(۴) قطعتُ .... فُروعَها	(۹) ضَعُفَ .... نورُهٗ
(۵) نفعني .... نُصْحُه	(۱۰) مشيتُ .... نصفه

---

[1] أَنْعَشَ (۱) تازگی پہنچانا ۔ [2] شَجَا يَشْجُوْ خوش کرنا۔ غمگین کرنا ۔ [3] چمکنا ۔ [4] مناسب ۔ [5] خشک ہوجانا ۔ [6] فَيَضَانٌ مصدر ہے فَاضَ کا یعنی بھر کر بہنے لگنا ۔ [9] تغرید بلبل کا گانا

مشق نمبر ۱۴۳

کَوِّن جُملاً تشتمل کُلُّ واحدٍ منها علیٰ بدلٍ و مُبدلٍ منہ یُختاران من الکلمات الآتیة مع مُراعاة المناسبة فی الاختیار

الشُّبَّاکُ النَّخلة الخادمُ الصِّدِّیق اَمانته بَلَحُها[1]
رِیشُہٗ النَّمِرُ[2] الثَّعلَبُ الإمام جَراءتُهٗ ابوحنیفة
جِلْدُہٗ الطائر ابُوبکرٍ زُجاجُہٗ

مشق نمبر ۱۴۴

(۱) اِیتِ[ع] بثلاثة امثلة لِبدل الکلّ بحیث یکون مرّة مرفوعاً ومرّة منصوباً ومرّة مجروراً۔ وھٰکذا بدل البعض والاشتمال

(۲) اَعْرِب الجُملة التالیة[3]

سَطَعَ الْقَمَرُ نُوْرُہٗ

(سَطَعَ)۔ فعلٌ ماضٍ، مبنیٌّ علی الفتح

(القمر)۔ فاعلٌ مرفوعٌ بالضّمّة الظاھرة

(نورہ)۔ نور بَدَلُ اِشتمالٍ من القمر، مَرفوع بالضمّة الظاھرة لکونِ المبدل منه مرفوعًا وھو مضاف، والھاء ضمیر مضاف الیه، مبنیٌّ علی الضم، فی محلّ جرٍّ۔

---

[1] بَلَحٌ نیم پختہ کھجور۔ [2] نَمِرٌ (ج اَنْمَارٌ) چیتا۔ [3] التَّالِیْ نیچے آنے والا۔

[ع] اَتٰی (یَاْتِیْ) آنا۔ اَتٰی بہٖ لانا۔ اِیتِ امر ہے۔ اِیتِ بہٖ لاؤ۔

الدَّرْسُ الحَادِي وَالسَّبْعُوْنَ

(۴) المعطوف

۱۔ چوتھا تابع معطوف ہے، جس کے ماقبل حروف عاطفہ میں سے کوئی ایک حرف لایا گیا ہو۔ اس کے متبوع کو معطوف علیہ کہا جاتا ہے۔

تنبیہ ۱۔ حروف عاطفہ اور اُن کے معانی کا بیان مفصل طور پر سبق (۱۰-۵۰) میں لکھا جا چکا ہے۔ اسے دوبارہ ضرور دیکھ لو۔

۲۔ دیگر توابع کی مانند معطوف بھی اعراب میں اپنے متبوع کا تابع رہتا ہے۔

۳۔ عطف اسم کا اسم پر، فعل کا فعل پر اور جملہ کا جملہ پر ہو سکتا ہے۔

(۱) نَضِجَ الخَوْخُ وَالعِنَبُ
(۲) اکلتُ الخَوخَ والعنبَ
(۳) هٰذِهِ اشجارُ الخَوخِ والعِنَبِ
(۴) تَرْعُدُ السماءُ وتَبْرُقُ

(۵) يخافُ الاطفالُ مِنْ أَنْ تَرْعِدَ السماءُ وتُبرقَ
(۶) إِنْ تَرْعِدِ السماءُ وتُبْرِقْ فَلَنْ نَخْرُجَ

دیکھو پہلی تین مثالوں میں اسم کا عطف اسم پر تینوں حالتوں (رفعی، نصبی و جری) میں بتلایا گیا ہے۔ دوسری تین مثالوں میں فعل کا عطف فعل پر

[1] نَضِجَ (س) پھل پک جانا۔ [2] خَوْخ آڑو۔ [3] أَرْعَدَ گرجنا۔ [4] أَبْرَقَ بجلی کا چمکنا۔

تینوں حالتوں (رفعی، نصبی وجزمی) میں بتلایا گیا ہے۔ جملہ کا عطف جملہ پر انہی تینوں مثالوں میں بتلایا گیا ہے کیونکہ فعل اپنے فاعل سے مِل کر جملہ بن جاتا ہے +

۴۔ ضمیر مرفوع متصل پر عطف کرنا ہو تو پہلے ضمیر مرفوع منفصل سے اس کی تاکید کرلینی چاہئے: نَجَوْتُمْ انتم وَمَنْ مَعَکُمْ۔ یاٰدمُ[1] اُسْکُنْ انتَ وزوجُكَ الجنّةَ۔ دوسری مثال میں معطوف علیہ ضمیر مرفوع متصل اُسْکُنْ کے اندر مُسْتَتِر ہے +

تنبیہ ۲۔ ایسی ترکیبوں میں اگر ضمیر منفصل سے تاکید نہ کی جائے تو وہاں واو عطف نہیں سمجھا جائیگا بلکہ اسے واو معیۃ سمجھا جائیگا اور اس کے بعد اسم کو نصب پڑھا جائیگا: اُسْکُنْ وزوجَكَ الجنّةَ (تو اپنی بیوی سمیت جنّت میں سکونت اختیار کرلے)

۵۔ ضمیر مجرور پر عطف کرنا ہو تو معطوف پر اسی حرف جر کا اعادہ عموماً ضروری سمجھا جاتا ہے: صَلُّوا علیہ وعلیٰ اٰلِہٖ کہا جاتا ہے صلّوا علیہ واٰلہٖ نہیں کہتے۔ البتہ اشعار میں کبھی حرف جر کے اعادہ سے درگذر ہوسکتا ہے۔ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ کی یہ رباعی مشہور ہے:-

بَلَغَ العُلٰی[2] بِکَمَالِہٖ + کَشَفَ الدُّجٰی[3] بِجَمَالِہٖ

---

[1] اے آدم تو اور تیری بیوی باغ (جنّت) میں رہا کرو۔ [2] بلندی۔ [3] دُجی جمع ہے دُجیۃ کی۔ اندھیرا۔

حَسُنَتْ جمیعُ خِصالِہٖ ✦ صَلُّوا علیہ واٰلِہٖ

تنبیہ ۳۔ ایک بار حرف جر دُہرانے کے بعد پھر اور عطف ہو تو اس کو ہر بار دُہرانے کی ضرورت نہیں: صَلُّوا علَیہ وعلٰی اٰلِہٖ واصحابہٖ واتباعہٖ وغیرہ ✦

تنبیہ ۴۔ اسم ظاہر پر عطف ہو تو حرف جر کا اعادہ ضروری نہیں: صلوا علٰی محمّد واٰلِہٖ واصحابہ ✦

۶۔ اکثر نحویوں نے ایک پانچواں تابع "عطف البیان" کو قرار دیا ہے اس میں دوسرا لفظ پہلے کی ذرا تشریح کر دیتا ہے۔ اس میں حروف عاطفہ کا استعمال نہیں ہوتا: عَلِیٌّ زینُ العابدین[1] (علی جو زین العابدین کے نام سے مشہور ہے) الکلیمُ[2] مُوْسٰی، ابوحَفْصٍ[3] عُمَرُ۔ ایسی مثالوں میں دوسرے لفظ کو عطف البیان کہتے ہیں۔ لیکن بعض علماء نحو کے نزدیک ایسی مثالیں بدل الکل میں شامل ہو سکتی ہیں ✦

---

[1] زین العابدین لقب ہے علی بن حسینؓ کا ✦ [2] کلیم لقب ہے موسٰیؑ کا ✦ [3] ابوحفص کنیت ہے خلیفہ عمرؓ کی ✦

مشق نمبر ۱۴۵

بَیِّنِ[1] المَعَانِی المُخْتَلِفَةَ المُسْتَفَادَةَ من اختلاف حروف العطف فی الجُمَل الآتیة

(۱) باع الفلّاحُ الشّعیرَ والقمحَ	(۵) أشعیرًا باع الفلّاحُ أم قمحًا؟
(۲) باع الفلّاحُ الشّعیرَ فالقمحَ	(۶) باع الفلّاحُ الشّعیرَ لا القمحَ
(۳) باع الفلّاحُ الشّعیرَ ثُمَّ القمحَ	(۷) باع الفلّاحُ الشعیرَ بل القمحَ
(۴) باع الفلّاحُ الشعیرَ أو القمحَ	(۸) ما باع الفلّاحُ الشعیرَ لٰکِنِ القمحَ

مشق نمبر ۱۴۶

ضَعْ حَرْفَ عَطْفٍ ملائمًا بَیْنَ کلّ معطوفٍ ومعطوفٍ علیه فی الجُمَل الآتیة

(۱) أتُفّاحًا أکلتَ ... عِنبًا؟	(۶) ما قابلتُهُ ... قابلتُ وکیلَه
(۲) هززنا الشّجرة ... سقط ثمرها	(۷) قدم الجنودُ ... قائدهم
(۳) قرأت الکتاب ... فهمتهُ	(۸) ما قرأ الکتابَ کُلَّه ... بعضه
(۴) کُلِ الفاکهةَ الناضجةَ ... الفِجَّة[2]	(۹) أأنت فعلت هذا ... خادمك؟
(۵) باع عَقَارَه[3] ... مَنْزِلَهُ	(۱۰) قدّمتُ إلیه الطعام ... ما أکله

[1] وہ مختلف معانی بیان کرو جو آنے والے جملوں میں حروفِ عطف کے ہیر پھیر سے سمجھے جاتے ہیں۔ اِسْتَفَادَ (ا۔ ی) سمجھ لینا۔ فائدہ لینا۔ [2] فِجٌّ کچا (پھل)۔ [3] عَقَارٌ (ج عقارات) زمین جائداد مال ومتاع۔

مشق نمبر ۱۴۷

ضَعْ معطوفاً ملائماً بعد كل حرف من حروف العاطفة في الجُمَل الآتية

(۱) بَنَى الأميرُ قصراً او ....

(۲) اشتريتُ حِصاناً ثم ....

(۳) أخاتَماً اشتريتَ ام .... ؟

(۴) ما غرستُ نخلاً لكن ....

(۵) سَألَنِي سُؤالَ الإبل ....

(۶) خرج مَنْ في الدّار حتّى ....

(۷) دخل الامراء ف ....

(۸) طَلَيْنَا[1] ابوابَ المنزل لا ....

مشق نمبر ۱۴۸

ضع معطوفاً عليه في الاماكن الخالية من الجُمَل الآتية

(۱) .... القصيدةَ وأنشدها

(۲) إِستقبلَ الملكَ .... فالعلماءُ

(۳) ما مشيتُ .... بل مِيلَيْنِ

(۴) أ .... تسافر أم بعدَ غدٍ ؟

(۵) أرسلتُ اليه .... ثُمّ رسولاً

(۶) لَبِثْنَا .... او بعضَ يوم

مشق نمبر ۱۴۹

وَسِّطْ[2] حروفَ العطف بالتعاقُب[3] بين لَفْظَى "الابواب" و"الشبابيك" وَانْطِقْ بهما مرفوعين، ثم منصوبين ثم مجرورين في جُمَل مفيدة

---

[1] طَلَى (ض) لیپنا۔ روغن لگانا۔ [2] وَسَّطَ کسی چیز کو دو چیزوں کے درمیان داخل کرنا۔ مناسب [3] تعاقُب (ے۔ مصدر ہے) ایک کے بعد ایک کا آنا۔ پیچھا کرنا۔ [4] غَرَسَ (ض) درخت لگانا۔

الدَّرْسُ الثَّانِي وَالسَّبْعُونَ

المَصْدَرُ وَ اَوزَانُهُ وَعَمَلُهُ

تنبیہ ۱۔ پچھلے اسباق میں صرف اور نحو کے اکثر ابتدائی مسائل لکھے جا چکے ہیں۔ اب آئندہ اسباق میں علم صرف کے بعض باقی ماندہ ضروری مسائل اور کچھ متفرق مسائل لکھے جاتے ہیں۔

تنبیہ ۲۔ اصطلاحِ نحو میں کسی اسم یا فعل کی اعرابی حالت پر اثر ڈالنے کو عمل کہا جاتا ہے۔ اثر ڈالنے والے الفاظ یا معنی کو عامل اور جس پر اثر پڑے اُسے معمول کہتے ہیں عامل زیادہ تر حرف اور فعل ہوتا ہے اسموں میں اسماء مشتقہ اور مصدر کبھی فعل کی مانند فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دے دیتے ہیں۔

۱۔ ثلاثی مجرد (دیکھو درس ۲۰) کے مَصَادر کے اوزان قیاسی نہیں ہیں یعنی ان کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے بلکہ محض سماع پر موقوف ہیں۔ تاہم اِسْتِقْرَاء[1] سے معلوم ہوتا ہے کہ معانی کے لحاظ سے مصدر کے اوزان میں کچھ قیاس بھی چلتا ہے۔ دیکھو اکثر یہ ہوتا ہے کہ:

۱) فِعَالَةٌ کے وزن پر اُن افعال کا مصدر آتا ہے جو صنعت و حرفت کے پیشے پر دلالت کریں، حِيَاكَةٌ[2]، خِيَاطَةٌ[3] (ض)، زِرَاعَةٌ[4] (ف) طِبَابَةٌ[5] وغیرہ، یا منصب پر دلالت کریں: خِلَافَةٌ[6]، اِمَامَةٌ[7]، نِيَابَةٌ[8]، خِطَابَةٌ[9] وغیرہ ۔

۲) فَعَلَانٌ اُن افعال کے لیے آتا ہے جو اضطراب و حرکت پر

---

[1] افراد و جزئیات میں غور و تلاش کرنا [2] حَاكَ يَحُوْكُ بُننا [3] خَاطَ يَخِيْطُ سینا [4] زَرَعَ يَزْرَعُ بونا، کھیتی کرنا [5] طَبَّ يَطِبُّ طبابت کرنا [6] کسی کا جانشین ہونا۔ [7] پیشوا ہونا۔ [8] نَابَ يَنُوْبُ نائب ہونا۔ [9] خَطَبَ يَخْطُبُ خطبہ دینا۔

دلالت کریں: غَلَیَانٌ[۱] (ض) جَرَیَانٌ[۲] (ض)، جَوَلَانٌ[۳] (ن)، خَفَقَانٌ[۴] (ض)۔

۳) فُعْلَۃٌ اُن افعال کے لئے آتا ہے جو رنگ پر دلالت کریں:

حُمْرَۃٌ (سرخ ہونا۔ سرخی)، زُرْقَۃٌ (نیلا ہونا)، خُضْرَۃٌ (سبز ہونا۔ سبزی)۔

تنبیہ ۳۔ لیکن اِن مصادر کے افعال ابواب ثلاثی مجرد سے مستعمل نہیں ہیں بلکہ ثلاثی مزید باب اِفْعَلَّ سے آتے ہیں:

اِحْمَرَّ، اِخْضَرَّ۔

۴) فُعَالٌ بیماری کے لئے آتا ہے: صُدَاعٌ[۵]، زُکَامٌ[۶]، دُوَارٌ[۷]۔

تنبیہ ۴۔ مذکورہ تینوں مصادر فعل مجہول سے بنائے گئے ہیں ان کا ماضی صُدِعَ، زُکِمَ، دِیْرَ آتا ہے۔ صاحب صُداع کو مَصْدُوْعٌ اور صاحب زکام کو مَزْکُوْمٌ اور صاحب دُوار کو مَدُوْرٌ کہتے ہیں۔

۵) فِعْلِیْلٰی اور تَفْعَالٌ مبالغہ کے لئے آتے ہیں: دِلِّیْلٰی[۸] از دَلَّ یَدُلُّ، تَجْوَالٌ[۹] از جَالَ یَجُوْلُ، تَذْکَارٌ[۱۰] از ذَکَرَ یَذْکُرُ۔ (پہلا وزن بہت کم مستعمل ہے)۔

اگر فعل مذکورہ معانی میں سے کسی پر دلالت نہ کرے تو اکثر یہ ہوتا

---

[۱] غَلَی یَغْلِیْ جوش مارنا۔ اُبلنا۔ [۲] جَرٰی یَجْرِیْ بہنا۔ دوڑنا۔ [۳] جَالَ یَجُوْلُ گاؤں گاؤں پھرنا۔ [۴] دھڑکنا۔ [۵] دردِ سر ہونا۔ [۶] زکام ہوجانا۔ [۷] چکر آنا۔ [۸] اچھی طرح بتلانا۔ [۹] خوب دوڑ دھوپ کرنا۔ [۱۰] بہت ذکر کرنا۔ بڑی یادگار۔

ہے کہ

۶) فُعُولَۃٌ یا فَعَالَۃٌ اُن افعال کے لئے آتا ہے جن کا ماضی فَعُلَ کے وزن پر ہو: سُہُولَۃٌ[1] (از سَہُلَ یَسْہُلُ)، نَبَاہَۃٌ[2] (از نَبُہَ یَنْبُہُ) +

۷) فَعَلٌ اُن لازم افعال کے لئے جن کا ماضی فَعِلَ کے وزن پر ہو: فَرَحٌ[3] (از فَرِحَ یَفْرَحُ)، عَطَشٌ[4] (از عَطِشَ یَعْطَشُ) وغیرہ +

۸) فُعُولٌ اُن لازم افعال کے لئے جن کا ماضی فَعَلَ کے وزن پر ہو: قُعُودٌ، نُہُوضٌ[5] (از نَہَضَ یَنْہَضُ)، خُرُوجٌ وغیرہ +

۹) فَعْلٌ اُن متعدّی افعال کے لئے ہے جو فَعَلَ یا فَعِلَ کے وزن پر ہوں: غَسْلٌ (ض- دھونا)، اَکْلٌ (ن)، اَمْرٌ (ن)، قَوْلٌ (ن)، فَہْمٌ (س)، سَمْعٌ (س) وغیرہ +

۱۰) فَعُولٌ کے وزن پر صرف تین مصادر پائے جاتے ہیں: طَہُورٌ (ن- پاک ہونا)، قَبُولٌ (س- قبول کرنا)، وَلُوعٌ (س- وَلِعَ یَوْلَعُ)[6] +

تنبیہ ۵- ثلاثی مجرّد کے مصادر کے کُل اوزان بتیس تک پہنچتے ہیں جن میں فَعْلٌ، فُعْلٌ، فُعُولٌ اور فَعَالَۃٌ بہت عام ہیں +

---

[1] نرم ہونا۔ آسان ہونا + [2] ہوشیار رہنا + [3] خوش ہونا + [4] پیاسا ہونا +
[5] کھڑا ہوجانا۔ بیدار رہنا + [6] حریص اور مشتاق ہونا +

اَلْمَصْدَرُ الْمِيمِيُّ

۲ - ہر ایک ثلاثی مجرد سے مصدر میمی عموماً مَفْعَلٌ کے وزن پر بنالیا جاتا ہے: مَخْرَجٌ بمعنی خُرُوجٌ، مَدْخَلٌ بمعنی دُخُولٌ، مَقَالٌ بمعنی قَوْلٌ۔ صرف سات مصدر مَفْعِلٌ کے وزن پر آئے ہیں: اَلْمَرْجِعُ[1] (ض)، اَلْمَرْفِقُ[2] (ن)، اَلْمَجِیْءُ[3]، اَلْمَقِیْلُ[4] (قَالَ یَقِیْلُ)، اَلْمَشِیْبُ[5]، اَلْمَسِیْرُ[6]، اَلْمَصِیْرُ[7]۔

مُعْتَلُّ الفاء (دیکھو درس ۲۶-۳) سے ہمیشہ مَفْعِلٌ ہی آئیگا: مَوْعِدٌ (وَعَدَ یَعِدُ وعدہ کرنا)، مَوْجِلٌ (وَجِلَ یَوْجَلُ ڈرنا)۔

کبھی مَفْعَلٌ اور مَفْعِلٌ کے آخر میں ۃ بڑھا دیتے ہیں: مَرْحَمَةٌ[8] (س)، مَسْئَلَةٌ[9] (ف)، مَقْرَبَةٌ[10] (ك)، مَوْعِدَةٌ (ض)، مَوْعِظَةٌ (وَعَظَ یَعِظُ نصیحت کرنا)۔

تنبیہ ۶ - تمھیں یاد ہوگا کہ مَفْعَلٌ، مَفْعِلٌ اور مَفْعَلَةٌ دراصل اسم ظرف کے اوزان ہیں (دیکھو درس ۲۲-۴)۔

غیر ثلاثی مجرد میں اسم مفعول ہی سے مصدر میمی کا کام لیا جاتا ہے: مُخْرَجٌ بمعنی اِخْرَاجٌ، مُدْخَلٌ بمعنی اِدْخَالٌ، اَلْمُنْتَهٰی بمعنی اِنْتِهَاءٌ۔

مَصَادِرُ غَيْرِ الثُّلَاثِيِّ الْمُجَرَّدِ

۳ - ثلاثی مزید و رباعی مجرد و مزید میں مصادر کے اوزان

---

[1] لوٹنا۔ [2] نرمی کرنا۔ [3] آنا۔ [4] قیلولہ کرنا یعنی دوپہر کے وقت کچھ لیٹ جانا۔ [5] شاب یَشِیْبُ بوڑھا ہونا۔ [6] سیر کرنا۔ [7] لوٹ کر آجانا۔ [8] رحم کرنا۔ [9] سوال کرنا۔ [10] قریبی ہونا۔

قیاسی ہیں (دیکھو درس ۲۵-الف) کی گردانیں۔ البتہ ان کے متعلق اتنا ضرور یاد رکھو کہ

باب۲ (فَعَّلَ) کا مصدر اگرچہ عموماً تفعیل کے وزن پر آتا ہے۔ لیکن کبھی تَفْعِلَةٌ کے وزن پر بھی آتا ہے: بَصَّرَ (بتلانا) سے تَبْصِرَةٌ، ذَكَّرَ (یاد دلانا) سے تَذْكِرَةٌ۔ خصوصاً مہموز اللّام سے اکثر اور معتل اللّام سے ہمیشہ اسی وزن پر مصدر آیا کرتا ہے: هَنَّأَ سے تَهْنِئَةٌ، وَصَّى سے تَوْصِيَةٌ (دیکھو درس ۳۳ تنبیہ ۶) +

اجوف (دیکھو درس ۲۶-۳) سے کبھی تَفْعِلَةٌ نہیں آتا بلکہ تفعیل ہی آئیگا: تَقْوِيمٌ (ٹھیک کرنا)، تَغْيِيرٌ (بدل دینا) +

باب أَفْعَلَ اور اِسْتَفْعَلَ کا مصدر اجوف سے بجائے اِقْوَامٌ اور اِسْتِقْوَامٌ کے اِقَامَةٌ اور اِسْتِقَامَةٌ ہو جاتا ہے (دیکھو درس ۳۱ تنبیہ ۵) +

المصدر المعروف والمجهول

۴ ۔ مصدر لازم تو ہمیشہ معروف ہی رہیگا، مصدر متعدی سے بغیر صیغہ بدلنے کے حسبِ موقع معروف کے معنی بھی لئے جا سکتے ہیں اور مجہول کے بھی قَتْلُ زَيْدٍ سے زید کا قتل کرنا یعنی قاتل ہونا اور زید کا قتل کیا جانا یعنی مقتول ہونا دونوں معنی لئے جا سکتے ہیں۔ قرینہ دیکھ کر

معنی کی تعیین کر لی جاتی ہے۔ مگر زیادہ تر معروف ہی کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔

تنبیہ ۷۔ معروف کو مَبْنِي لِلْفَاعِل (فاعل کے لئے بنایا ہوا) اور مجہول کو مَبْنِي لِلْمَفْعُول (مفعول کے لئے بنایا ہوا) بھی کہا جاتا ہے۔

عَمَلُ الْمَصْدَرِ

۵۔ مصدر اپنے فعل کی طرح فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔ لیکن اکثر وہ اپنے فاعل کی طرف مضاف ہو کر مستعمل ہوتا ہے: سَرَّنِي قِرَاءَةُ رَشِيْدٍ الْقُرْآنَ، کبھی مفعول کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے اس وقت وہ مبنی للمفعول ہوگا: سَرَّنِي قِرَاءَةُ الْقُرْآنِ (مجھے قرآن کا پڑھا جانا اچھا معلوم ہوا)۔ ایسی مثالیں بہت کم ملتی ہیں جن میں مصدر نے فاعل کو رفع دیا ہو: رَأَيْتُ ضَرْبَ الْيَوْمِ زَيْدٌ عَمْرًا (میں نے آج کا زید کا عمرو کو مارنا دیکھا)۔

سلسلة الالفاظ ۵۹

تنبیہ ۸۔ ذیل کے الفاظ میں افعال کی مانند مصادر کے سامنے بھی باب کی طرف اشارہ کرنے کے لئے حروف یا ہندسہ لکھ دئے ہیں۔

إِرْشَادٌ (۱۔ مصدر) راہ بتانا	أَنْتَجَ (۱) نتیجہ دینا
أَصَمَّ (۱) بہرا کر دینا	إِمَاطَةٌ (۱۔ مصدر) ہٹا دینا
أَعْمَى (۱۔ يُعْمِي) اندھا کر دینا	تَذْكَارٌ (مصدر ذَكَرَ يَذْكُرُ کا) ذکر کرنا۔ یادداشت

تَصْدِيَةٌ (۲۔ صَدّٰی کا مصدر ہے) تالی بجانا	مَكَاءٌ (ن مَكَا يَمْكُوْ) منہ سے سیٹی بجانا
تَقْدِيْرٌ (۲) اندازہ مقرر کرنا	اُنْشُوْدَةٌ (ج اَنَاشِيْدُ) گیت۔ گانا
تَمْكِيْنٌ (۲۔ مِنْ کے ساتھ) قادر بنا دینا تَمَكَّنَ (منہ) قبضہ کر لینا۔ یا قادر ہو جانا	خَطَرٌ (ج اَخْطَارٌ) خطرہ
سِقَايَةٌ (ض سَقٰى يَسْقِيْ) پانی پلانا	رَقَبَةٌ (ج رِقَابٌ) گردن
عِمَارَةٌ (ن) تعمیر کرنا	شَوْكٌ (ج اَشْوَاكٌ) کانٹا
فَكٌّ (ن) کھول دینا	عَظْمٌ (ج عِظَامٌ) ہڈی
كَبُرَ (ك۔ عَلٰى کے ساتھ) شاق گذرنا	مَدْرَسَةٌ اَهْلِيَّةٌ قومی مدرسہ
مَسْغَبَةٌ* (ن۔ سَغَبَ يَسْغُبُ) بھوکا ہونا بھوک	مُهَيْمِنٌ محافظ
مَتْرَبَةٌ* (س) فقیر ہونا۔ فقر و فاقہ	مَيْمَنَةٌ (ك يَمُنَ يَيْمُنُ) بابرکت ہونا
مَقْرَبَةٌ* (ك) قریبی ہونا	برکت۔ لشکر میں دائیں طرف کی فوج

مشق نمبر ۱۵۰

تَأَمَّلْ فی المصادر واوزانها وعملها فی الامثلة الآتية

(۱) حُبُّكَ الشيءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ (۲) مُخَالَطَةُ الاشرار من اعظم الاخطار (۳) اِكرام العربِ الضّيفَ معروفٌ فی العالم (۴) احزنني قتلُ حسين بن عليٍّ [رضي الله عنهما] في كربلاءَ مظلوما (۵) سِرْتُ الى المدرسة الاهليّة فسرّني اِلقاءُ التّلاميذِ اُنْشُوْدَةً وطنيّةً بنغمةٍ لطيفةٍ (۶) تكريمُ الناسِ العلماءَ

* یہ تینوں الفاظ مصدر میمی ہیں۔ ان میں میم زائدہ ہے۔

واتباعهم اياهم فى الحسنات موجب لارتقاء الأمة ومنتج سعادة الوطن (۷) بُنِيَ الاسلام على خمسٍ شهادةِ ان لا اله الا الله وانّ محمدا عبده ورسوله واقام الصلوٰة وايتاءِ الزكوٰة والحجّ وصومِ رمضان (۸) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تبسّمك في وجه اخيك صدقة وامرك بالمعروف صدقة ونهيك عن المنكر صدقة ونصرك الرجلَ الرّديءَ البصرِ لك صدقة واماطتك الحجرَ والشوكَ والعظمَ عن الطريق لك صدقة (۹) اليس من الجهل بيعُ المسلمين عقارهم بيد اليهود في فلسطين فانّه فى الحقيقة تمكين اليهود من اخراجهم المسلمين من الارض المقدسة التى فيها تذكار الصحابة وشهادةٌ على احترام المسلمين الامكنةَ المقدّسة وحفظهم اياها منذ ثلثة عشر قرنا۔

(۱۰) اِصْبِرْ قليلاً فبعدَ العُسْرِ تَيْسِيرٌ وكُلُّ اَمْرٍ لهُ وقتٌ وتدبيرٌ
وَلِلْمُهَيْمِنِ فى حالاتنا نَظَرٌ وفوقَ تدبيرنا لِلّٰهِ تقديرٌ

مشق من القرآن نمبر ۱۵۱

(۱) ولولا دَفْعُ اللهِ الناسَ بعضهم ببعضٍ لفسدتِ الارضُ

(۲) يا ايها الناس قد جاءتكم موعظةٌ من ربّكم وشفاءٌ لما

لہ بدل ہے خمسٍ سے اس لئے مجرور ہے۔ ٭ ۲ہ اِقامۃٌ سے ۃ حذف کردی گئی ہے۔

فی الصدور وهدًى ورحمةٌ للمؤمنين (۳) يا قومِ إن كان كَبُرَ عليكم مُقَامِي وتذكيري بآيات اللهِ فَعَلَى الله توكّلتُ (۴) اَجَعَلْتم سِقَايَةَ الحاج وعِمَارَةَ المسجد الحرام كَمَنْ آمَنَ بالله واليوم الآخر وجاهد في سبيل الله ؛ لا يَسْتَوُنَ (۵) ماكان صلوتهم عند البيتِ [1] اِلّا مُكَاءً وتَصْدِيَة (۶) ماكان استِغفارُ ابراهيمَ لِاَبِيْهِ اِلّا عن مَوْعِدَةٍ وعدها ايّاه (۷) فكُّ رقبةٍ او اِطْعَامٌ في يومٍ ذي مَسْغَبَةٍ يتيما ذا مَقْرَبَةٍ او مسكينًا ذا مَتْرَبَةٍ ۔ ثم كان من الّذين آمنوا وتَوَاصَوْا بالصّبرِ وتواصوا بالمَرْحَمَةِ ۔ اولٰئك اصحاب الميمنة (۸) غُلِبَت الرّومُ فی ادنی الارض وهم من بعد غَلَبِهِم سَيَغْلِبُوْنَ فی بِضْعِ سِنِيْنَ ؛

[1] یہاں بَیْت سے مراد خانۂ کعبہ ہے ؛

الدَّرسُ الثَّالِثُ وَالسَّبعُونَ

اَسماءُ الصِّفة اور اُن کا عمل

تنبیہ ۱۔ اگرچہ مطلق اسم صفۃ کہنے سے صفۃ مُشَبَّھہ ہی سمجھا جاتا ہے، لیکن دراصل اس میں اسم الفاعل، اسم المفعول، اسم التفضیل اور اسم المبالغۃ بھی شامل ہیں کیونکہ ان میں صفتی معنیٰ موجود ہیں ؛

ثلاثی و غیر ثلاثی سے اسم الفاعل، اسم المفعول، اسم التفضیل اور چند اسم الصفۃ کے اوزان سبق ۲۲ تا ۲۵ میں لکھے جا چکے ہیں۔ بقیہ اسم الصفۃ اور اسم المبالغۃ کے اوزان اس سبق میں آئیں گے۔

۱۔ اسم الفاعل بھی فعل کی مانند فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے بشرطیکہ وہ مُعَرَّف[۱] باللام ہو یا ھمزۂ[۲] استفھام یا مائے[۳] نافیہ کے بعد واقع ہو۔ یا ترکیب میں خبر[۴] یا نعت[۵] واقع ہو : جاءَ السَّابق[۱] حِمارُہٗ فرسًا (= جاء الذی سَبَقَ اویسبِقُ حِمارُہٗ فَرَسًا)، اَشَارِبٌ[۲] زیدٌ ن القَھوۃَ ؟ مَا شَارِبٌ[۳] زیدٌ القھوۃَ۔ حَامِدٌ[۴] شارِبٌ اخوہ القھوۃَ۔ جاءَ[۵] رجلٌ شارِبۃٌ اَخَوَاتُہ القھوۃَ۔ المُقیمانِ[۶] الصَّلوۃَ والمقیماتُ الصَّلوۃَ ھُمُ المُفلحون۔ زیدٌ مُعلِّمٌ اخوہ حامدًا الخیاطۃَ ؛

تنبیہ ۲۔ تم نے درس ۴۲-۶ اور درس ۵۲-۴ میں پڑھا ہے

---

[۱] وہ آیا جس کا گدھا گھوڑے سے آگے بڑھ گیا یا بڑھنے والا ہے۔

کر اسم الفاعل اور اسم المفعول پر اَلْ عموماً الذی (اسم الموصول) کے معنی میں آیا کرتا ہے۔

۲۔ مذکورہ پانچ جملوں میں اسم الفاعل کے بعد پہلا اسم اس کا فاعل ہے اور دوسرا مفعول۔ چھٹی مثال میں تثنیہ و جمع کی ضمیریں جو اسم الفاعل میں مفہوم ہوتی ہیں فاعل ہیں اور صلٰوۃ مفعول ہے۔ آخری مثال میں اسم الفاعل کے دو مفعول ہیں۔

۳۔ اسم الفاعل کا استعمال زیادہ تر اضافۃ کے ساتھ ہوا کرتا ہے، یعنی وہ اپنے مفعول کی طرف مضاف ہوا کرتا ہے۔ خصوصاً اس وقت جبکہ اس سے فعل کا وقوع زمانۂ ماضی میں سمجھا جائے: زیدٌ شاربُ القھوۃِ (زید قہوے کا پینے والا ہے، یعنی پینے کا عادی ہو چکا ہے)، الحمد للّٰہ فاطرِ السمٰوٰتِ والارضِ، محمودٌ قاتلُ الاسدِ۔ اِن تینوں مثالوں میں فعل کا ہو چکنا سمجھا جاتا ہے۔

۴۔ تمھیں معلوم ہے کہ تثنیہ و جمع مذکر سالم کا نونِ اعرابی حالتِ اضافۃ میں گرا دیا جاتا ہے، مگر اسم الفاعل میں ایک اور خاص بات یہ ہے کہ بغیر اضافۃ کے بھی بعض اوقات اس کا نون گرا دیا جاتا ہے:

المقیما الصلٰوۃِ	المقیما الصلٰوۃَ
المقیموا الصلٰوۃِ	المقیموا الصلٰوۃَ

دائیں طرف اسم فاعل مضاف ہے اور بائیں طرف مضاف نہیں ہے کیونکہ اس کا مابعد مفعول ہے اور منصوب ہے +

(۲) اسم المفعول

۵ - ثلاثی مجرد و غیر ثلاثی مجرد سے اسم المفعول کے صیغوں کے اوزان تمہیں سبق ۲۲ اور ۲۵ میں بتلا دیئے گئے ہیں وہاں دیکھ لو +

۶ - اسم المفعول فعل مجہول کا عمل کرتا ہے، یعنی نائب الفاعل کو رفع دیتا ہے اور دو نائب الفاعل ہوں تو دوسرے کو نصب دیتا ہے؛ زَيْدٌ مَسْبُوقٌ فَرَسُهُ (زید کا گھوڑا پچھڑ گیا ہے) خالدٌ مُعَلَّمٌ اَخَوَاهُ الحِيَاكَةَ (زید کے دو بھائی بُننا سکھائے گئے ہیں) +

(۳) الصِّفَةُ المُشَبَّهَةُ

۷ - صفۃ مشبّہہ وہ لفظ ہے جو کسی فعل لازم سے اس لئے مشتق ہو کہ کسی ذات کی کسی صفۃ پر دلالت کرے : حَسَنٌ، جَمِيْلٌ، سَهْلٌ، فَرِحٌ، كَسْلَانٌ +

تنبیہ ۳ - اسم الفاعل اور صفۃ مشبّہہ کے معنی میں فرق یہ ہے کہ اسم الفاعل میں مصدری معنی کا حدوث اور صدور معلوم ہوتا ہے اور صفۃ مشبّہہ میں مصدری معنی کا ثبوت اور لزوم سمجھا جاتا ہے : ضارِبٌ سے سمجھا جاتا ہے ضَرْب کسی فاعل سے سرزد

ہوئی ہے یا ہونے والی ہے، اس کے ساتھ ہر وقت لازم (لپٹی ہوئی) نہیں ہے، اور حَسَنٌ سے سمجھا جاتا ہے کہ حُسْن کی صفۃ کسی کے ساتھ لازم اور ثابت ہے۔ حادث اور صادر نہیں ہوئی ہے +

۸ ۔ صفۃ مشبّھہ کے صیغے مختلف اوزان پر آتے ہیں اور وہ سب سَمَاعی ہیں صرف چند قیاسی ہیں جو حسب ذیل ہیں :۔

(۱) جو مادّے رنگ یا عیب یا حُلیہ پر دلالت کریں ان سے صفۃ کا صیغہ واحد مذکر اَفْعَلُ کے وزن پر اور واحد مؤنث فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے اور دونوں کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے جیسا کہ تم نے سبق ۲۳ میں پڑھ لیا ہے : اَحْمَرُ، حَمْرَاءُ، حُمْرٌ +

تنبیہ ۴۔ اَفْعَلُ کا وزن جب صفۃ مشبّھہ کے لئے آئے تو اسے اَفْعَلُ الصّفۃ کہتے ہیں اور جب تفضیل کے لئے آئے تو اسے اَفْعَلُ التّفضیل کہتے ہیں +

(۲) اہلِ حرفہ (پیشہ وروں) کے لئے زیادہ تر فَعَّالٌ کا وزن استعمال ہوتا ہے : خَیَّاطٌ، نَجَّارٌ، خَبَّازٌ، حَجَّامٌ[1]، بَزَّازٌ[2] وغیرہ +

کبھی اسم جامد سے بھی یہ وزن بنا لیتے ہیں : بَقْلَۃٌ (ساگ) سے بقّال، جَمَل سے جَمَّال (شتربان) +

۹ ۔ غیر ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کا صیغہ صفۃ مشبّھہ کے لئے

[1] پارچہ فروش ۔ کپڑا بیچنے والا + [2] پچھنے لگانے والا ۔ عربی محاورے میں حجامۃ پچھنے لگانے کو کہتے ہیں +

بھی استعمال ہوتا ہے : مُطْمَئِنٌّ (باآرام)، مُسْتَقِيمٌ (سیدھا، مضبوط) ۔

۱۰ ۔ صفۃ مشبہہ کا صیغہ بھی فاعل کو رفع دیتا ہے۔ مگر اکثر اضافۃ کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے : حَسَنٌ وَجْهُهٗ (اچھا ہے اس کا چہرہ) ۔ اس ترکیب میں وجہ فاعل ہے حَسَن کا اور مرفوع ہے۔ حَسَنُ الوَجْهِ (چہرے کا اچھا۔ یعنی اچھے چہرے والا) اس میں صفۃ مشبہہ اپنے فاعل کی طرف مضاف ہے ۔ (بہتر ہے کہ حصۂ دوم میں سبق ۲۳ کو دوبارہ دیکھ لو) ۔

اِن دونوں صورتوں کے علاوہ صفۃ مشبہہ اور اس کے معمول کے استعمال کی کئی اور صورتیں ہیں جو کم مستعمل ہیں۔ بڑی کتابوں میں پڑھ لوگے ۔

(۴) صِيْغَةُ المُبَالَغَةِ

۱۱ ۔ اسم الصفۃ کے جس صیغہ میں مصدری معنی کی زیادتی سمجھی جائے وہ اسم المبالغۃ ہے : عَلَّامٌ (بہت جاننے والا)، جَهُوْلٌ (بڑا جاہل) ۔

تنبیہ ۵ ۔ اگرچہ اسم التفضیل میں بھی مصدری معنی کی زیادتی ہوتی ہے لیکن وہ زیادتی کسی کے مقابلے میں ہوتی ہے (دیکھو درس ۲۴) اور مبالغہ میں مقابلہ نہیں ہوتا ۔

۱۲ ۔ مبالغہ کے تمام اوزان سماعی ہیں، جن میں کثیر الاستعمال یہ ہیں : فَعَّالٌ، فَعَّالَةٌ، فُعَّالٌ، فِعِّيْلٌ : سَفَّاكٌ[1]، عَلَّامَةٌ، كُبَّارٌ[2]، صِدِّيْقٌ[3]

---

[1] بڑا خونریز ۔ [2] بہت بڑا ۔ [3] بڑا سچا ۔

فَعُّولٌ، فُعُّولٌ، فُعَّلٌ : قَیُّومٌ[1]، قُدُّوسٌ[2]، قُلَّبٌ[3]

مِفْعَلٌ، مِفْعَالٌ، مِفْعِیلٌ : مِحْرَبٌ[4]، مِفْضَالٌ[5]، مِنْطِیقٌ[6]

فُعَالٌ، فَاعُولٌ، فُعَلَةٌ : عُجَابٌ[7]، فَارُوقٌ[8]، هُمَزَةٌ[9]

فَعِلٌ، فَعِیلٌ، فَعُولٌ : حَذِرٌ[10]، عَلِیمٌ، حَمُولٌ[11]

۱۳۱ - اوزانِ مبالغہ میں مذکر و مؤنث کا امتیاز نہیں ہوتا۔ بعض صیغوں میں جو ۃ لگی ہے وہ تائے تانیث نہیں ہے بلکہ تائے مبالغہ ہے: عَلَّامَةٌ (بڑا جاننے والا یا جاننے والی) البتہ فَعِیْلٌ اگر فاعل کے لئے ہو تو مؤنث میں ۃ لگائی جاتی ہے: رَجُلٌ نَصِیْرٌ (بڑا مدد کرنے والا مرد) اِمْرَأَةٌ نَصِیْرَةٌ (بڑی مدد کرنے والی ایک عورت)۔ اور اگر فَعِیْلٌ کا صیغہ مفعول کے لئے ہو تو فرق نہ ہوگا: رجلٌ جریحٌ (= مجروح) وامرأةٌ جریحٌ۔ ہاں بعض مثالوں میں موصوف کے موافق بھی ہوتا ہے: اِمرأةٌ حبیبةٌ (اَیْ مَحْبُوْبَةٌ)۔

فَعُوْلٌ اگر مفعول کے لئے ہو تو مؤنث کے لئے ۃ لگائی جائے گی: جَمَلٌ حَمُوْلٌ (بوجھ لادا ہوا اونٹ)، ناقةٌ حَمُوْلَةٌ (بوجھ لادی ہوئی اونٹنی) اور بمعنی فاعل ہو تو فرق نہ ہوگا: رجلٌ بَتُوْلٌ[12] وامرأةٌ بَتُوْلٌ

---

[1] خوب قائم رہنے والا اور قائم رکھنے والا۔ [2] بڑا پاک۔ [3] بڑا اُلٹ پھیر کرنے والا۔ [4] بڑا لڑاکو۔ [5] بڑا فاضل۔ [6] بڑا بولنے والا۔ [7] بہت عجیب۔ [8] خوب فرق کرنے والا۔ [9] بڑا عیب چین۔ [10] خوب چوکنا۔ بہت بچنے والا۔ [11] بڑا بوجھ لادا ہوا۔ [12] دنیا سے بالکل قطع تعلق کرنے والا یا کرنے والی۔

(۵) اَفْعَلُ التَّفضِیل

۱۴۔ افعل التفضیل کی گردان اور اس کے استعمال کے اقسام درس ۲۴ میں بالتفصیل پڑھ چکے ہو۔

افعل التفضیل کا صیغہ عموماً فاعل کے لئے آتا ہے۔ مگر کبھی مفعول کے لئے بھی آجاتا ہے: اَعْذَرُ (بہت معذور) اَشْغَلُ (بہت کام میں لگا ہوا) اَشْهَرُ، اَعْرَفُ (بہت معروف)۔

افعل التفضیل بھی فاعل کو رفع دیتا ہے۔ مگر اسم ظاہر میں اس کا یہ عمل صرف ایک ترکیب میں پایا گیا ہے۔ مَا رَأَیتُ رَجُلاً اَحْسَنَ فی عینه الکُحْلُ منه فی عین زیدٍ[1]۔ اس ترکیب میں کُحل کو رفع لفظ اَحْسَنُ نے دیا ہے۔ الفاظ کے ہیر پھیر سے ایسی بہت سی مثالیں بنائی جاسکتی ہیں۔ مزید تفصیل بڑی کتابوں میں ملیگی۔

(۶) اسم النِّسبة یا الاسم المنسوب

۱۵۔ جس اسم کے آخر میں یائے نسبت لگی ہو اسے اسم منسوب کہتے ہیں: مصریٌّ (مصر والا) عِلْمِیٌّ (علم سے تعلق رکھنے والا)۔

اسم منسوب اگرچہ عموماً اسم جامد ہوتا ہے لیکن یائے نسبة لگا دینے سے اس میں ایک وصفی معنی پیدا ہو جاتے ہیں اس لئے وہ بھی اسم

[1] میں نے کوئی شخص نہیں دیکھا جس کی آنکھ میں سرمہ اس سرمہ سے زیادہ خوبصورت (معلوم ہوتا) ہو جو زید کی آنکھ میں ہے۔ مِنْهُ میں ضمیر کُحْل کی طرف راجع ہے۔

صفۃ کی طرح کسی اسم کی نعت واقع ہوا کرتا ہے یا مبتدا کی خبر: جریدۃٌ یومیۃٌ، ھٰذا الرجل مصریٌّ ۔

۱۶ ۔ اسم منسوب بنانے میں ذیل کی باتوں کا خیال رکھو:۔

(۱) اگر اسم کے آخر میں ۃ لگی ہو تو اسے نکال دیں: مَکَّۃٌ سے مَکِّیٌّ، صِنَاعَۃٌ سے صِنَاعِیٌّ ۔

(۲) لفظ کے درمیان میں جو حروف زائدہ ہوں وہ عموماً حذف کردئے جاتے ہیں: مَدِیْنَۃٌ سے مَدَنِیٌّ ۔

(۳) بعض اسم مقطوع الآخر ہوتے ہیں، نسبت کے وقت ان کا آخر لوٹ آتا ہے: اَبٌ (دراصل اَبَوٌ) سے اَبَوِیٌّ، دَمٌ (دراصل دَمْیٌ) سے دَمَوِیٌّ

(۴) الف مقصورۃ کو ہمیشہ اور الف ممدودہ کو بعض وقت جب وہ زائدہ ہو واو سے بدل دیتے ہیں: عصا سے عَصَوِیٌّ، عِیْسٰی سے عِیْسَوِیٌّ، صَفْرَاءُ سے صَفْرَاوِیٌّ

الف ممدودہ کا ہمزہ اصلی ہو تو قائم رہتا ہے: اِبْتِدَاءٌ سے ابتدائِیٌّ

(۵) اسم النسبۃ کی جمع اکثر سالم ہی ہوتی ہے: مصریُّون، کبھی جمع مکسّر بھی آتی ہے: فَلْسَفِیٌّ سے فلاسِفَۃٌ، مَغْرِبِیّ سے مَغَارِبَۃٌ

۱۷ ۔ ذیل کے اسماء منسوبۃ کو خاص طور پر یاد رکھو:۔

اُمَیَّۃُ[1]	سے	اَمَوِیٌّ یا اُمَوِیٌّ	بَادِیَۃٌ[2]	سے	بَدَوِیٌّ[3]

[1] آنحضرت ؐ کے دادا کے بھائی کا نام ہے جس کی اولاد کو بنو اُمَیَّۃ کہتے ہیں ۔ [2] گاؤں ۔ [3] روزانہ اخبار ۔ [3] دیہاتی۔

حَضْرَمَوْتُ سے حَضْرَمِيٌّ[1]	نَاصِرَةُ[2] سے نَصْرَانِيٌّ
رُوْحٌ ، رُوْحَانِيٌّ	طَبِيْعَةٌ ، طَبِيْعِيٌّ
رَبٌّ ، رَبَّانِيٌّ	رَيٌّ[3] ، رَازِيٌّ
قُرَيْشٌ ، قُرَشِيٌّ	اَلْيَمَنُ ، يَمَانٍ يا اَلْيَمَانِيُّ يا اَلْيَمَنِيُّ

سلسلة الالفاظ نمبر ۶۰

أَخْرَسَ (ا) گونگا بنا دینا
الإِنْجِيل وہ کتاب جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی
أَوَانٌ وقت۔ موقع۔ موسم
أُمِّيٌّ (منسوب ہے اُمٌّ کی طرف) مادرزاد حالت میں اَن پڑھ رہنے والا
بَأْسَا (= بَأْسَاء) خوف۔ تکلیف
تَابَ (يَتُوبُ) توبہ کرنا۔ رجوع ہونا۔ ہونا
تِبْيَانٌ (مصدر ہے بَانَ يَبِيْنُ کا) بیان کرنا
تَمَّ تمام ہونا۔ کامل ہونا
جَذْوَةٌ چنگاری
حُلَّةٌ (ج حُلَلٌ) قیمتی جوڑا لباس
حَمِيْمٌ گہرا دوست۔ گرم پانی
حَنِيْفٌ (ج حُنَفَاءُ) کٹ کر خدا کا ہو جانے والا۔ ثابت قدم
رَجَا (ن۔و) امید کرنا
رِدْءٌ مددگار
زَقُّوْمٌ تھوہر
سَامِرٌ (سمر کا اسم فاعل ہے) رات کو سیر کرنے والا۔ سرایت کرنے والا
شَرِسٌ تند مزاج
شَفِيْرٌ کنارہ ۔ گڑھے کا کنارہ
الصَّخْرُ الأَصَمُّ سخت چٹان
عَارٍ (ج عُرَاةٌ) ننگا
عُجَابٌ بہت انوکھا۔ عجیب و غریب
غَيْثٌ (ج أَغْيَاثٌ) بارش
غَشَمْشَمٌ بہادر۔ اڑیل
فَكِهٌ خوش طبع۔ خوب ہنسنے ہنسانے والا۔

[1] یمن میں ایک شہر ہے + [2] ایک قریہ ہے شام میں + [3] فارس میں ایک شہر ہے +

قَسَا (یَقْسُوْ) دِل کا سخت ہونا	مَغْمُوْرٌ ڈھانکا ہوا۔ ڈوبا ہوا
لُمَزَةٌ (اسم مبالغہ ہے) بڑا عیب چین۔ بڑا بدگو	مَنِیَّةٌ (ج مَنَایَا) موت
لَوْذَعِیٌّ (از لَذَعَ) ذکی۔ تیز فہم	وَكَلٌ عاجز جو اپنے کام آپ نہ کر سکے
لَیِّنٌ (از لَانَ یَلِیْنُ) نرم	هَائِرٌ※ منہدم ہونے والا
مُبِیْنٌ واضح۔ روشن۔ ظاہر کرنے والا	هَدِیَّةٌ (ج هَدَایَا) تحفہ
مُتْرَفٌ آسودہ۔ مست مال و دولت	هَیَّابٌ خوف زدہ۔ بزدل
	یَقْظَةٌ بیداری۔ جاگ جانا

※ تنبیہ۔ هَارٍ اصل میں هَائِرٌ اجوف واوی ہے۔ مقلوب کر کے ناقص بنا دیا گیا ہے۔ جیسے شَائِكٌ (ہتھیار بند) سے شَاكِی السِّلَاحِ کہا جاتا ہے۔

مشق نمبر ۱۵۲

مَیِّزْ اَسْمَاءَ الصِّفَةِ واقسامها وانظر فی اعراب معمولها فی الامثلة الآتیة

(۱) اَلَیْسَ اللّٰهُ بِکَافٍ عَبْدَهٗ ؟ (۲) فَاعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ حُنَفَاءَ (۳) کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ (۴) اِنِّیْ مُرْسِلَةٌ اِلَیْهِمْ بِهَدِیَّةٍ فَنَاظِرَةٌ بِمَ [بما] یَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ (۵) اَئِنَّا [= أَاِنَّا] لَتَارِکُوْا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَجْنُوْنٍ[1] (۶) اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَاحِدًا ؟ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ (۷) فَوَیْلٌ لِلْقَاسِیَةِ[2] قُلُوْبُهُمْ مِنْ ذِکْرِ اللّٰهِ (۸) وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ

[1] مجنون (ج مجانین) دیوانہ۔ [2] قاسیۃ اسم فاعل مؤنث از قَسَا یعنی سنگدل، سخت دل۔

وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صالحًا (۹) اِنَّ فی ذٰلكَ لَاٰیاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ (۱۰) وَاَخِی هٰرُوْنُ هُوَ افصَحُ مِنِّی فَاَرْسِلْهُ مَعِیَ رِدْءًا یُصَدِّقُنِی (۱۱) اِنْ تَرَنِ [= تَرَانِی] انا اقلَّ منك مالًا وولدًا فعسٰی رَبِّی اَنْ یُؤْتِیَنِ خیرًا مِنْ جَنَّتِكَ (۱۲) هو الّذی بعث فی الاُمِّیّٖنَ رسولًا منهم یتلُوْ علیهم اٰیاته وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الكِتٰبَ والحكمةَ وَاِنْ[1] كانوا من قبلُ لفی ضلٰلٍ مبینٍ +

مشق نمبر ۱۵۳

اشعار

خیرُ النَّبِیِّیْنَ الذی نَطَقَتْ بِهِ التَّوْرَاةُ[3] والانجیلُ قبلَ اَوَانِهِ

الْمُنْطِقُ الصَّخرَ الاصمَّ بِكَفِّهِ وَالْمُخْرِسُ[4] البُلَغَاءَ فی تِبْیَانِهِ

والمُخْجِلُ[5] القمرَ المُنیرَ بِتَمِّهِ فی حُسْنِهِ والغیثَ فی اِحْسَانِهِ

+

وَمُكَلِّفُ الاَیَّامِ ضِدَّ طِبَاعِهَا مُتَطَلِّبٌ فی الماءِ جَذْوَةَ نَارٍ

واِذا رَجَوْتَ الْمُسْتَحِیلَ فَاِنَّمَا تَبْنِی الرَّجَاءَ علٰی شَفِیرٍ هَارٍ

فَالعَیْشُ نَوْمٌ وَالمَنِیَّةُ یَقْظَةٌ وَالمَرْءُ بَیْنَهُمَا خَیَالٌ سَارٍ

+

[1] یہ اِنْ مخففہ اِنَّ کا دیکھو سبق ۹ ص ۶۶-۶۷ + [2] دیکھو سبق ۶۲-۶-ج +

[3] توراۃ۔ وہ کتاب جو حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوئی + [4] گونگا کر دینے والا + [5] شرمندہ کرنے والا +

وکن أشد من الصخر الاصم لدی الـ ..... بأسا وأسیرفی الآفاق من مثل

حلو المذاقة، مُرًّا، لیّنا، شرسا صعبا، ذلولا عظیم المکر والحیل

مهذّبا، لوذعیّا، طیّبا، فکها غشمشما، غیر هیّاب ولا وکل

ومن لم تکن حلل التقوی ملابسه عار، وإن کان مغمورا من الحلل

الابیات المذکورة مقتبسة من القصیدة اللامیة فی الحکم لصلاح الدین الصفدیّ المتوفی سنہ ۷٦٤ھ رحمه الله تعالیٰ، ونضیف الیها بعض الابیات من اوّل القصیدة فی ما یأتی

الجدّ[1] فی الجِدّ[2] والحرمان[3] فی الکسل[4] فانصب[5] تُصب[6] عن قریب غایة الامل

واصبر علیٰ کلّ ما یأتی الزمان به صبر الحسام[7] بکفّ الدّارع[8] البطل[9]

وإن بُلیت[10] بشخص لاخلاق[11] له فکن کأنّک لم تسمع ولم یقل

ولا یغرّنّک[12] من تبدو[13] بشاشته[14] منه الیک فإنّ السّمّ[15] فی العسل[16]

وإن اردت نجاحا اوبلوغ مُنی[17] فاکتم[18] امورک من حاف[19] ومنتعل[20]

ا بزرگی ۲ عظمت ۳ کوشش ۴ محرومی ۵ محنت کرنا ۶ تو پہنچ جائے گا۔ اَصَابَ (ا) پہنچ جانا ۷ تلوار ۸ زرہ پوش سپاہی ۹ بہادر ۱۰ بَلا یَبلُو۔ مبتلا کرنا، آزمانا ۱۱ نیک بختی کا حصہ ۱۲ لا یَغُرَّنَّ فعل غائب مؤکد بنون خفیفہ۔ یعنی تجھے ہرگز فریب نہ دینے پائے ۱۳ بَدَا (ن) ظاہر ہونا۔ تبدو فعل مضارع مؤنث غائب ۱۴ ہنس مکھ ہونا ۱۵ زہر ۱۶ شہد ۱۷ آرزو ۱۸ کَتَمَ (ن) چھپانا ۱۹ ننگے پاؤں والا۔ ۲۰ جوتا پہنا ہوا۔

اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ وَالسَّبْعُوْن

اَلْمُثَنّٰى وَالْمَجْمُوْعُ وَالتَّصْغِيْرُ

۱۔ تثنیہ بنانے کا عام طریقہ تم نے سبق ۵ میں سمجھ لیا ہے۔ چند خاص باتیں یہاں اور لکھی جاتی ہیں۔

جو اسماء مقطوع الآخر ہیں تثنیہ کے وقت اُن کا آخری حرف لوٹا لاتے ہیں: اَبٌ سے اَبَوَانِ، اَبَوَیْنِ، اَخٌ سے اَخَوَانِ، اَخَوَیْنِ۔ مگر حرفِ محذوف کے عوض اس اسم میں کوئی حرف شروع میں یا آخر میں بڑھا دیا گیا ہو تو پھر حرفِ محذوف نہیں لوٹایا جائیگا: اِبْنٌ (دراصل بَنْوٌ)، اِسْمٌ (دراصل سِمْوٌ) اور سَنَةٌ (دراصل سَنْوٌ) کا مثنّٰی اِبْنَانِ، اِسْمَانِ اور سَنَتَانِ ہوگا۔

یَدٌ (دراصل یَدْیٌ)، فَمٌ (دراصل فُوْہٌ) سے یَدَانِ اور فَمَانِ آتا ہے۔ حرفِ محذوف ان میں بھی لوٹایا نہیں جاتا۔

الف مقصورہ کو اور الف ممدودہ کے ھمزہ کو اکثر واو سے بدل دیتے ہیں: عَصًا* سے عَصَوَانِ، حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوَانِ، سَمَاءٌ سے سَمَاوَانِ اور سَمَاءَانِ بھی آتا ہے مگر جو الف ی سے بدلا ہوا ہو اس کو تثنیہ میں ی سے بدل دیتے ہیں: فَتًى* سے فَتَیَانِ۔

* عَصًا اور فَتًى پر اَلْ داخل ہو تو اَلْعَصَا اور اَلْفَتٰى پڑھا جاتا ہے۔

اَلْمَجْمُوْعُ (اَلْجَمْعُ)

۲ ۔ تمھیں معلوم ہے کہ جمع کی دو قسمیں ہیں جمع سالم اور جمع مُکَسَّر پھر جمع سالم کی بھی دو قسمیں ہیں مذکّر اور مؤنّث (دیکھو درس ۵-۳) ؛

الجمعُ السّالمُ المذکّر

۳ ۔ جمع سالم مذکر اُن اسماء صفت کی ہوتی ہے جو مذکّر عاقل کی صفۃ یا خبر واقع ہوں : رجالٌ صادقون ۔ غیر اسماء صفت کی جمع مذکر سالم صرف چند الفاظ کی آتی ہے : اَرْضونَ، عالَمونَ، اھلونَ، بَنُون، سِنُوْنَ اور مِئُوْنَ ۔ (یہ جمعیں ہیں اَرْضٌ، عالَمٌ، اَھْلٌ، اِبْنٌ، سَنَةٌ اور مِئَةٌ کی)

مذکّر اعلام (خاص نام) کی جمع بنانی ہو تو جمع سالم ہی بنائینگے : زَیْدُوْنَ وغیرہ ؛

الجمعُ السّالمُ المؤنّث

۴ ۔ جو اسماء صفت عاقلات کی صفۃ یا خبر ہوں اُن کی جمع عموماً سالم مؤنث ہوتی ہے : نِسَاءٌ صالحات ۔ غیر اسماء صفت میں مندرجہ ذیل اسموں کی جمع سالم مؤنث بھی آجاتی ہے :-

(۱) جس اسم کے آخر میں تائے مربوطہ (ۃ) لگی ہو خواہ تأنیث کے لئے ہو خواہ وحدت کے لئے : وَزَّةٌ[1] سے وَزَّاتٌ، تَمْرَةٌ سے تَمَرَاتٌ ۔ مگر اِمْرَءَةٌ، شَاةٌ وغیرہ چند الفاظ سے جمع سالم نہیں آئیگی ۔

[1] وَزٌّ بطخ کی قسم کا ایک آبی پرندہ ہے ۔ وزّۃ میں تائے تانیث ہے اور تمرۃ میں تائے وحدت ہے یعنی ایک کھجور ؛

شَاۃٌ کی جمع شَاءٌ اور شِیَاہٌ، اِمْرَءَۃٌ کی جمع نِسَاءٌ اور نِسْوَۃٌ آتی ہے۔

(۲) مؤنث اَعْلام: مَرْیَمُ سے مَرْیَمَاتٌ۔

(۳) مصادر جو تین حرف سے زائد ہوں: تَعْرِیفَات، اِمْتِیَازَات۔

(۴) جن اسموں کے آخر میں تانیث کے لئے الف مقصورہ یا ممدودہ آیا ہو: حُمّٰی (تپ) کی جمع حُمَّیَاتٌ اور صَحْرَاءٌ کی جمع صحراوات ہوگی۔ اسکی جمع مکسّر صَحَارٰی بھی آتی ہے۔

الجمع المکسّر

۵۔ جمع مکسّر (دیکھو سبق ۵-۳) کی دو قسمیں ہیں (۱) جمع القِلّة (۲) جمع الکَثْرة

جمع قلّة وہ ہے جو دس سے زائد افراد پر نہ بولی جائے اس کے صرف چار اوزان ہیں جو اس شعر میں درج ہیں:۔

جمع قلّة را چہار است اَمْثِلہ اَفْعُل واَفْعَال وفِعْلَة اَفْعِلَة

اَشْهُرٌ، اَقْلَامٌ، غِلْمَةٌ (جمع غلام)، اَرْغِفَةٌ (جمع رَغِيفٌ[۱] روٹی اکی)۔

تنبیہ ا۔ جمع قلّة پر اَلْ داخل ہو یا وہ ایسے لفظ کی طرف مضاف ہو جو کثرت پر دلالت کرے تو دس سے زائد پر بھی بول سکتے ہیں: فیھا ما تَشْتَہِیهِ الْاَنْفُسُ وتَلَذُّ الْاَعْیُنُ۔ اَکْرِمُوا اَوْلَادَکُمْ۔ ان مثالوں میں اَنْفُسٌ، اَعْیُنٌ اور اولاد

---

[۱] اِشْتَھٰی (ے) خواہش کرنا۔ [۲] لَذَّ (یَلَذُّ) لذت پانا۔

کثرت کے لئے ہیں ۔

اگر کسی اسم کی جمع کا ایک ہی وزن ہو تو پھر وہ قلت و کثرت دونوں میں مشترک ہوگا : رِجْلٌ کی جمع اَرْجُلٌ ، فُؤَادٌ (دل) کی جمع اَفْئِدَةٌ ہی آتی ہے ۔

جمع کثرۃ کے اوزان بہت زیادہ ہیں اور وہ اکثر سماعی ہیں صرف ذیل کے اوزان میں قیاس کو دخل ہے :-

(۱) فُعَلٌ جمع ہے فُعْلَةٌ کی : غُرْفَةٌ[1]، اُمَّةٌ ، صُوْرَةٌ کی جمع ہو گی غُرَفٌ ، اُمَمٌ ، صُوَرٌ ۔

(۲) فِعَلٌ جمع ہے فِعْلَةٌ کی : قِطْعَةٌ[1]، مِلَّةٌ[2]، کِلَّةٌ[3] کی جمع ہو گی قِطَعٌ ، مِلَلٌ ، کِلَلٌ ۔

(۳) فُعَلَةٌ کا وزن اسم الفاعل معتل اللام کی جمع کے لئے آتا ہے : رَامٍ ، قَاضٍ ، عَاصٍ[4] کی جمع رُمَاةٌ (دراصل رُمَيَةٌ)، قُضَاةٌ ، عُصَاةٌ ۔

(۴) فَعَالِلُ ۔ ہر ایک رباعی مجرّد اور خماسی مجرّد و مزید کی جمع اسی وزن پر آتی ہے : بُلْبُلٌ ، سَفَرْجَلٌ ، خَنْدَرِيْسٌ[5] کی جمع بَلَابِلُ ، سَفَارِجُ ، خَدَارِيْسُ ۔ خماسی مجرد میں ایک اور مزید میں دو حرف گرا دئے گئے

(۵) فَوَاعِلُ جمع ہے فَوْعَلٌ اور فَاعَلٌ کی : جَوْهَرٌ ، خَاتَمٌ

---

[1] ٹکڑا ۔ [2] دین ۔ [3] مہین پردہ ۔ [4] گناہگار ۔ [5] پرانی شراب ۔

جَوَاهِرُ، خَوَاتِمُ اور جو فَاعِلٌ کا وزن مؤنث کے لئے ہو اس کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے: حَامِلٌ[1]، عَاقِرٌ[2] سے حَوَامِلُ، عَوَاقِرُ +

(۶) فَعَائِلُ جمع ہے فَعِيلَةٌ اور فِعَالَةٌ کی: كَتِيبَةٌ[3]، رِسَالَةٌ سے كَتَائِبُ، رَسَائِلُ +

(۷) أَفَاعِلُ جمع ہے إِفْعَلٌ اور أُفْعُلَةٌ کی: إِصْبَعٌ[4] اور أُنْمُلَةٌ[5] کی جمع ہے أَصَابِعُ اور أَنَامِلُ +

افعل التفضيل کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے: أَكَابِرُ، أَفَاضِلُ جمع ہے أَكْبَرُ اور أَفْضَلُ کی۔ اگرچہ اس کی جمع سالم بھی آتی ہے: أَكْبَرُونَ (دیکھو سبق ۲۴) +

(۸) أَفَاعِيلُ جمع ہے أُفْعُولٌ اور أُفْعُولَةٌ کی: أُسْلُوبٌ سے أَسَالِيبُ، أُرْجُوزَةٌ[6] سے أَرَاجِيزُ +

(۹) فَعَالِيلُ، جس رباعی کا ماقبلِ آخر مدہ زائدہ ہو اس کی جمع اس وزن پر آتی ہے: عُصْفُورٌ، قِرْطَاسٌ سے عَصَافِيرُ، قَرَاطِيسُ +

(۱۰) مَفَاعِلُ کے وزن پر مَفْعَلٌ، مَفْعِلٌ، مِفْعَلٌ، مَفْعَلَةٌ اور مِفْعَلَةٌ کی جمع آتی ہے: مَكْتَبٌ (دفتر)، مَشْرِقٌ، مِبْضَعٌ (نشتر)

[1] حاملہ + [2] بانجھ عورت + [3] چھوٹا سا لشکر + [4] انگلی + [5] انگلی کا پور + [6] چھوٹی بحر کا قصیدہ

مَكْتَبَةٌ (کتب خانہ)، مِكْنَسَةٌ (جھاڑو) سے مَكَاتِبُ، مشارق، مَبَاضِعُ، مَكَانِسُ +

(۱۱) مَفَاعِيلُ جمع ہے مِفْعَالٌ، مِفْعِيلٌ اور مَفْعُوْلٌ کی: مِفْتَاحٌ، مِسْكِيْنٌ اور مَكْتُوْبٌ سے مَفَاتِيْحُ، مَسَاكِيْنُ اور مَكَاتِيْبُ +

اسم التصغير[1]

۶۔ کسی چیز میں چھوٹاپن بتانے کے لئے ثلاثی اسم کو فُعَيْلٌ یا فُعَيْلَةٌ کے وزن پر لے آتے ہیں جسے اسم التصغیر یا الاسم المُصَغَّر کہا جاتا ہے اور اصل لفظ کو مُكَبَّر کہتے ہیں: كَلْبٌ سے كُلَيْبٌ (چھوٹا سا کتا)، كَلْبَةٌ سے كُلَيْبَةٌ، ظِلٌّ سے ظُلَيْلٌ، بَابٌ (دراصل بَوْبٌ) سے بُوَيْبٌ، فَتًى سے فُتَيٌّ، الضُّحٰى سے الضُّحَيَّا۔ ہر ایک مثال میں پہلا اسم مُكَبَّر ہے دوسرا مُصَغَّر +

رباعی (چار حرفی لفظ) سے فُعَيْلِلٌ کا وزن آتا ہے: عَقْرَبٌ سے عُقَيْرِبٌ، عَالِمٌ سے عُوَيْلِمٌ۔

خُماسی میں اگر حرف مَدّہ نہ ہو تو اس کی تصغیر کے لئے بھی یہی وزن لایا جاتا ہے: سَفَرْجَلٌ سے سُفَيْرِجٌ۔ اس میں آخر کا حرف حذف کر دیا گیا ہے۔ اگر اس میں کوئی مدّہ ہو تو فُعَيْلِيْلٌ کے وزن پر آئیگا: سُلْطَانٌ سے سُلَيْطِيْنٌ، مَرْهُوْبٌ (خوفناک) سے مُرَيْهِيْبٌ +

[1] تصغیر یعنی چھوٹا بنانا +

تنبیہ ۲۔ حروفِ عِلّۃ کے ماقبل کی حرکت ان کے مطابق ہو یعنی الف کے ماقبل فتحہ، واو کے ماقبل ضمّہ اور ی کے ماقبل کسرہ ہو تو انہیں مدّہ کہتے ہیں: بَا، بُوْ، بِیْ ورنہ لِین کہا جاتا ہے: بَیْ، بَوْ۔

۷۔ ذیل کے اسماءِ مُصَغَّرہ خاص طور پر یاد رکھو:۔

اَخٌ (دراصل اَخَوٌ) سے اُخَیٌّ	اِبْنٌ (دراصل بَنَوٌ) سے بُنَیٌّ
اُخْتٌ سے اُخَیَّۃٌ	بِنْتٌ یا اِبْنَۃٌ سے بُنَیَّۃٌ
اَبٌ سے اُبَیٌّ	شَیْءٌ سے شُوَیَّۃٌ
ذَاکَ سے ذَیَّاکَ	اَلَّذِیْ اور اَلَّتِیْ سے اَلَّذَیَّا اور اَللُّتَیَّا

سلسلۃ الالفاظ نمبر ۶۱

اَرْصَدَ (۱) تیار کرنا۔ نگہبان بنانا	تِیجَانٌ جمع ہے تاج کی
آسَلٌ (اسم جنس) نیزے	تَمَاثِیْلُ جمع ہے تِمْثَالٌ کی = مورت
اُلیٰ بمعنی اَلَّذِیْنَ جو لوگ	جِفَانٌ جمع ہے جَفْنَۃٌ کی = بڑا لگن
اِنْتَضَلَ (۷) تیر ترکش سے نکالنا۔ تیر پھینکنا	جَوَابٍ (دراصل جَوَابِیْ) جمع ہے جَابِیَۃٌ کی = حوض
بَوَّأَ (۲) جگہ دینا	خَطِّیَّۃٌ وہ نیزے جو مقام خَطّ کے بنے ہوئے ہیں جو بَحْرَیْن کی ایک بندرگاہ ہے۔
بِیْضٌ جمع ہے اَبْیَضُ کی سفید۔ شمشیر آبدار	

ذُبَلٌ اور ذَوابِلُ جمع ہے ذَابِلَۃٌ کی باریک نیزہ

رُمَاۃٌ جمع ہے رَامٍ کی۔ تیر پھینکنے والا

رَاسِیَۃٌ (ج رَاسِیَاتٌ اور رَوَاسٍ) جمی ہوئی۔ گڑی ہوئی

سِتْرٌ (ج اَسْتَارٌ) پردہ

سَرِیْرٌ (ج اَسِرَّۃٌ اور سُرُرٌ) تخت۔ پلنگ

سَہْمٌ (ج اَسْہُم اور سِہَام) تیر

صَارِخٌ چیخنے والا۔ رونے والا

صارِمٌ (ج صَوارِمُ) تیز تلوار

عُدَّۃٌ (ج عُدَدٌ) سامان۔ ذخیرہ

عَدِیْدٌ (ج عَدَائِدُ) قرین ہم قوم متعدد

عَزِیْزٌ (ج اَعِزَّۃٌ) عزت والا۔ غالب

فَارِسٌ (ج فَوارِسُ اور فُرْسَانٌ) گھوڑے سوار

قِدْرٌ (ج قُدُوْرٌ) دیگ

قَصَدَ (ن) ارادہ کرنا۔ (فی کے ساتھ) میانہ روی اختیار کرنا۔ یہی معنی ہیں اِقْتَصَدَ کے

مِحْرَابٌ (ج مَحَارِیْبُ) مکان کے سامنے کا خوبصورت حصہ۔ مسجد میں امام کی جگہ

مُنْعَمٌ تروتازہ۔ نعمت میں پلا ہوا۔

مشق نمبر ۱۵۴ (جمع کی مثالیں)

(۱) ومن اٰیاتہٖ خلقُ السمٰوٰتِ والارض واختلافُ اَلْسِنَتِکُمْ وَاَلْوَانِکم۔ اِنّ فی ذٰلك لَاٰیاتٍ لِلعَالِمین (۲) یَعْمَلُوْنَ لَہٗ ما یشآء من مَحَارِیبَ وتماثِیلَ وجِفانٍ کالجَوَابِ وقُدُوْرٍ رَاسِیاتٍ۔ اِعْمَلُوْا اٰلَ داوٗدَ شُکرا۔ وَقَلِیْلٌ من عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ (۳) قالت [مَلِکَۃُ سَبا] اِنّ المُلُوْكَ اِذا دخلوا قَرْیَۃً اَفْسَدُوھا وَجَعَلُوا اَعِزَّۃَ اَھْلِھَا اَذِلَّۃً (۴) [قال لُقْمَانُ] یابُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْہَ عن المُنْکَرِ وَاصْبِرْ علیٰ ما

اَصَابَكَ - اِنَّ ذٰلِكَ مِن عَزْمِ الامورِ - واقْصِدْ فی مَشْيِكَ واغْضُضْ مِن صَوْتِكَ - اِنَّ اَنكَرَ الاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الحَمِيْرِ (۵) والَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وعَمِلُوا الصّالِحَاتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ من الجنة غُرَفًا تجری من تحتها الانهارُ خٰلدين فيها - نِعْمَ اجرُ العامِلِيْنَ (۶) الطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِيْنَ والطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبَات ٭

مشق نمبر ۱۵۵ اشعار

اَيْنَ العَبِيدُ الاُلٰى ارصد تمم عُدَدًا؟	اَيْنَ العَديدُ واين البِيضُ والاَسَلُ؟
اَيْنَ الفَوارِسُ والغِلمانُ ما صَنَعُوْا؟	اين الصَوارِمُ والخَطِّيَّةُ الذُّبُلُ؟
اين الرُّماةُ الم تُمْنَعْ بِاَسْهُمِهِمْ؟	لَمّا اَتَتْكَ سِهامُ الموت تَنْتَضِلُ
اين الوُجُوهُ الّتی کانت مُنَعَّمَةً؟	من دُوْنِها تُضْرَبُ الاَسْتَارُ والكِلَلُ
ناداهُمْ صارِخٌ من بعدِ ما دُفِنُوا	اَيْنَ الاَسِرَّةُ والتِّيْجانُ والحُلَلُ؟

اسم تصغیر کی مثالیں[عہ]

نُقَيطٌ من مُسَيكٍ فی وُرَيدٍ	خُوَيلُكَ اَمْ وُشَيمٌ فی خُدَيدٍ؟
وذَيّاكَ اللُّوَيمِعُ فی الضُّحَيّا	وُجَيهُكَ ام قُمَيرٌ فی سُعَيدٍ؟
ضُبَيٌّ ام ظُبَيٌّ فی قُبَيٍّ	مُرَيهِيبُ السُّطَيوَةِ كالاُسَيدِ؟

[عہ] یہ تصغیر ہیں ان الفاظ کی :-
نُقْطَةٌ ، مِسْكٌ (مشک)، وَرْد ، خَال (تِل)، وَشْمٌ (نقش ونگار)، خَدٌّ (رخسار)، ذاكَ ، لامِع ، ضُحٰی ، وَجْه ، قمر ، سَعْدٌ (خوش نصیبی۔ یہاں مراد ہے خوش بختی کا دائرہ یا بُرج)، ضَبِیٌّ ، ظَبْیٌ (ہرن)، قَبا (پیرہن)، مرهوب ، سَطْوَة (دبدبہ۔ حملہ)، اسد ٭ لہ سامنے ہوا۔ کمترہ

الدرس الخامس والسبعون

اسماء الافعال وخصوصیّات بعض الافعال والاشعار

۱ - اسماء الافعال وہ الفاظ ہیں جو فعل تو نہیں ہیں۔ لیکن ان میں فعل کے معنی پائے جاتے ہیں۔ وہ سب کے سب مبنی ہوتے ہیں۔

۲ - ان میں سے اکثر تو امر کے معنیٰ میں آتے ہیں اور بعض ماضی کے معنیٰ میں۔ جو امر کے معنی میں آتے ہیں وہ یہ ہیں :-

(۱) تَعَالَ (بمعنی اِیْتِ۔ آ) اس سے امر کی مانند صیغے بھی بنتے ہیں : تَعَالَ، تعالَیا، تعالَوْا، تعالَیْ، تعالَیْنَ : قُلْ یٰاَھْلَ الکتٰبِ تعالَوْا اِلٰی کَلِمَةٍ سواءٍ بَیْنَنَا وبَیْنَکم اَنْ لا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ ؛

(۲) ھَاتِ (بمعنی اَعْطِنِیْ۔ مجھے دے۔ لے آ) اس کی بھی گردان ہوتی ہے : ھَاتِ، ھاتِیَا، ھاتُوْا، ھاتِیْ، ھاتِیْنَ : قُلْ ھاتُوْا بُرھانَکم اِنْ کنتم صادِقِینَ ؛

(۳) ھَا (بمعنی خُذْ۔ لے) اس کی جمع ھاءُم : ھاءُمُ اقْرَءُوْا کِتَابِیَہْ (لو پڑھو میری کتاب یعنی نامۂ اعمال)۔ کبھی کافِ خطاب بڑھا کر صیغے بنالیتے ہیں : ھَاكَ، ھاکُمَا، ھاکُمْ، ھاكِ، ھاکُنَّ ؛

(۴) ھَلُمَّ (آجا۔ چلے چل۔ لے آ)۔ یہ لفظ فعل لازم کے معنی میں بھی

آتا ہے: وَالْقَائِلِيْنَ لِإِخْوَانِهِمْ هَلُمَّ إِلَيْنَا (اور جو اپنے بھائیوں کو کہہ رہے ہیں ہمارے پاس چلے آؤ) اور متعدی بھی آتا ہے: هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمْ (تم اپنے گواہوں یا مددگاروں کو لے آؤ)

هَلُمَّ جَرًّا بہت مستعمل ہے۔ اس کے لفظی معنیٰ ہیں "کھینچتا ہوا چلا چل" مطلب یہ ہے کہ اسی طرح آگے سمجھتے چلے جاؤ۔ جیسے کہتے ہیں علیٰ هٰذا القیاس

تنبیہ ا۔ یہ لفظ لغۃ حجاز میں (جس میں قرآن نازل ہوا ہے) غیر مُتَصَرِّف ہے۔ یعنی واحد، تثنیہ، جمع، مذکر اور مؤنث سب کے لئے اسی صورت میں بلا تصرف مستعمل ہوتا ہے جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے۔ لیکن لغۃ بنی تمیم میں متصرف مانا جاتا ہے اور اس کے صیغے بنائے جاتے ہیں: هَلُمَّ، هَلُمَّا، هَلُمُّوْا، هَلُمِّيْ، هَلْمُمْنَ

(۵) هَيْتَ لَكَ (ہاں آجا): قالت هَيْتَ لك، قال معاذ الله
اس میں مخاطب کے مطابق ضمیرِ خطاب میں تصرف ہوتا ہے: هيت لكما، هَيْتَ لَكُمْ

(۶) عَلَيْكَ (= اَلْزِمْ = اختیار کر): عَلَيْكَ الرِّفْقَ یا عَلَيْكَ بِالرِّفْقِ (نرمی اختیار کر)، عَلَيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ۔ اِس سے مؤنث کے صیغے بھی بنا سکتے ہیں

(۷) عَلَیَّ بِہٖ (= جِئْ بِہٖ عندی = اسے میرے پاس لے آؤ)

(۸) اِلَیْکَ عَنِّی (= تَبَعَّدْ عَنِّی = مجھ سے پرے ہو)

(۹) اِلَیْکَ ھٰذَا (= خُذْ ھٰذَا)

(۱۰) دُوْنَکَ (= خُذْ) : دُوْنَکَ التَّمْرَ (کھجور لے)

(۱۱) حَیَّ، حَیَّھَلَا (= عَجِّلْ، اَقْبِلْ = جلدی کر) حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ

(جلدی دوڑو نماز پر)

(۱۲) رُوَیْدَ، رُوَیْدَکَ (= اَمْھِلْ = ٹھیر جا۔ جانے دے)

(۱۳) بَلْہَ (= دَعْ = چھوڑ دے) بَلْہَ التفکّر فی مالا یَعْنِیْک

(اس چیز میں غور کرنا چھوڑ دے جو تیرے لئے ضروری نہیں ہے)

(۱۴) مَہْ (رُک جا)

(۱۵) صَہْ (خاموش رہ)

(۱۶) اٰمِیْن (= اِسْتَجِبْ = قبول کر)

(۱۷) حَذَارِ (بمعنی اِحْذَرْ = بچ۔ ڈر)، نَزَالِ (بمعنی اِنْزِلْ = نیچے اتر)

اسی طرح فَعَالِ کے وزن پر بہت سے اسماء الافعال آیا کرتے ہیں۔

۳۔ جو اسماء الافعال ماضی کے معنی میں آتے ہیں وہ یہ ہیں :۔

(۱) ھَیْھَاتَ (بمعنی بَعُدَ) ھَیْھَاتَ ھیھاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ

(بعید ہوگیا بعید ہوگیا جس کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے)

(۲) شَتَّانَ (= اِفْتَرَقَ = فرق ہو گیا) شَتَّانَ بَيْنَ الْعَالِمِ وَالْجَاهِلِ (عالم اور جاہل کے درمیان بہت فرق ہے)۔

(۳) سَرْعَانَ (= أَسْرَعَ = جلدی کی) : سَرْعَانَ الشَّيْبُ إِلٰى ذَوِى الْهُمُوْمِ (فکر والوں کے پاس بڑھاپا بہت جلد آ گیا)۔

تنبیہ ۲۔ مذکورہ تینوں الفاظ میں مبالغہ کے معنی بھی شامل ہیں۔

بعض افعال کی خصوصیات

۴۔ مندرجۂ ذیل افعال زیادہ تر فعل مجہول کی صورت میں مستعمل ہوتے ہیں :۔

سُرَّ (وہ خوش ہوا) فهو مَسْرُوْرٌ : سُرِرْتُ بِلِقَائِكَ (میں تیری ملاقات سے خوش ہوا)۔ اس کا معروف سَرَّ (اس نے خوش کیا) بھی مستعمل ہے۔

بُهِتَ (حیران رہ گیا) فهو مَبْهُوْتٌ : بُهِتَ الَّذِىْ كَفَرَ

غُشِىَ عَلَيْهِ (وہ بیہوش ہو گیا) فهو مَغْشِىٌّ عَلَيْهِ

أُعْجِبَ بِهٖ (وہ اسے پسند آیا) فهو مُعْجَبٌ : أُعْجِبَ الرَّشِيْدُ بِكَلَامِ الْأَعْرَابِىِّ (رشید کو دیہاتی کی گفتگو پسند آئی)

أُضْطُرَّ إِلَيْهِ (وہ اس پر مجبور ہوا) فهو مُضْطَرٌّ : فَمَنِ اضْطُرَّ فَلَا عُدْوَانَ[1] عَلَيْهِ (جو شخص مجبور ہو جائے [اور حرام چیز کھا پی لے] تو اس پر کوئی جرم نہیں)

أُغْرِمَ بِهٖ (وہ اس پر شیفتہ ہو گیا) فهو مُغْرَمٌ

أُوْلِعَ بِهٖ (وہ اس پر فریفتہ ہو گیا) فهو مُوْلَعٌ

[1] جرم۔ زیادتی۔

زُکِمَ (اسے زکام ہوگیا) فَھُوَ مَزْکُوْمٌ

صُدِعَ (اسے درد سر ہوگیا) فھو مَصْدُوْعٌ

عُنِیَ بِہٖ (اس نے اس کا اہتمام کیا) فھو عانٍ: عُنِیَ بطبع ھٰذا الکتاب فُلانُ ابنُ فُلانٍ (فلان ابن فلان نے اس کتاب کی طباعت کا اہتمام کیا)

اِتَّخَذَ کو تَخِذَ بھی بولا جاتا ہے: تَخِذْتُكَ صَدِیْقًا (میں نے تجھے دوست بنا لیا ہے)

خَالَ یَخَالُ (خیال کرنا) سے مضارع واحد متکلم اَخَالُ کو اکثر اِخَالُ کہا جاتا ہے: ولا اِخالُ ذٰلِكَ بَعِیْدًا +

سلسلة الالفاظ نمبر ٦٢

اِبْتِسَامٌ (۷) مسکراہٹ۔ مسکرانا	بَلِیْدٌ کند ذہن
اَقْلٰی (۱) عداوت رکھنا	جَاحِدٌ منکر
اَعَادِی اور اَعْدَاء جمع ہے عَدُوٌّ کی دشمن	جَاوَرَ جِوَارًا پڑوسی ہونا
اَغْضٰی یُغْضِیْ اِغْضَاءً چشم پوشی کرنا	حَلَّ (یَحُلُّ) کُھل جانا۔ آسان ہوجانا
اَمْجَدُ (ج اَمَاجِدُ) بہت بزرگ اور شریف	حَرْبٌ لڑائی۔ لڑاکا بہادر
بَاحَ (یَبُوْحُ بَوْحًا) ظاہر کردینا	خَلَاقٌ خیر و برکت سے حصۂ عظیم
بَلٰی (یَبْلُوْ) آزمانا۔ مبتلا کرنا	دُرَّةٌ طوطا (عام بول چال میں)
بَاہٌ قوتِ مردمی	رُقَادٌ نیند

رَاحَ (یَرُوْحُ رَوَاحًا) شام کے وقت آنا جانا۔ شام کرنا۔ جانا
سَدِیْدٌ (ج سِدَادٌ) سیدھا مضبوط
سِلْسِلَةٌ (ج سَلَاسِلُ) زنجیر
شَرَّقَ مشرق کی جانب رُخ کرنا۔ جانا
شَکَا (یَشْکُوْ شَکْوًی وشِکَایَةً۔ الیہ) شکایت کرنا
شَکٰی (یَشْکِیْ) شکایت کرنا
صَبَّ (ن) اُنڈیلنا
صَفَحَ (ف) درگذر کرنا
ضَنَّ (ض وس) بخل کرنا
طَارَدَ (۳) اچانک آجانا۔ حملہ کرنا
عَائِدَةٌ (ج عَوَائِدُ) انعام۔ عطیہ
غَدَا یَغْدُوْ وغُدُوًّا صبح سویرے جانا۔ آنا۔ صبح کرنا۔ جانا
غِرٌّ (ج غُرَرٌ) قوم میں اونچے طبقہ کا شخص
غَرَّبَ مغرب کی جانب رُخ کرنا۔ جانا
غُلٌّ (ج اَغْلَالٌ) قیدی کے گلے کا طوق
فَتَكَ (ن۔ ض) اچانک حملہ کرنا
فَرَّجَ (ن) غم دور کرنا
کَرْبٌ اور کُرْبَةٌ تکلیف۔ بےچینی۔ غم
مُسَالِمٌ صلح کرنے والا
مُصَوَّرَةٌ تصویر
اَلْمَغْنٰی (ج اَلْمَغَانِیْ یا مَغَانٍ) مکان۔ مقام
مَالَ (یَمِیْلُ) مائل ہونا۔ (مَالَ عَنْهُ مُنه) موڑ لینا
مَلَکُوْتٌ عالم بالا۔ عظیم الشان سلطنت
نَبْلٌ (اسم جنس ہے) ایک کو نَبْلَةٌ۔ تیر (ج نِبَالٌ و اَنْبَالٌ)
نَائِبَةٌ (ج نَوَائِبُ) مصیبت۔ آفت
وَجْدٌ جوشِ محبت یا جوشِ مسرت
هَوٰی خواہش۔ عشق
اَلْهَوَی الْعُذْرِیُّ قابلِ عذر عشق۔ جائز محبت

مشق نمبر ۱۵۶

(۱) سارت مُشَرِّقَةً وسرتُ مُغَرِّبًا ✦ شَتَّانَ بین مُشَرِّقٍ ومُغَرِّبِ

(۲) جاورتُ اعدای وجاور ربّهٗ ✦ شَتّانَ بین جوارہ وجواری

(۳) هَيْهَاتَ اَنْ اَقْلاهُ وهو مُسالِمِي ✦ اِنّ الادیبَ الحُرَّ حَرْبُ زمانه

(۴) سَاَلْتُكَ بالهَوَى العُذْرِیّ اَنْ لَا ✦ تَضِنَّ بما يُسَرُّ به جَنَانِی

(۵) فما وَجْدِی تَضاعفَ منه کَرْبِی ✦ وصَيَّرنی حدیثا فی المَغانی

(۶) واِخوانٍ تَخِذْتُهُمْ دُرُوعا ✦ فکانوها ولکن للاعادی

(۷) وکنتُ اِخالُهم نَبْلًا سِدادًا ✦ فکانوها ولکن فی فُؤادی

(۸) هی الدنيا تقول بِمِلْأَ فیها[۱] ✦ حَذَارِ حَذارِ من کیدی وفَتْکِی

(۹) فلا يَغْرُرْكُمْ مِنّی ابتسامٌ ✦ فقولی مُضْحِكٌ والفعلُ مُبْكِی

اسماء الافعال کے متعلق ایک مشقی حکایت

شَكَا بعضُ الشُّيوخ الی طبیبٍ سُوءَ الهضم، فقال له الطبيبُ رُوَيْدَ سُوءَ الهضم فاِنّه من خواصّ الشَّيْخُوخَة، فشکا ضُعْفَ الْبَصَر، فقال له بَلْهَ ضُعْفَ البصر فانّه من خواصّ الشیخوخة۔ فاشتکی له ثِقَلَ السمع فقال هَيهاتَ السّمعُ من الشیوخ، فانّ ضُعفَ السّمع من خواصّ الشیخوخة۔ فاشتکی له قِلّةَ الرُّقاد، فقال شَتّانَ الرُّقادُ والشیوخُ، فانّ قِلّةَ الرقاد

[۱] فی = فَمٌ۔ بِمِلْأَ فیها یعنی اپنا مُنہ بھر کر (پکار کر) ؛

من خواصّ الشیخوخة ۔ فاشتکیٰ له ضُعفَ الباہ ، فقال سَرِعان ضعفُ الباہ الی الشیوخ ، فانّ ضعف الباہ من خواصّ الشیخوخة۔ فقال الشیخ لِاَصحابه دُونَکُمُ الاحمقَ وعلیکم الجاهلَ وهاکُمُ البلیدَ الذی لَافَهمَ له ۔ فانّه لافرقَ بینه وبین الذَّرَّةِ اِلّا بالصورة الانسانیّة ، فانّه لایستطیع الآنَ یَتَکلّم بهاتَیْنِ الکلمتین ۔ فتَبَسّم الطبیب وقال حَیَّهَلْ بالغضَبِ یاشیخ ، فانّ هٰذا ایضًا من خواصّ الشیخوخة + (من کتاب النحو)

اشعار کے متعلق چند ضروری باتیں

بعض باتیں جو نثر میں جائز نہیں ہیں نظم میں جائز ہو جاتی ہیں۔

(۱) غیر منصرف پر تنوین پڑھنا جائز ہے:

صُبَّتْ عَلَیَّ مصائِبٌ لَوْاَنَّها صُبَّتْ علی الایّام صِرْنَ لَیالِیا

کبھی الفاظ کی موافقت کے خیال سے یہ بات نثر میں بھی جائز ہوتی ہے: سَلاسِلَ واَغْلالًا کو سَلاسِلًا واغلالًا بھی پڑھا جاتا ہے +

(۲) زبر، زیر اور پیش کی آواز بڑھا کر الف، واو اور ی کی مانند پڑھنا بہت عام ہے۔ آخر کے جزم کی جگہ زیادہ تر ی کی آواز کبھی واو کی آواز نکالتے ہیں:

كَتَمَ الحُبَّ زَمَانًا ثُمَّ بَاحَا وغَدَا فی طاعة الشوق وراحا

يا اعظمَ الناس اِحسانًا اِلَی الناسِ وَأَكْثَرَ الناس اِغضَاءً عن النَّاسِيْ
نَسِيْتُ عهدَكَ والنسيانُ مُغتَفَرٌ فاغفِرْ فاوّلُ ناسٍ اوّلُ الناسِ

رأيتُ الناسَ قد مالُوا الٰی مَنْ عندَهٗ مالٌ
ومن لا عندَهٗ مالٌ فَعَنْهُ النّاسُ قد مالُوا

دیکھو بَاحَ کو بَاحَا، رَاحَ کو رَاحَا، النّاسِ کو النّاسِ = النَّاسِیْ اور مالٌ کو مالُوْا قافیہ کی مناسبت سے پڑھا جاتا ہے۔

(۳) فعل کو بھی قافیہ کی پیروی میں شعر کے آخر میں زیر پڑھا جاتا ہے:

وَاِنْ بُلِيتَ بِشَخْصٍ لاخلاقَ لَهٗ فَكُنْ كَاَنَّكَ لَمْ تَسْمَعْ ولَمْ يَقُلِ[1]

(۴) هُمْ، كُمْ اور اَنْتُمْ کے آخر میں واو کی آواز پیدا کر دیتے ہیں اور هُمُو، كُمُو اور اَنْتُمُو پڑھتے ہیں:

سَلامٌ عليكم هل علی العهد انتمُ؟ اَمِ الدّهرُ اَنساكم عهودی فَخُنْتُمُ؟

(۵) اِنَّ، اَنَّ اور اِلّا کا ہمزہ تلفظ میں حذف کر دیا جاتا ہے:

فَلَوْ اَنَّ مُشتاقًا تكلّفَ فوقَ ما فی وُسْعِهٖ لَمَشٰی اليكَ المِنْبَرُ
فَخُذْ بحقِّكَ وَالّا فاصفَحْ بِحِلْمِكَ عنهُ

[1] لَمْ يَقُلْ کو لَمْ يَقُلِ پڑھا گیا ہے۔ مع بھولنے والا۔ مع بخشا ہوا۔ مع خَانَ (یَخُونُ) خیانت کرنا۔ مع برداشت کرنا۔

دیکھو فَلَوْاَنَّ کو شعر موزوں کرنے کے لئے فَلَوَنَّ اور وَاِلَّا کو وَلَا پڑھا گیا ہے ۔

(۶) عربی اشعار میں یہ بھی جائز ہے کہ بوقت ضرورت پہلے مصراع کے آخری لفظ کے ۲ دو حصے کر دئے جائیں۔ ایک حصہ پہلے مصراع کے آخر میں اور دوسرا حصہ دوسرے مصراع کے شروع میں پڑھا جائے :

يا مَنْ يُحَلُّ بِذِكْرِهٖ عَقْدُ النَّوائبِ والشَّدائد

انت الرقيب على العبا ـــ دِ وانت فى المَلَكُوت واحد

انت المُعِزُّ لِمَنْ اطا ـــ عَكَ والمُذِلُّ لكلّ جاحد

فَخَفِيُّ لطفك يُسْتَعَا ـــ نُ به على الزَّمَن المُعانِد

اِنَّ الهُمُوم جُيُوشُها ذا القلبَ مِنِّي قد تُطارِد

فَافْرُجْ بِحَوْلِكَ كُرْبَتِي يا مَنْ له حسن العَوائد

انتَ المسبِّب والمُيسِّـ ـــر والمُسَهِّل والمُساعِد

سَبِّبْ لنا فَرَجًا قريـ ـــبًا يا اِلٰهي لا تُباعِدْ

كُنْ راحِمي فلقد اَيِسْـ ـــتُ من الاقاربُ الاباعد

ثُمَّ الصَّلٰوة على النبيـ ـــِّ واٰلِه الغُرِّ الاماجد

بعون الله تعالٰى وتوفيقه تمّ الجزء الرابع من كتاب تسهيل الادب فى لسان العرب وتمّ الكتاب فلله الحمد - تقبّله الله منّى ونفع به الطالبين واٰخر دعوانا ان الحمد لله ربّ العٰلمين